تشہد میں کلمۂ شہادت پر انگلی اٹھانے اور انگلی نہ ہلانے کے
مسنون ہونے کا مدلل بیان مع ازالۂ شبہات غیر مقلدین

مُزِیلُ التَرَدُّدِ عَن عَدَمِ تحرِیكِ الاِصبَع فِی التَّشهد

معروف بہ

# تشہد میں انگلی ہلانا؟

احادیث و آثار اور اقوالِ سلف کی روشنی میں


مُفتی رضاء الحق اشرفی

﴿معاون﴾

مفتی محمد نذر الباری اشرفی جامعی استاذ جامع اشرف



﴿ناشر﴾

اہل سنت ریسرچ سینٹر ممبئی و ناسک، ملحقہ السید محمود اشرف دار التحقیق والتصنیف

جامع اشرف درگاہ جامع اشرف کچھوچھہ شریف ضلع امبیڈکر نگر یوپی

info@ahlesunnatresearchcentre.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں


نام کتاب: مُزِیلُ الترَدُّدعَن عَدَمِ تَحرِیكِ الاِصبَع فِي التَّشهد

معروف بہ

تشہد میں انگلی ہلانا؟ احادیث وآثار واقول سلف کی روشنی میں

مصنف: مفتی رضاء الحق اشرفی

کمپوزنگ: ایم. این. باری اشرفی (اظہار اشرف کمپوٹر سینٹر جامع اشرف)

تزئین کار: مولانا جابر حسین مصباحی، استاذ جامع اشرف

ناشر: اہل سنت ریسرچ سینٹر (ممبئی، ناسک مہاراشٹر)

اشاعت اول: اپریل 2016ء- رجب المرجب ۱۴۳۷ھ

تعداد: 1100

قیمت: 90 روپے


## ملنے کے پتے

- السید محمود اشرف دارالتحقیق والتصنیف جامع اشرف کچھوچھہ شریف، امبیڈکر نگر یوپی
- اہل سنت ریسرچ سینٹر جوگیشوری ممبئی، مہاراشٹر۔ 9987517752
- مکتبہ فیضان اشرف خانقاہ اشرفیہ حسنیہ سرکار کلاں جامع اشرف کچھوچھہ شریف یوپی
- الاشرف اکیڈمی دہلی۔ 9891105516
- الاشرف اکیڈمی، رج محل، صاحب گنج، جھارکھنڈ۔ 8869998234
- مدرسہ اشرفیہ غریب نواز نئی بستی راج محل صاحب گنج جھارکھنڈ۔ 7764078380

# فہرست عناوین


| نمبر شمار | عناوین | صفحہ |
|---|---|---|
| 1 | عرض ناشر | 6 |
| 2 | کلماتِ بابرکات ۔از حضور شیخ الاسلام جانشین محدث اعظم ہند | 7 |
| 3 | دعائیہ کلمات ۔از قائد ملت حضور صاحب سجادہ آستانہ اشرفیہ کچھوچھہ مقدسہ | 9 |
| 4 | کلماتِ مولّف | 10 |
| 5 | تشہد میں انگلی اٹھا سنت ہے | 14 |
| 6 | ائمہ مذاہب اربعہ کا موقف | 16 |
| 7 | کلمہء شہادت پہ انگلی اٹھانا ۔اقوال سلف سے ثبوت | 19 |
| 8 | خلاصہ | 24 |
| 9 | اہل حدیث کا موقف جمہور کے خلاف ہے | 24 |
| 10 | جمہور محدثین وفقہاء امت کے دلائل | 25 |
| 11 | پہلی حدیث | 25 |
| 12 | تخریج حدیث | 26 |
| 13 | پہلی وجہ استدلال | 26 |
| 14 | دوسری وجہ استدلال | 27 |
| 15 | دوسری حدیث | 28 |
| 16 | تخریج حدیث | 28 |
| 17 | تیسری حدیث | 29 |
| 18 | پہلی وجہ استدلال | 29 |
| 19 | دوسری وجہ استدلال | 30 |
| 20 | چوتھی حدیث | 30 |
| 21 | تخریج حدیث | 31 |

| | | |
|---|---|---|
| 22 | پانچویں حدیث | 31 |
| 23 | چھٹی حدیث | 32 |
| 24 | ساتویں حدیث | 32 |
| 25 | حدیث خفاف بن ایمارضی اللہ عنہ پر اعتراض | 33 |
| 26 | اعتراض کا جواب | 33 |
| 27 | ایک غلط فہمی کا ازالہ | 34 |
| 28 | راویوں کے حالات | 34 |
| 29 | آٹھویں حدیث | 41 |
| 30 | ایک شبہ کا ازالہ | 42 |
| 31 | آثار صحابہ | 44 |
| 32 | تابعین کے اقوال | 44 |
| 33 | فقہاء کے اقوال | 45 |
| 34 | تنبیہ | 48 |
| 35 | حاصل کلام | 51 |
| 36 | لاالہ الااللہ پہ انگلی اٹھانے کا ثبوت بعض وہابی علماء کے اقوال سے | 52 |
| 37 | شیخ عبدالرحمن مبارکپوری اور شیخ محمد بن عبدالوہاب نجدی | 54 |
| 38 | تشہد میں انگلی ہلانا سنت نہیں | 55 |
| 39 | حدیث ابن زبیر رضی اللہ عنہ | 55 |
| 40 | حدیث ابن زبیر رضی اللہ عنہ کی گیارہ اسناد | 55-59 |
| 41 | حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ | 59 |
| 42 | دوسری سند | 60 |
| 43 | حدیث ابوحمید رضی اللہ عنہ | 60 |
| 44 | دوسری سند | 61 |

| | | |
|---|---|---|
| 45 | حدیث ابو مالک نمیر رضی اللہ عنہ | 62 |
| 46 | حدیث وائل بن حجر رضی اللہ عنہ | 62 |
| 47 | حدیث عمارہ بن رویبہ رضی اللہ عنہ | 62 |
| 48 | احادیث کا خلاصہ | 63 |
| 49 | اثر عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ | 64 |
| 50 | حکم حدیث | 64 |
| 51 | تشہد میں انگلی نہ ہلانے کا ثبوت اقوال سلف سے | 65 |
| 52 | مالکیہ کا مذہب | 65 |
| 53 | شوافع کا مذہب | 67 |
| 54 | حنابلہ کا مذہب | 71 |
| 55 | احناف کا مذہب | 72 |
| 56 | انگلی ہلانا سنت نہیں۔بعض علماء اہل حدیث کے اقوال۔۔۔ | 73 |
| 57 | امام الوہابیہ محمد بن عبد الوہاب کے نزدیک تشہد میں انگلی ہلانا سنت نہیں | 75 |
| 58 | غیر مقلدین سے سوال | 75 |
| 59 | اہل حدیث کے شبہات کے جوابات | 75 |
| 60 | محدث ابو عوانہ کا موقف | 77 |
| 61 | حدیث وائل بن حجر پر امام ابن خزیمہ کا ریمارک | 77 |
| 62 | شیخ البانی کی الٹی گنگا | 78 |
| 63 | شبہات کے جوابات | 79 |
| 64 | ماخذ و مراجع | 85 |

# عرض ناشر

عصر حاضر میں معمولات اہل سنت خصوصا امام الائمہ سراج الامہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ اوران کے مقلدین کی مخالفت زوروں پر ہے اور بڑے شدمد کے ساتھ اس بات کو باور کرانے کی کوشش جاری ہے کہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ حدیث کے مخالف اوراپنی رائے پر عمل کرنے والے تھے۔اس ناپاک کوشش میں ہمہ وقت لگی رہنے والی جماعت وہابی اہل حدیث غیر مقلدین کی ہے،جونہ صرف مخالفت کررہی ہے بلکہ اپنی اس مذموم حرکت کے پیچھے اربوں روپے خرچ کررہی ہے۔لیکن ہر دور کے یزیدی فتنے کا مقابلہ کرنے کے لیے شبیر ضرور جنم لیتا ہے۔

زیر نظر کتاب تشہد میں انگلی ہلانا اسی سلسلہ اشاعت کی ایک کڑی ہے۔اللہ تعالیٰ مصنف کتاب محدث جلیل فقیہ عصر حضرت علامہ مفتی رضاء الحق اشرفی اوران کے معاون حضرت مولانا مفتی محمد نذرالباری اشرفی جامعی استاذ جامع اشرف کو مزید ترقی عطافرمائے اوراپنے حفظ وامان میں رکھے،انہوں نے اس ابھرتے فتنے پر بروقت قدغن لگایا اور حقائق کو قرآن وحدیث کی روشنی میں امت مسلمہ کے سامنے پیش فرمایا۔

اہل سنت ریسرچ سینٹر (ARC) نے اب تک معتدد کتابیں شائع کی ہیں جن کی ضرورت محسوس کی جارہی تھی زیرنظر کتاب بھی اسی ضرورت کی تکمیل ہے۔مرشد حقانی انتخاب حضور سرکارکلاں قائد ملت حضرت علامہ سید شاہ محمد محمود اشرف اشرفی جیلانی سجادہ نشین آستانہ عالیہ اشرفیہ وسرپرست اعلیٰ جامع اشرف کچھوچھہ شریف کے ہم بے حد ممنون ومشکور ہیں کہ انہوں نے یہ سینٹر نہ صرف قائم کیا بلکہ افق عالم پر سرابھارتے ہوئے فتنے کو بروقت پہچان کر اس کی سرکوبی کا سامان فراہم کردیا۔

قارئین کرام سے گذارش ہے کہ وہ اہل سنت ریسرچ سینٹر کی تمام مطبوعات اور دیگر خدمات کو عام کرنے میں ہر ممکن تعاون پیش کریں اوراپنی قیمتی اور مفید آراء سے نوازیں۔بے شک اللہ تعالیٰ اجر دینے والا ہے۔ فقط ــــــــ

**اراکین اہل سنت ریسرچ سینٹر**

# کلمات بابرکات

## رئیس المحققین عمدۃ المفسرین شیخ الاسلام والمسلمین علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی مدظلہ العالی
## سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضور محدث اعظم ہند کچھوچھہ مقدسہ

مبسملا ومحمدا ومصلیا ومسلما

اہل سنت ریسرچ سینٹر ممبئی ملحقہ السید محمود اشرف دارالتحقیق والتصنیف جامع اشرف کچھوچھہ مقدسہ کے زیراہتمام شائع ہونے والی یہ کتاب ''تشہد میں انگلی ہلانا؟ احادیث وآثار واقوال سلف کی روشنی میں'' مدلل ومحقق ہے۔ اس میں دلائل کی روشنی میں دومسئلوں کو ثابت کیا گیا ہے۔ پہلا مسئلہ یہ ہے کہ تشہد میں ابتداء التحیات سے آخر تک شہادت کی انگلی کو اٹھائے رکھنا سنت نہیں بلکہ کلمۂ شہادت پہ انگلی اٹھانا سنت ہے۔ دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ تشہد میں انگلی کو ہلاتے رہنا سنت نہیں بلکہ صرف انگلی اٹھانا سنت ہے۔ ہردومسئلے میں غیرمقلدین کی طرف سے وارد ہونے والے شبہات کا ازالہ بھی دلائل کی روشنی میں کیا گیا ہے۔

دورحاضر میں فتنۂ غیرمقلدیت کا ایک خطرناک اورتشویش ناک پہلو یہ ہے کہ حدیث وعلم الاسناد کے نام پر نوجوان نسل کو ائمۂ مذاہبِ اربعہ اورفقہاء اسلام سے بیزار کرکے غیرمقلد بنانے کا مشن جاری ہے، لہذا وقت کا اہم تقاضا ہے کہ اہل سنت کے علماءِ محققین اس فتنے کے سدّ باب کے لئے حدیث وعلم الاسناد میں غیرمقلدین کی تلبیسات وشبہات کے علمی وتحقیقی جوابات تحریرکرکے نسل نو کو بدعقیدگی وبدمذہبی کے چنگل سے بچائیں۔۔۔۔۔ الحمدللہ اہل سنت ریسرچ سینٹر کے زیراہتمام نوجوان علماء کی ایک ٹیم اس مقصد کے لئے سرگرم عمل ہے۔ ازیں قبل ریسرچ سینٹر کی بعض مطبوعات مثلا۔۔۔۔۔ ترکِ رفعِ یدین، نماز میں ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا، فسق یزید اور لقب امام اعظم۔ چار کتابوں کا بالاستیعاب سبقاً، سبقاً مطالعہ کرنے کا اتفاق ہوا۔ چاروں کتابیں طرز استدلال، موثراسلوبِ نگارش اورزبان وبیان کی چاشنی کے لحاظ سے قابل تحسین وستائش ہیں۔ اپنے مدعا کو احادیث وآثار پھراقوال سلف سے مدلّل ومحقق کرنا، اسماء رجال وعلم الاسناد کے حوالے سے احادیث وآثار پرسیرحاصل گفتگو کرنا نیز غیرمقلدین کے اعتراضات وشبہات کے تشفی بخش جوابات دینا مجموعی طورپر یہ ساری خوبیاں مذکورہ کتب کے مؤلف عزیزالقدر مولانا مفتی رضاء الحق اشرفی کی علمی قابلیت، وسعتِ مطالعہ اورخصوصاعلم

الحدیث میں ان کی گیرائی وگہرائی کی بیّن دلیل ہیں ۔عزیز گرامی مولانا موصوف کی کتابیں پڑھ کر مجھے بڑی خوشی ہوئی اور دل سے دعائیں نکلیں ـــــــ مولیٰ تعالیٰ مولانا موصوف کی دینی وعلمی خدمات کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور مزید خدمات کی توفیق سے نوازے ۔نیز اُن کے معاونین ، ریسرچ سینٹر کے بانی ، اراکین ومعاونین کو بھی دارین کی سعادتوں سے ہم کنار فرمائے ـــــــ اٰمین بوسیلۃ نبیہ وحبیبہ محمد سید المرسلین وعلیٰ اٰلہ وصحبہ اجمعین ۔فقط

ابوالحمزہ محمد مدنی اشرفی جیلانی

جانشین مخدوم الملت

حضور محدث اعظم ہند قدس سرہ

۲۷ مارچ ۲۰۱۶ء

# دعائیہ کلمات

## محسن قوم وملت، شیخ طریقت قائد ملت علامہ سید محمد محمود اشرف اشرفی جیلانی مدظلہ العالی
## سجادہ نشین آستانۂ عالیہ اشرفیہ حسنیہ سرکار کلاں وسرپرست اعلیٰ جامع اشرف کچھوچھہ شریف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ اہل سنت ریسرچ سینٹر ممبئی کا قیام جن اغراض ومقاصد کے تحت عمل میں آیا ہے اُن پر مسلسل کام ہو رہا ہے۔ جدید ذرائع ابلاغ کے واسطے سے بھی تبلیغ سنیت کے میدان میں مؤثر، مفید علمی، تحقیقی اور عملی سرگرمیاں جاری ہیں ـــــ اہل سنت و جماعت کے عقائد ونظریات اور احکام کو محقق و مدلل طور پر آنے والی نسلوں تک پہنچانے کے لئے علمی اور تحقیقی کتابیں تصنیف وتالیف کی جارہی ہیں جس کی ایک کڑی موجودہ کتاب ''تشہد میں انگلی ہلانا؟ احادیث وآثار واقوال سلف کی روشنی میں'' ہے۔

اس طرح کے فقہی مسائل پہ بھی تحقیقی کتابیں لکھنے کی ضرورت اس لئے ہے کہ غیر مقلدین واہل حدیث جمہور کے متفقہ ومسلمہ فقہی مسائل پر بھی اپنی تقریر وتحریر کے ذریعہ احادیث کی آڑ لے کر نوجوان تعلیم یافتہ طبقہ کے اندر تردد اور کنفیوزن پیدا کرتے ہیں اور انہیں اپنے مذہب سے دور کر کے غیر مقلد بناتے ہیں۔ اس قسم کی محقق اور مدلل کتابوں کے ذریعہ مذاہب اربعہ کے فقہی مسائل کو ثابت کر کے غیر مقلدین کے شبہات واعتراضات کا موثر ومُسکت جواب دینا بھی ضروری ہے، اہل سنت ریسرچ سینٹر کے مقاصد میں یہ چیز بھی شامل ہے جس کی تکمیل کے لئے اہل سنت ریسرچ سینٹر (ARC) کے علماء محققین کوشاں ہیں ـــــ

مولیٰ تعالیٰ کتابِ ھٰذا کے مولّف مولانا مفتی رضاء الحق اشرفی ڈائرکٹر السید محمود اشرف دارالتحقیق والتصنیف جامع اشرف کچھوچھہ شریف اور ان کے جملہ معاونین علماء کرام، سینٹر کے جملہ اراکین ومعاونین کو ان کی خدمات کا دینا وآخرت میں بہتر صلہ عطا فرمائے اور انہیں دین وسنیت کی زیادہ سے زیادہ خدمات انجام دینے کی توفیق بخشے ـــــ ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد ـــــ فقط

فقیر اشرفی وگدائے جیلانی ابوالمختار سید محمد محمود اشرف اشرفی جیلانی
سجادہ نشین آستانہ عالیہ اشرفیہ کچھوچھہ شریف

# کلماتِ مؤلّف

اس کتاب کو دیکھ کر کسی کے ذہن میں سوال پیدا ہوسکتا ہے کہ تشہد میں انگلی اٹھانا یا انگلی کو حرکت دینے، نہ دینے کا مسئلہ ایسا نہیں جس پر نماز کی صحت و فساد کا مدار ہو ــــ کیوں کہ یہ نماز کے فرائض و واجبات میں سے نہیں جس کے ترک سے نماز نہ ہو ــــ پھر اس عنوان پہ مستقل کتاب تصنیف کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی؟

اس سوال کا جواب یہ ہے کہ آج وہابیت وغیر مقلدیت کا فتنہ زوروں پہ ہے۔ وہابیوں غیر مقلدوں نے زمانے کے بدلنے کے ساتھ ساتھ وہابیت کی تبلیغ واشاعت کا انداز بھی بدل دیا ہے ــــ گزشتہ تجربات کی روشنی میں انہوں نے دیکھا اور محسوس کیا کہ اہل سنت و جماعت کے عقائد ونظریات معتبر ومضبوط شرعی دلائل پر مبنی ہیں لہذا ان کے ردّ وابطال کی کوشش کرنے سے وہابی جماعت کو فائدہ ہونے کے بجائے نقصان ہی اٹھانا پڑتا ہے اور وہابیت کے تعلق سے عام مسلمانوں میں دن بدن بیزاری ہی بڑھتی جاتی ہے۔ چناں چہ انہوں نے تبلیغ کا انداز بدل دیا اور اپنی توجہ اہل سنت کے فقہی احکام ومسائل کے رد وابطال میں لگادی اور اہل سنت کے چاروں فقہی مذاہب کے ماننے والوں خصوصاً امام اعظم ابو حنیفہ قدس سرہ کے مقلدین میں سے عام لوگوں کے دماغ میں ترکِ رفع یدین، نماز میں آہستہ آمین کہنا، امام کے پیچھے قرأت نہ کرنا، تشہد میں انگلی نہ ہلانا وغیرہ مسائل کے تعلق سے شک وتردد پیدا کرنے لگے اور نوجوان تعلیم یافتہ طبقہ کو یہ کہہ کر غیر مقلد و وہابی بنانے لگے کہ امام ابو حنیفہ اور دوسرے اماموں کے فقہی مسائل صحیح احادیث کے خلاف ہیں لہذا اُن کی تقلید چھوڑ کر صحیح حدیث کو مانو اور اہل حدیث یعنی غیر مقلد بن جاؤ۔ حالاں کہ جن مسائل کو وہ صحیح حدیث کے خلاف کہتے ہیں وہ کتاب وسنت اور شرعی دلیلوں سے ثابت ہیں، لیکن عام لوگوں کو اُن مسائل کی دلیل معلوم نہیں ہوتی جس کا فائدہ اٹھا کر وہابیہ انہیں دھوکہ دیتے ہیں ــــ

الغرض آج وہابی غیر مقلدین بھولے بھالے سنی نوجوانوں کو فقہی مسائل واحکام کے راستے سے وہابیت اور غیر مقلدیت کے جال میں پھانسنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں ــــ ایسے سنگین اور پُرخطر ماحول میں اہل سنت کے ذمہ دار علماء ومشائخ پر لازم ہے کہ وہابیت کی اِس باریک چال کو بے نقاب کرنے کی کوشش کریں ــــ یہ قطعاً دانش مندی

کی بات نہیں کہ دشمن فضائی حملے کر رہا ہو اور اس کے دفاع کے لیے فوج کے ہاتھوں میں رائفل اور مشین گن تھما دی جائے ـــــ بدعقیدگی وگمراہی کا لشکر اہل سنت کا دشمن ہے لہٰذا بدعقیدگی جس انداز سے حملہ آور ہوگی اسی انداز سے حملے کا جواب بھی دینا ہوگا۔ سوال یہ نہیں کہ وہابیہ جس چیز کا انکار کر رہے ہیں شرع میں وہ مستحب ہے یا افضل؟ بلکہ یہ بات سنجیدگی سے سوچنے کی ہے کہ اُس انکار کے پیچھے ان کا کیا مقصد چھُپا ہوا ہے؟ یقیناً ان کا مقصدِ بد یہ ہے کہ فقہی مسائل میں تردد وشک پیدا کر کے لوگوں کو تقلید کے بندھن سے آزاد کر کے غیر مقلد و وہابی بنا دیا جائے ـــــ

اللہ کا شکر ہے کہ وہابیوں کی اِس خطرناک پلاننگ کو بروقت محسوس فرمایا ہے محسن قوم و ملت، فخر اہل سنت گل گلزار اشرفیت، قائد ملت حضرت مولانا الشیخ السید محمد محمود اشرف اشرفی جیلانی حفظہ اللہ تعالیٰ سجادہ نشین آستانہ عالیہ اشرفیہ کچھوچھہ شریف نے ـــــ چناں چہ وہابی پلاننگ کی توڑ کے لئے آپ نے ایک ہمہ جہت وہمہ گیر منصوبے کے تحت ایک علمی وتحقیقی ادارہ بنام السید محمود اشرف دار التحقیق والتصنیف جامع اشرف کچھوچھہ شریف میں قائم فرمایا اور اس سے ملحق ایک تبلیغی، دعوتی، اصلاحی واشاعتی ادارہ ”اہل سنت ریسرچ سینٹر“ کے نام سے ممبئی میں قائم فرمایا، حال ہی میں جس کا برانچ شہر ناسک مہاراشٹر میں بھی قائم کیا گیا ہے ۔۔ مزید یہ سلسلہ ملک گیر پیمانے پر ان شاء اللہ جاری رہے گا۔ اللہ تعالیٰ حضور قائد ملت کا سایہ ہم سب کے سروں پہ قائم رکھے۔

السید محمود اشرف دار التحقیق والتصنیف اور اہل سنت ریسرچ سینٹر سے اردو ہندی اور انگلش زبانوں میں متعدد اصلاحی رسالے اور وہابیوں کے رد میں تحقیقی وعلمی کتابیں شائع ہو کر ملک کے طول وعرض میں مقبول ہو چکی ہیں ـــــ اسی سلسلے کی ایک کڑی موجودہ کتاب ”تشہد میں انگلی ہلانا؟ احادیث وآثار واقوال سلف کی روشنی میں“ بھی ہے ـــــ اِس کتاب میں وہابیہ کے دو نظریات کا تحقیقی وعلمی جائزہ لیا گیا ہے۔ ایک نظریہ یہ ہے کہ تشہد میں شروع سے اخیر تک انگلی کو اٹھائے رکھنا سنت اور ایسا نہ کرنا خلافِ سنت ہے۔ دوسرا نظریہ یہ ہے کہ تشہد میں ابتداء سے اخیر تک انگلی کو ہلاتے رہنا سنت ہے اور ایسا نہ کرنا خلافِ سنت ہے ـــــ اِس کتاب کو لکھنے سے پہلے راقم نے چند وہابی مولویوں کا ایک مشترکہ بیان ایک ویڈیو کلپ میں سنا تھا۔ وہ

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی روایت کے حوالے سے یہ کہہ رہے تھے کہ التحیات میں شروع ہی سے انگلی کو اٹھائے رکھنا اور ہلاتے رہنا سنت ہے۔ راقم نے اس کے رد میں ایک جوابی ویڈیو تیار کیا پھر اس کو یوٹیوب پہ اپ لوڈ کیا گیا۔ یہ جوابی ویڈیو اہل سنت ریسرچ سینٹر کے ویب سائٹ www.ahlesunnatresearchcentre.com پہ دیکھا جا سکتا ہے۔۔۔ اس کے بعد مسئلہ مذکورہ کے تعلق سے راقم نے یہ کتاب تالیف کی۔ اِس میں مسئلے کے دونوں پہلوؤں پر تفصیلی بحث ذکر کر کے احادیث و آثار و اقوال سلف سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ تشہد میں کلمہء شہادت پہ انگلی اٹھانا اور انگلی کو نہ ہلانا سنت ہے۔ نیز دلائل سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی جس روایت کی بنیاد پر انگلی ہلانے کو سنت کہا جاتا ہے وہ روایت محدثین کے نزدیک شاذ و نامقبول ہے اس کے بالمقابل انگلی نہ ہلانے پر صحیح احادیث و آثار موجود ہیں۔ نیز ائمہ مذاہبِ اربعہ کے نزدیک تشہد میں انگلی کو نہ ہلانا سنت ہے۔

الحمدللہ راقم کے لئے بہت بڑی سعادت اور بے پناہ مسرت کی بات یہ ہے کہ رئیس المحققین، عمدۃ المفسرین، نازش اہل سنن صاحب، زہد و ورع، مقتدائے اہل تقی، شیخ الاسلام والمسلمین علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی دامت برکاتہ نے کتاب ہذا پر اپنے دعائیہ اور تاثراتی کلماتِ با برکات عطا فرما کر فقیر اشرفی کی علمی کاوشوں پر حوصلہ افزائی فرمائی اور سندِ اعتبار سے بھی نوازا۔ حضور عالی کی اس ذرہ نوازی پہ سراپا ممنون ہوں۔ مولیٰ تبارک وتعالیٰ آپ کا سایہ اہل سنن کے سروں پر تادیر قائم رکھے۔۔۔۔۔

اس موقع پر میں اپنے تمام معاونین و محسنین کا شکر گزار ہوں، خصوصا جامع اشرف کے مؤقر و باصلاحیت استاذ عزیز گرامی مولانا مفتی محمد ندرالباری اشرفی جامعی کا جنہوں نے کتاب کی کمپوزنگ، فہرست سازی اور ماخذ و مراجع کی ترتیب کا کام انجام دیا۔ نیز جامع اشرف کے شعبہء کمپوٹر کے لائق و فائق استاذ محب گرامی مولانا جابر حسین مصباحی کا بھی جنہوں نے کتاب کے سرورق کی تزئین کاری و کمپوٹر کے تکنیکی امور کو سرانجام دے کر کتاب کو پریس تک پہنچانے میں تعاون کیا۔۔۔ مولیٰ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

ناسپاسی ہوگی اگر یہاں پر ذکر نہ کیا جائے امتیازی شان کے حامل اُس عالم دین کا جس کے سینے میں ہمیشہ اہل سنت کے فروغ و استحکام کا جذبہ موجزن رہتا ہے۔ جس کے سحر انگیز انداز

خطابت سے فکر وعمل کی دنیا میں ہلچل پیدا ہو جاتی ہے اور جس کی تحریک وعمل کو السید محمود اشرف دار التحقیق والتصنیف کی تاسیس میں بھی بڑا دخل ہے۔ میری مراد ہے مفکر اہل سنت علامہ قمر احمد اشرفی بھاگلپوری کی شخصیت سے، جن کی نظامت میں جامع اشرف کا تعلیمی سفر جاری وساری ہے۔

مولیٰ تعالیٰ اہل سنت ریسرچ سینٹر کے جملہ اراکین ومعاونین کو بھی دنیا وآخرت میں سرخرو فرمائے کہ یہ حضرات آج کے پرفتن دور اور دین بیزاری کے ماحول میں دینی وعلمی خدمات کے لئے اپنے قیمتی وقت اور سرمایہ کی قربانی پیش کر رہے ہیں۔ یقیناً یہ بہت بڑی سعادت مندی کی بات ہے۔

اخیر میں ہم اہل علم قارئین کرام کی خدمت یہ عریضہ پیش کرتے ہوئے رخصت ہونا چاہتے ہیں۔

سپردم بہ تو مایہ خویش را تو دانی حساب کم وبیش را

لیکن ــــ برائے کرم حساب کم وبیش کو طعن وتنقید کا ذریعہ نہ بنا کر کتاب میں کہیں کوئی لغزش نظر آئے تو بغرض خیر خواہی مطلع فرمائیں۔ ان شاء اللہ آئندہ ایڈیشن میں اصلاح کر دی جائے گی ــــ

فقط

رضاء الحق اشرفی مصباحی

السید محمود اشرف دار التحقیق والتصنیف جامع اشرف کچھوچھہ شریف

۲۷ مارچ ۲۰۱۶ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# تشہد میں انگلی اٹھانا سنت ہے:

نماز میں التحیات پڑھتے وقت شہادت کی انگلی سے اشارہ کرنا سنت ہے۔اس کے ثبوت میں صحیح احادیث موجود ہیں۔ذیل میں چند احادیث ذکر کی جاتی ہیں:

**حدیث:** امام مسلم فرماتے ہیں:

حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَعَدَ فِي التَّشَهُّدِ وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُسْرَى، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُمْنَى، وَعَقَدَ ثَلَاثَةً وَخَمْسِينَ، وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ (صحیح مسلم 1408)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب تشہد میں بیٹھتے تو اپنے بائیں ہاتھ کو اپنے بائیں گھٹنے پہ رکھتے اور داہنے ہاتھ کو داہنے گھٹنے پہ رکھتے اور سبّابہ (شہادت کی انگلی) سے اشارہ کرتے تھے۔

**حدیث:** امام ابوداؤد نے فرمایا:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَزَّازُ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ، حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ انَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَعَدَ فِي الصَّلَاةِ، جَعَلَ قَدَمَهُ الْيُسْرَى تَحْتَ فَخِذِهِ الْيُمْنَى وَسَاقِهِ، وَفَرَشَ قَدَمَهُ الْيُمْنَى، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُسْرَى، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى، وَأَشَارَ بِأُصْبُعِهِ وَأَرَانَا عَبْدُ الْوَاحِدِ وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز میں قعدہ فرماتے تو بائیں قدم کو داہنی ران اور پنڈلی کے نیچے رکھتے اور داہنے قدم کو جما دیتے تھے اور بائیں ہاتھ کو بائیں گھٹنے پہ رکھتے اور داہنے ہاتھ کو داہنی ران پہ رکھتے اور اپنی انگلی سے اشارہ فرماتے۔حدیث کے راوی عثمان بن حکم کہتے ہیں کہ مجھے عبدالواحد بن زیاد نے شہادت والی انگلی سے اشارہ کرکے بتایا۔(سنن ابی داؤد ،259 باب الاشارۃ فی التشہد)

**حدیث:** امام نسائی نے فرمایا:

أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَعَدَ فِي التَّشَهُّدِ، وَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى، وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ لَا يُجَاوِزُ بَصَرُهُ إِشَارَتَهُ۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب تشہد میں بیٹھتے تھے تو بائیں ہتھیلی کو بائیں ران پہ رکھتے تھے اور شہادت کی انگلی سے اشارہ کرتے تھے۔ آپ کی نگاہ انگلی کے اشارے سے ادھر ادھر نہیں ہٹتی تھی۔

(السنن الکبریٰ للنسائی 2 / 67 باب موضع البصر عند الاشارۃ)

**حدیث:** امام بیہقی نے فرمایا:

أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، نا أَبُو الْعَبَّاسِ الْأَصَمُّ، أنا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، أنا الشَّافِعِيُّ، أنا مَالِكٌ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُعَاوِيِّ، قَالَ: رَآنِي ابْنُ عُمَرَ وَأَنَا أَعْبَثُ بِالْحَصَى فَلَمَّا انْصَرَفَ نَهَانِي وَقَالَ: " اصْنَعْ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ. فَقُلْتُ: كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ؟ قَالَ: كَانَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى، وَقَبَضَ أَصَابِعَهُ كُلَّهَا وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ الَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى "۔

ترجمہ: علی بن عبد الرحمن المعاوی نے کہا کہ مجھے ابن عمر نے نماز میں کنکریوں سے کھیلتے ہوئے دیکھا تو نماز سے فارغ ہو کر مجھے اس سے روکا اور فرمایا: ویسا کرو جیسا رسول اللہ ﷺ کیا کرتے تھے۔ میں نے پوچھا رسول اللہ ﷺ کیسا کرتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: جب آپ نماز میں بیٹھتے تھے تو داہنی ہتھیلی کو داہنی ران پہ رکھتے تھے اور تمام انگلیوں کو موڑ لیتے تھے اور انگوٹھے سے متصل انگلی سے اشارہ فرماتے تھے۔ اور بائیں ہتھیلی کو بائیں ران پہ رکھتے تھے۔ (السنن الصغیر للبیہقی ۱۔ ۱۷۳ باب الاشارۃ عند الشہادۃ للہ بالتوحید)

**حدیث:** امام نسائی نے فرمایا:

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ الرَّقِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ يُوسُفَ

الْفِرْيَابِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ، فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى، وَوَضَعَ ذِرَاعَيْهِ عَلَى فَخِذَيْهِ، وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ يَدْعُو بِهَا

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا، آپ نماز میں بیٹھے تو بائیں پیر کو بچھایا اور دونوں بازو کو دونوں ران پہ رکھا اور شہادت کی انگلی کے اشارے سے دعا فرماتے تھے۔ (سنن النسائی ۳۔ ۳۵ باب موضع الذراعین)

اوپر جو احادیث ذکر کی گئیں ان سے یہ معلوم ہوا کہ نماز میں التحیات پڑھتے وقت شہادت کی انگلی سے اشارہ کرنا سنت ہے۔ نماز میں رسول اللہ ﷺ ایسا کیا کرتے تھے۔ تشہد میں انگلی اٹھانے کی حدیث متعدد طرق اور اسانید سے حضرت عبد اللہ ابن زبیر، حضرت ابن عمر، حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہم سے مروی ہے۔ تشہد میں انگلی اٹھانا ائمہ مذاہب اربعہ امام اعظم ابو حنیفہ، امام شافعی، امام مالک، امام احمد بن حنبل کے نزدیک سنت ہے۔

## ائمہ مذاہب اربعہ کا موقف

### احناف کا مذہب:

فقہ حنفی کی مشہور کتاب البحر الرائق شرح کنز الدقائق میں ہے:

وَرَجَّحَ فِي فَتْحِ الْقَدِيرِ الْقَوْلَ بِالْإِشَارَةِ وَأَنَّهُ مَرْوِيٌّ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ كَمَا قَالَ مُحَمَّدٌ فَالْقَوْلُ بِعَدَمِهَا مُخَالِفٌ لِلرِّوَايَةِ وَالدِّرَايَةِ وَرَوَاهَا فِي صَحِيحِ مُسْلِمٍ مِنْ فِعْلِهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَفِي الْمُجْتَبَى لَمَّا اتَّفَقَتْ الرِّوَايَاتُ عَنْ أَصْحَابِنَا جَمِيعًا فِي كَوْنِهَا سُنَّةً، وَكَذَا عَنْ الْكُوفِيِّينَ وَالْمَدَنِيِّينَ وَكَثُرَتِ الْأَخْبَارُ وَالْآثَارُ كَانَ الْعَمَلُ بِهَا أَوْلَى.

ترجمہ: فتح القدیر میں اشارہ والے قول کو راجح کہا ہے اور وہ امام ابو حنیفہ سے مروی ہے۔ جیسا کہ امام محمد کا یہی قول ہے۔ لہذا اشارہ نہ کرنے کی بات صحیح مسلم کی روایت کے خلاف ہے۔ صحیح مسلم میں ہے کہ آں حضرت ﷺ نے اشارہ فرمایا۔ مجتبیٰ میں ہے کہ جب ہمارے تمام ائمہ احناف کے نزدیک اشارہ کرنا سنت ہے، اور مدنی و کوفی حضرات کا بھی یہی موقف ہے اور اس پر کثیر احادیث و آثار بھی وارد ہیں تو اسی پر عمل کرنا چاہئے۔ (البحر

الرائق 1 / 342 باب آداب الصلاۃ)

یہی مبسوط سرخسی، بنایہ، ردالمحتار، بدائع، معراج الدرایہ، ذخیرہ، ظہیریہ، فتح القدیر، شرح منیہ، قہستانی، حلیہ، شرح نقایہ، تبیین، طحطاوی علی مراقی الفلاح اور مجمع الانہر وغیرہ کتب احناف میں ہے۔

## مالکیہ کا مذہب

امام مالک کا مشہور قول یہی ہے کہ تشہد میں انگلی سے اشارہ کرنا مستحسن ہے۔ چناں چہ علامہ قیروانی مالکی وفات ۳۸۶ھ لکھتے ہیں: والاشارۃ بالاصبع فِي التَّشَهُّدِ حسنٌ (النوادر والزیادات 1 / 187 باب التشہد والاشارۃ بالاصبع)

**حدیث:** امام مالک علیہ الرحمہ سے روایت ہے:

قَالَ مَالِكٌ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَعَافِرِيِّ أَنَّهُ قَالَ: رَآنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَأَنَا أَعْبَثُ بِالْحَصَى فِي الصَّلَاةِ فَلَمَّا انْصَرَفْتُ نَهَانِي وَقَالَ: اصْنَعْ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَصْنَعُ. قُلْتُ: وَكَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَصْنَعُ؟ قَالَ: كَانَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى وَقَبَضَ أَصَابِعَهُ كُلَّهَا وَأَشَارَ بِأُصْبُعِهِ الَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ وَيَضَعُ كَفَّهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى، وَقَالَ: هَكَذَا كَانَ يَفْعَلُ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

ترجمہ: امام مالک نے مسلم بن ابی مریم سے روایت کی، انہوں نے علی بن عبد الرحمن المعافری سے، انہوں نے کہا: مجھے حضرت عبد اللہ بن عمر نے نماز میں کنکریوں سے کھیلتے ہوئے دیکھا تو نماز سے فارغ ہو کر اس سے منع کیا اور فرمایا: ویسا ہی کرو جیسا رسول اللہ ﷺ کرتے تھے۔ میں نے کہا رسول اللہ ﷺ کیسا کرتے تھے؟ تو انہوں نے کہا کہ جب آپ نماز میں بیٹھتے تھے تو اپنی داہنی ہتھیلی کو داہنی ران پہ رکھتے تھے اور تمام انگلیوں کو موڑ کر انگوٹھے کے بعد والی انگلی سے اشارہ کرتے تھے اور بائیں ہتھیلی کو بائیں ران پہ رکھتے تھے اور فرمایا اسی طرح آں حضرت ﷺ کرتے تھے۔ (المدونۃ 1 / 169 باب جلوس الصلاۃ)

موطا کی اس روایت سے یہی ظاہر ہے کہ امام مالک کا یہی مذہب ہے کہ تشہد میں انگلی سے اشارہ کرنا سنت ہے۔ امام مالک سے اس کے خلاف منقول نہیں۔

## شوافع کا مذہب:

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی مذہب یہ ہے کہ تشہد میں انگلی سے اشارہ کرنا سنت ہے چنانچہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث ذکر کرکے فرمایا: وَإِذَا أَرَادَ الْجُلُوسَ فِي مَثْنَى جَلَسَ عَلَى رِجْلِهِ الْيُسْرَى مَثْنِيَّةً يُمَاسُّ ظَهْرُهَا الْأَرْضَ وَنَصَبَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى ثَانِيًا أَطْرَافَ أَصَابِعِهَا وَبَسَطَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى وَقَبَضَ أَصَابِعَ يَدِهِ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى إِلَّا الْمُسَبِّحَةَ وَالْإِبْهَامَ وَأَشَارَ بِالْمُسَبِّحَةِ

ترجمہ: مصلی جب دوسری رکعت پہ بیٹھنے کا ارادہ کرے تو بائیں قدم کو اس طرح موڑ کر بیٹھے کہ پشت قدم زمین سے لگی رہے اور داہنے قدم کو، انگلیاں موڑ کر کھڑا کر دے اور بائیں ہاتھ کو بائیں ران پہ بچھادے اور داہنے ہاتھ کی انگلیوں کو شہادت کی انگلی چھوڑ کر موڑے اور شہادت کی انگلی سے اشارہ کرے۔ (الام 1 / 139 باب القیام من الجلوس)

## حنابلہ کا مذہب:

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب بھی تشہد میں انگلی سے اشارہ کرنا ہے۔ چناں چہ فقہ حنبلی کی معتبر کتاب المغنی میں ہے: (ثُمَّ يَبْسُطُ كَفَّهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى، وَيَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى، وَيُحَلِّقُ الْإِبْهَامَ مَعَ الْوُسْطَى، وَيُشِيرُ بِالسَّبَّابَةِ)

ترجمہ: پھر اپنی بائیں ہتھیلی کو اپنی بائیں ران پہ بچھادے اور داہنے ہاتھ کو داہنی ران پہ اور انگوٹھے اور بیچ کی انگلی سے حلقہ بنائے اور شہادت کی انگلی سے اشارہ کرے۔
(المغنی 1 / 383 مسائلۃ افضل التشھد)

معلوم ہوا کہ چاروں ائمہ مذاہب کے نزدیک تشہد میں انگلی سے اشارہ کرنا مسنون و مستحب ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا تشہد کے لئے بیٹھتے ہی انگلی کو اٹھانا ہے اور تشہد ختم کرنے کے وقت تک انگلی اٹھائے رکھنا ہے یا اشھد ان لا الہ پہ انگلی کو اٹھانا ہے؟

اس سوال کا جواب جب ہم کتب احادیث میں تلاش کرتے ہیں تو ہمیں کسی حدیث میں صریح، واضح الفاظ میں یہ نہیں ملتا کہ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم التحیات پڑھنے کے لئے بیٹھتے تو شروع ہی سے اپنی انگلی کو اٹھالیتے تھے اور التحیات ختم کرنے تک انگلی کو اٹھائے رکھتے تھے البتہ احادیث میں اس بات پر واضح اشارہ ملتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اشھد ان لا الہ پہ انگلی اٹھاتے

تھے۔اقوال وافعال صحابہ میں بھی یہی ملتا ہے۔سب سے پہلے ہم شارحین حدیث،محدثین اور فقہا مجتہدین کی طرف رجوع کرتے ہیں کہ احادیث طیبہ سے اس سلسلے میں انہوں نے کیا سمجھا ہے اور کیا راہنمائی فرمائی ہے؟

جب ہم شارحین حدیث، محدثین وفقہاء مجتہدین کی طرف رجوع کرتے ہیں تو یہ پاتے ہیں کہ جمہور کے نزدیک مستحب ومسنون طریقہ یہی ہے کہ اشھد ان لا الہ پہ انگلی کو اٹھایا جائے ابتداءِ تشہد سے نہ اٹھایا جائے۔

## کلمہءشہادت پہ انگلی اٹھانا۔اقوال سلف سے ثبوت

امام بیہقی نے تشہد میں انگلی اٹھانے کے مسنون ہونے پہ جو احادیث ذکر کی ہیں ان کا عنوان یہ قائم کیا ہے"اَلْإِشَارَةِ عِنْدَ الشَّهَادَةِ لِلّٰهِ بِالتَّوْحِيدِ بِالْمُسَبِّحَةِ"(تشہد میں اللہ کی توحید کی گواہی(اشھدان لا الہ الا اللہ) کے وقت انگلی سے اشارہ کرے(السنن الصغیر 1 / 173) امام بیہقی نے معرفۃ السنن الآثار میں صراحت کے ساتھ یہ لکھا ہے کہ اشھد ان لا الہ الا اللہ پہ انگلی اٹھانا چاہئے۔امام بیہقی لکھتے ہیں: وَأَمَّا دُعَاؤُهُ بِالسَّبَّابَةِ، فَإِنَّمَا هُوَ الْإِشَارَةُ عِنْدَ الشَّهَادَةِ شہادت کی انگلی سے دعا کرنا ہے یعنی اشھد ان لا الہ کہتے وقت انگلی سے اشارہ کرنا ہے۔امام ترمذی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کو ذکر کرنے کے بعد یہ تحریر فرمایا کہ حدیث کا معنی یہ ہے کہ اشھد ان لا الہ الا اللہ پہ انگلی سے اشارہ کرے۔امام ترمذی کے الفاظ یہ ہیں: وَمَعْنَى هَذَا الحَدِيثِ إِذَا أَشَارَ الرَّجُلُ بِإِصْبَعَيْهِ فِي الدُّعَاءِ عِنْدَ الشَّهَادَةِ لَا يُشِيرُ إِلَّا بِإِصْبَعٍ وَاحِدَةٍ.

ترجمہ: اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ دعا(تشہد) میں جب آدمی اشھد ان لا الہ الا اللہ پہ انگلی سے اشارہ کرے تو ایک ہی انگلی سے اشارہ کرے۔(سنن الترمذی 5 / 449 باب 105)

"الشہادۃ" یعنی اشھد ان لا الہ الا اللہ کے وقت انگلی سے اشارہ کرے، یہ کہہ کر امام ترمذی نے واضح فرمادیا کہ التحیات میں شروع سے انگلی نہیں اٹھانا بلکہ اشھد ان لا الہ پہ اٹھانا ہے۔

صنعانی نے سبل السلام شرح بلوغ المرام میں لکھا:

"وَمَوْضِعُ الْإِشَارَةِ عِنْدَ قَوْلِهِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ،لِمَا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ مِنْ فِعْلِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -: وَيَنْوِي بِالْإِشَارَةِ التَّوْحِيدَ وَالْإِخْلَاصَ فِيهِ؛ فَيَكُونُ

جَامِعًا فِي التَّوْحِيدِ بَيْنَ الْفِعْلِ وَالْقَوْلِ وَالِاعْتِقَادِ، وَلِذَلِكَ نَهَى النَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - عَنْ الْإِشَارَةِ بِالْأُصْبُعَيْنِ وَقَالَ: أَحِّدْ أَحِّدْ لِمَنْ رَآهُ يُشِيرُ بِأُصْبُعَيْهِ، ثُمَّ الظَّاهِرُ أَنَّهُ مُخَيَّرٌ بَيْنَ هَذِهِ الْهَيْئَاتِ، وَوَجْهُ الْحِكْمَةِ شَغْلُ كُلِّ عُضْوٍ بِعِبَادَةٍ.

ترجمہ:لا الہ الا اللہ پہ اشارہ کرنا ہے، کیوں کہ بیہقی نے نبی ﷺ کا یہی طریقہ ذکر کیا ہے۔اور انگلی سے اشارہ کرتے وقت اللہ کی توحید اور اس میں اپنے اخلاص کی نیت کرے۔تاکہ اس میں توحید فعلی،قولی اور اعتقادی جمع ہو جائیں۔اسی حکمت کے پیش نظر نبی ﷺ نے دو انگلیوں سے اشارہ کرنے سے منع فرمایا اور فرمایا: ایک سے،ایک سے۔یہ آپ نے اس وقت فرمایا جب کہ ایک آدمی کو دو انگلیوں سے اشارہ کرتے ہوئے دیکھا۔پھر ظاہر یہی ہے کہ یہ حالات اختیاری ہیں (واجب نہیں) اس میں حکمت یہ ہے کہ ہر عضو عبادت میں مشغول ہو۔(سبل السلام 1 / 282 باب السبابۃ فی التشہد)

علامہ قسطلانی شارح بخاری نے لکھا ہے کہ شہادت کی انگلی کا ایک نام مُسَبِّحہ اور سَبَّاحہ بھی ہے ،اس کو اس نام سے موسوم کرنے کی وجہ یہ ہے کہ نماز میں تشہد میں اشھد ان لا الہ الا اللہ کہتے وقت اور اللہ کی توحید کے اظہار کے لئے اس انگلی سے اشارہ کیا جاتا ہے۔قسطلانی کے الفاظ یہ ہیں:

وَالكشميني بالسباحة بالحاء المهملة بدل الموحدة الثانية لأنه يشار بها عند التسبيح وتحرّك في التشهد عند التهليل إشارة إلى التوحيد

ترجمہ: کشمینی کی روایت میں بالسباحۃ کا لفظ ہے۔اس انگلی کو سباحہ اس لئے کہا جاتا ہے کہ تسبیح کے وقت اس سے اشارہ کیا جاتا ہے اور تشہد میں لا الہ کہتے وقت اس کو حرکت دی جاتی ہے (اشارہ کیا جاتا ہے) اس میں توحید (کے اظہار) کی طرف اشارہ ہے۔

(ارشاد الساری 8 / 172 باب اذا عرض بنفی الولد)

شارح صحیح مسلم علامہ نووی نے یہ تحریر فرمایا ہے کہ ہمارے اصحاب (شافعیہ) کے نزدیک الا اللہ پہ انگلی اٹھانا مستحب ہے۔چناں چہ علامہ نووی کے الفاظ یہ ہیں:

قَالَ أَصْحَابُنَا يُشِيرُ عِنْدَ قَوْلِهِ إِلَّا اللَّهُ مِنَ الشَّهَادَةِ وَيُشِيرُ بِمُسَبِّحَةِ الْيُمْنَى لَا غَيْرُ

ہمارے اصحاب نے فرمایا کہ الا اللہ پہ انگلی سے اشارہ کرے، اور داہنے ہاتھ کی شہادت کی انگلی کے علاوہ کسی اور انگلی سے اشارہ نہ کرے۔

(شرح مسلم 5 / 80 باب صفۃ الجلوس فی الصلاۃ)

علامہ نووی نے مزید وضاحت کرتے ہوئے لکھا کہ انگلی سے اشارہ کرتے وقت توحید واخلاص کی نیت کرے (وَيَنوِي بِالْإِشَارَةِ التَّوحِيدَ وَالْإِخْلَاصَ)۔ظاہر ہے التحیات میں اشھد ان لا الہ الا اللہ میں توحید کی گواہی ہے لہذا اسی مقام پہ انگلی اٹھا کر گواہی دے ،پہلے سے انگلی اٹھالینا بے محل ہوگا۔

شارح بخاری علامہ عینی نے بھی یہ لکھا ہے کہ انگشت شہادت کو مُسبّحہ کہنے کا سبب یہ ہے کہ اس سے اللہ کی تسبیح اور توحید کا اظہار کرنے کے لئے اشارہ کیا جاتا ہے۔علامہ عینی کے الفاظ یہ ہیں:

وَسميت بالمسبحة لِأَن الْمُصَلِّي يُشِير بهَا إِلَى التَّوحِيد وتنزيه الله تَعَالَى عَن الشَّرِيك.

ترجمہ:اس کو مسبحہ اس لئے کہا جاتا ہے کہ مصلی اس سے اللہ کی توحید اور شریک سے اس کی پاکی کی طرف اشارہ کرتا ہے۔(عمدۃ القاری 22 / 11 باب لبس الحریر)

شارح بخاری علامہ ابن حجر عسقلانی نے بھی یہی بات تحریر کی ہے۔ان کے الفاظ یہ ہیں:

سُمِّيَتْ مُسَبِّحَةً لِأَنَّهَا يُشَارُ بِهَا عِنْدَ التَّسْبِيحِ وَتُحَرَّكُ فِي التَّشَهُّدِ عِنْدَ التَّهْلِيلِ إِشَارَةً إِلَى التَّوحِيدِ

ترجمہ:انگشت شہادت کو مسبحہ اس لئے کہا جاتا ہے کہ تسبیح کے وقت اس سے اشارہ کیا جاتا ہے اور تشہد میں لا الہ الا اللہ کہتے وقت اس کو حرکت دی جاتی ہے۔یہ اشارہ ہوتا ہے اللہ کی توحید کی طرف۔(فتح الباری 11 / 349 باب فی قول النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعثت انا والساعۃ۔۔)

شارح بخاری علامہ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ کے قول سے بھی ظاہر ہے کہ لا الہ الا اللہ پہ انگلی کو اٹھانا چاہئے نہ کہ اس سے پہلے۔

شارح مشکاۃ المصابیح علامہ علی قاری نے یہ تحریر فرمایا ہے:

(وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ) : قَالَ الطِّيبِيُّ: أَيْ رَفَعَهَا عِنْدَ قَوْلِهِ: إِلَّا اللَّهُ لِيُطَابِقَ الْقَوْلُ الْفِعْلَ عَلَى التَّوحِيدِ اهـ.وَعِنْدَنَا: يَرْفَعُهَا عِنْدَ لَا إِلَهَ، وَيَضَعُهَا عِنْدَ إِلَّا اللَّهُ لِمُنَاسَبَةِ الرَّفْعِ لِلنَّفْيِ، " وَمُلَاءَمَةِ " الْوَضْعِ لِلْإِثْبَاتِ، وَمُطَابَقَةً بَيْنَ الْقَوْلِ وَالْفِعْلِ حَقِيقَةً،

ترجمہ: سبابہ انگلی سے اشارہ کرے۔طیبی (مالکی) نے کہا کہ الا اللہ کہنے کے وقت انگلی اٹھائے تاکہ توحید کی گواہی پہ قول کے مطابق فعل بھی ہو جائے۔اور ہمارے (احناف) کے نزدیک لا الہ پہ انگلی اٹھائے تاکہ انگلی اٹھانا غیر اللہ سے الوہیت کی نفی کے عملا موافق ہو جائے اور الا اللہ پہ رکھے تاکہ اللہ کے لئے الوہیت کے اثبات کے موافق ہو جائے۔اس طرح سے قول و فعل میں حقیقۃً موافقت ہو جائے گی (مرقاۃ المفاتیح 2/ 729 باب التشہد)

وہابیوں کے امام قاضی شوکانی نے اصحاب شوافع کے حوالے سے لکھا:

قَالَ أَصْحَابُ الشَّافِعِيِّ: تَكُونُ الْإِشَارَةُ بِالْأُصْبُعِ عِنْدَ قَوْلِهِ: إِلَّا اللَّهُ مِنَ الشَّهَادَةِ

ترجمہ: امام شافعی کے اصحاب کا کہنا ہے کہ اشھد ان لا الہ الا اللہ کہتے وقت الا اللہ پہ انگلی اٹھائے (نیل الاوطار 2/ 327 باب الاشارۃ بالسبابۃ)

شوکانی نے ابن رسلان کے حوالے سے اشارہ کی حکمت بیان کرتے ہوئے یہ لکھا:

قَالَ ابْنُ رَسْلَانَ: وَالْحِكْمَةُ فِي الْإِشَارَةِ بِهَا إلَى أَنَّ الْمَعْبُودَ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى وَاحِدٌ لِيَجْمَعَ فِي تَوْحِيدِهِ بَيْنَ الْقَوْلِ وَالْفِعْلِ وَالِاعْتِقَادِ.

ترجمہ: ابن رسلان نے کہا کہ اشارہ کرنے میں حکمت یہ ہے کہ اس میں یہ اشارہ کرنا ہے کہ معبود سبحانہ تعالیٰ ایک ہے۔اشارہ اس لئے ہے تاکہ مصلی کے قول، فعل اور اعتقاد میں اتحاد ہو جائے۔(ایضا)

ابن الھادی نے یہ لکھا ہے کہ حدیث میں اس بات کی طرف واضح اشارہ موجود ہے کہ اشھد ان لا الہ کہتے وقت انگلی کو اٹھانا چاہیئے۔کیوں کہ ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب ایک شخص کو دیکھا کہ وہ تشہد میں دو انگلی سے اشارہ کر رہا ہے تو آپ نے اس سے فرمایا احد، احد۔دو نہیں ایک انگلی سے اشارہ کرو۔ایک انگلی سے اشارہ کا حکم دینے کا مقصد ہی یہی تھا کہ جب تم اشھد ان لا الہ الا اللہ کہہ کر اللہ کے ایک ہونے کی گواہی دے رہے ہو تو مناسب یہی ہے کہ ایک انگلی سے اشارہ کرو۔حضور کے ارشاد سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ اشھد ان لا الہ الا اللہ کہتے وقت انگلی سے اشارہ کرنا چاہیئے۔ابن الھادی کے الفاظ یہ ہیں:

أشهد أن لا إله إلا الله موطن من مواطن الرفع، ولذا لما رفع المصلي إصبعيه

جاء في الحديث: (أحد، أحد) ومثل هذا الكلام إنما يقال لمن رفع إصبعيه وقت الشهادة، فقيل له: "أحد" لأن هذا يخالف التوحيد، رفع إصبعين يخالف التوحيد، فعلى هذا ترفع الإصبع مع لفظ الشهادة، ووقت الدعاء مع الدعاء.

ترجمہ: اشهد ان لا اله الا الله انگلی اٹھانے کا ایک مقام ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایک مصلی نے جب دو انگلیاں اٹھائیں تو رسول اللہ ﷺ نے اس کو منع فرمایا اور حکم دیا کہ ایک انگلی سے اشارہ کرو۔ ایسی بات اسی وقت کہی جائے گی جب کہ کوئی شہادت کے وقت دو انگلیاں اٹھائے تو اس وقت اس سے کہا جائے گا ایک انگلی اٹھاؤ، کیوں کہ دو انگلیاں اٹھانا توحید کے خلاف ہے۔ اس لحاظ سے لفظ شہادت پہ انگلی کو اٹھایا جائے۔ اور وقت دعا میں دعا کے ساتھ (شرح المحرر في الحديث 18 / 19 کتاب الصلاۃ)

ابو الولید الباجی الاندلسی نے مشہور مالکی فقیہ مجتہد یحیٰ بن عمر کے حوالے سے لکھا:

قَدْ رُوِيَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُحَرِّكُهَا عِنْدَ قَوْلِهِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَلَعَلَّهُ يُرِيدُ بِذَلِكَ مَدَّهَا وَالْإِشَارَةَ بِهَا وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

ترجمہ: یحیٰ بن عمر سے مروی ہے کہ وہ شہادت کی انگلی کو اشهد ان لا اله الا الله کہتے وقت حرکت دیتے تھے۔ شاید حرکت دینے سے مراد یہ ہے کہ اسے اٹھا کر اشارہ کرتے تھے۔ واللہ اعلم (المنتقیٰ شرح الموطا 1 / 170 باب التشہد فی الصلاۃ)

علامہ مناوی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث کی شرح کرتے ہوئے لکھا:

(فِي كل إِشَارَة فِي الصَّلَاة عشر حَسَنَات) لَعَلَّه أَرَادَ الْإِشَارَة بالمسبحة فِي التَّشَهُّد عِنْد قَوْله إِلَّا الله

ترجمہ: نماز میں ہر اشارہ کے بدلے دس نیکیاں ہیں، شاید اس سے مراد تشہد میں الا اللہ کہتے وقت شہادت کی انگلی سے اشارہ کرنا ہے۔ (التیسیر بشرح الجامع الصغیر 2 / 178)

ایک سعودی عالم شیخ عبد الکریم الخضیر استاذ جامعۃ الامام ابن سعود الاسلامیۃ الریاض نے بھی یہی لکھا ہے کہ اشهد ان لا اله الا الله پہ انگلی اٹھانا چاہئے کیوں کہ رسول اللہ ﷺ کا عموما طریقہ یہی تھا کہ جب بھی آپ اشهد ان لا اله الا الله کہتے تھے تو انگلی اٹھا کر اشارہ کرتے تھے۔ شیخ کے الفاظ یہ ہیں:

وأما رفع الأصبع مع الشهادة فهو مطرد. يرفعها النبى -عليه الصلاة والسلام- كلما شهد أو استشهد به كما فى التشهد وغيره

ترجمہ: اشھد ان لا الہ الا اللہ کہنے کے وقت انگلی اٹھانا رائج ہے۔ رسول اللہ ﷺ جب بھی اشھد ان لا الہ الا اللہ کہتے یا کہنے کا حکم دیتے تو انگلی کو اٹھاتے تھے۔ جیسا کہ تشہد وغیرہ میں (شرح سنن الترمذی 13 / 21 باب مایقال بعد الوضو)

## خلاصہ

اوپر ذکر کردہ تمام حوالوں سے ثابت ہوا کہ اسلاف امت جمہور محدثین، شارحین حدیث اور فقہاء امت کے نزدیک تشہد میں اشھد ان لا الہ الا اللہ پہ انگلی اٹھانا مسنون و مستحب ہے۔ البتہ بعض کے نزدیک لا الہ پہ اٹھانا چاہئے اور الا اللہ پہ گرانا چاہئے، یہ احناف کے یہاں ہے اور بعض کے نزدیک الا اللہ پہ اٹھانا چاہئے، یہ شوافع کا قول ہے۔ التحیات شروع کرتے ہی انگلی اٹھانا اور اخیر تک اٹھائے رکھنا کسی حدیث سے ثابت نہیں۔ ایسا کرنا جمہور محدثین وفقہا کے خلاف ہے۔ اس پر کوئی صحیح یا ضعیف حدیث موجود نہیں۔

چنانچہ امام بغوی شافعی نے تحریر فرمایا:

وَاخْتَارَ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ، فَمَنْ بَعْدَهُمُ الإِشَارَةَ بِمُسَبِّحَتِهِ الْيُمْنَى عِنْدَ كَلِمَةِ التَّهْلِيلِ، وَيُشِيرُ عِنْدَ قَوْلِهِ الا الله

ترجمہ: اکثر اہل علم صحابہ، تابعین وتبع تابعین نے یہ پسند کیا ہے کہ اشھد ان لا الہ الا اللہ کے وقت داہنے ہاتھ کی انگشت شہادت سے اشارہ کرے اور الا اللہ کہتے وقت اشارہ کرے۔ (شرح السنۃ 3 / 175 باب کیفیۃ وضع الیدین فی التشہد)

## اہل حدیث کا موقف جمہور کے خلاف ہے:

تشہد میں اشھد ان لا الہ الا اللہ پہ انگلی اٹھانا جمہور امت کے نزدیک مستحب ہے، التحیات کی ابتدا میں اٹھانا نہیں لیکن اہل حدیث وہابیہ اس فقہی فروعی مسئلے میں جمہور امت سے الگ رائے رکھتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ التحیات شروع کرتے ہی انگلی کو اٹھانا اور اخیر تک اٹھائے رکھنا سنت ہے۔ اس پر ان کا ظلم یہ ہے کہ جمہور محدثین وفقہاء امت کے

طریقے پہ چلنے والوں کو ہی وہ مخالف سنت ٹھہراتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ واٹس ایپ، فیس بک، یوٹیوب کے ذریعہ ان کے مولوی اور مولوی نما وکیل، ڈاکٹر وانجینیئر وغیرہ اس مسئلے کو حیلہ بنا کر عوامِ اہل سنت و جماعت کو ائمہ مجتہدین واسلاف امت سے بیزار و متنفر کر کے اہل حدیث بنانے کی تحریک چلانے میں مصروف ہیں۔

اس مختصر کتاب میں سب سے پہلے ہم جمہور محدثین وفقہاء، شارحین حدیث و اسلاف امت کے دلائل ذکر کریں گے کہ انہوں نے کن دلائل کی بنیاد پر تشہد میں اشھد ان لا الہ الا اللہ پہ انگلی سے اشارہ کرنے کو سنت لکھا ہے۔ پھر اہل حدیث کے شبہات اور ان کے جوابات کو ذکر کریں گے کہ کن وجوہات کی بنیاد پر انہوں نے یہ کہا کہ تشہد میں شروع سے اخیر تک انگلی اٹھائے رکھنا ہے۔ کیا اس پر ان کے پاس کوئی مضبوط دلیل ہے؟ کیا جمہور امت مسلمہ کا وہی موقف ہے جو وہابی اہل حدیث کا ہے؟

## جمہور محدثین وفقہاء امت کے دلائل

اس سے قبل امام بغوی کا قول بیان کیا گیا کہ جمہور صحابہء کرام، تابعین وتبع تابعین نے اس بات کو اختیار کیا ہے کہ التحیات میں شروع سے انگلی نہیں اٹھانا ہے بلکہ اشھد ان لا الہ الا اللہ پہ اٹھانا ہے (مصدر سابق)۔

امام بغوی نے یہ بات اس لئے ارشاد فرمائی ہے کہ احادیث وآثار کے ظاہر سے یہی سمجھ میں آتا ہے کہ اشھد ان لا الہ الا اللہ پہ انگلی اٹھانا چاہئے۔ چند احادیث ذیل میں ذکر کی جاتی ہیں:

**پہلی حدیث:** امام مسلم نے فرمایا:

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُعَاوِيِّ، أَنَّهُ قَالَ: رَآنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ وَأَنَا أَعْبَثُ بِالْحَصَى فِي الصَّلَاةِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ نَهَانِي فَقَالَ: اصْنَعْ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ، فَقُلْتُ: وَكَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ؟ قَالَ: كَانَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى، وَقَبَضَ أَصَابِعَهُ كُلَّهَا وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ الَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ، وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرَى

عَلٰی فَخِذِهِ الْيُسْرَى
ترجمہ: علی بن عبد الرحمن المعاوی نے کہا کہ مجھے حضرت عبداللہ بن عباس نے نماز میں کنکریوں سے کھیلتے ہوئے دیکھا تو مجھے نماز سے فارغ ہونے کے بعد اس سے منع کیا اور فرمایا: ویسا کرو جیسا رسول اللہ ﷺ کرتے تھے۔ میں نے کہا، رسول اللہ ﷺ کیسا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا، جب آپ نماز میں قعدہ کرتے تھے تو داہنی ہتھیلی کو دائیں ران پہ رکھتے اور تمام انگلیوں کو موڑ کو انگوٹھے کے پاس والی انگلی (شہادت والی انگلی) سے اشارہ کرتے تھے اور بائیں ہتھیلی کو بائیں ران پہ رکھتے تھے۔
(صحیح مسلم 1 / 408 باب صفۃ الجلوس فی الصلاۃ وکیفیۃ وضع الیدین علی الفخذین)

## تخریج حدیث

صحیح مسلم کے علاوہ، حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث سنن ابی داؤد باب الاشارۃ فی التشہد میں، سنن النسائی باب قبض الاصابع من الید الیمنیٰ دون السبابۃ، السنن الصغیر للبیھقی باب الاشارۃ عند الشھادۃ للہ بالتوحید، السنن الکبریٰ للنسائی باب قیض الاصابع من الید الیمنیٰ دون السبابۃ، المستخرج علی صحیح مسلم لابی نعیم باب فی التسلیم، شرح السنۃ للبغوی باب کیفیۃ وضع الیدین فی التشھدین، صحیح ابن حبان باب ذکر وضع الیدین علی الفخذین فی التشھد، مستخرج ابی عوانۃ باب صفۃ وضع الیدین علی الرکبتین فی التشھد، مسند احمد بن حنبل، مسند الشافعی باب استقبال القبلۃ فی الصلاۃ، مؤطا امام مالک، مصنف عبد الرزاق باب الاقعاء فی الصلاۃ اور معرفۃ السنن والآثار للبیھقی میں بھی موجود ہے۔

## پہلی وجہ استدلال

حدیث عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اشھد ان لا الہ الا اللہ پہ انگلی سے اشارہ کرنے کے سنت ہونے پر استدلال کی وجہ یہ ہے کہ اس میں "وَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنٰى عَلٰی فَخِذِهِ الْيُمْنٰى" کے الفاظ مذکور ہیں، یعنی رسول اللہ ﷺ جب قعدہ میں بیٹھتے تھے تو اپنی داہنی ہتھیلی کو اپنی داہنی ران پہ رکھتے تھے اور بائیں ہتھیلی کو بائیں ران پہ رکھتے تھے۔ اس سے

ظاہر ہوتا ہے کہ شروع سے انگلی نہیں اٹھاتے تھے۔کیوں کہ شروع ہی سے تمام انگلیوں کو موڑ کر شہادت والی انگلی کو اٹھائے رکھنے سے "وَضع کَفِّ یمنیٰ" (داہنی ہتھیلی کو داہنی ران پہ رکھنا) متصور نہ ہوگا بلکہ ایسی صورت میں داہنے ہاتھ کے قُبضہ (مٹھی) کو داہنی ران پہ رکھنا ہوگا، اور قبضہ (مٹھی) کو ران پہ رکھنا سنت نہیں، بلکہ کف (ہتھیلی) کو رکھنا سنت ہے اور بعض احادیث میں کف کو ید سے بھی تعبیر کیا گیا ہے۔

چنانچہ مسلم شریف کی اِس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد محقق ابن الھمام نے یہ لکھا ہے کہ حدیث میں ہتھیلی کو ران پہ رکھنے کا ذکر ہے اور انگلیوں کو موڑنے کا بھی ذکر ہے، ظاہر ہے کہ انگلیوں کو موڑ کر ہتھیلی کو ران پہ رکھا نہیں جا سکتا بلکہ یہ مٹھی (قبضہ) کو ران پہ رکھنا ہوگا۔اس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضور ﷺ التحیات میں بیٹھتے تو ہتھیلی کو کھول کر ران پہ رکھتے اور بعد میں (شہادت کے وقت) انگلیوں کو موڑ کر شہادت کی انگلی سے اشارہ فرماتے تھے۔ابن الھمام کے الفاظ یہ ہیں:

وَلَا شَكَّ أَنَّ وَضْعَ الْكَفِّ مَعَ قَبْضِ الْأَصَابِعِ لَا يَتَحَقَّقُ، فَالْمُرَادُ وَاللهُ أَعْلَمُ وَضْعُ الْكَفِّ ثُمَّ قَبْضُ الْأَصَابِعِ بَعْدَ ذٰلِكَ عِنْدَ الْإِشَارَةِ. وَهُوَ الْمَرْوِيُّ عَنْ مُحَمَّدٍ فِي كَيْفِيَّةِ الْإِشَارَةِ. فَعَنْ مُحَمَّدٍ أَنَّ مَا ذَكَرْنَاهُ فِي كَيْفِيَّةِ الْإِشَارَةِ مِمَّا نَقَلْنَاهُ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ (فتح القدیر 1 / 313 باب صفۃ الصلاۃ)

حضرت ابن عمر (رضی اللہ عنہما) کی حدیثِ مذکور پچاس سے زائد طرق سے کتب احادیث میں مذکور ہے، سب میں" وَضَعَ (رکھا)" کا لفظ ہے۔اس سے جمہور نے یہی مراد لیا ہے کہ التحیات میں بیٹھے تو دونوں ہتھیلیوں کو ران پہ رکھے اور اشھد ان لاالہ الااللہ پہ انگلی سے اشارہ کرے۔امام بغوی کا قول پہلے گزرا کہ یہی اکثر صحابہ، تابعین اور تبع تابعین کا پسندیدہ طریقہ ہے (مصدر سابق) نیز امام بیہقی نے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ کا جو عنوان قائم کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شہادت کی انگلی سے اشھد ان لاالہ الااللہ پہ اشارہ کرنا چاہئے۔انہوں نے عنوان یہ قائم کیا ہے "بَابُ الْإِشَارَةِ عِنْدَ الشَّهَادَةِ لِلّٰهِ بِالتَّوحِيدِ بِالْمُسَبِّحَةِ" (اشھد ان لا الہ الا اللہ پہ سبابہ انگلی (شہادت کی انگلی) سے اشارہ کرنا)۔(السنن الصغیر للبیہقی 1 / 173)

## دوسری وجہ استدلال

امام نسائی نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث ذکر کی ہے کہ رسول

اللہ ﷺ جب قعدہ میں ہوتے تو انگلی سے اشارہ کرتے وقت اپنی نگاہ انگلی کی طرف مرکوز رکھتے۔(السنن الکبریٰ للنسائی 2/ 67)

اس حدیث کا عنوان امام نسائی نے یہ قائم کیا ہے"موضع البصر عند الاشارۃ" اشارہ کرتے وقت نگاہ رکھنے کا مقام۔ پھر امام نسائی نے حدیث ابن زبیر کو ذکر کر کے ثابت کیا ہے کہ اشارہ کے وقت نگاہ کو انگلی کی طرف رکھنا ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ ابتداء قعدہ میں انگلی کو نہیں اٹھانا ہے۔ اگر شروع ہی سے انگلی کو اٹھانا ہوتا تو یہ کہا جاتا کہ قعدہ میں بیٹھتے تو انگلی کی طرف نگاہ جما دیتے تھے۔

ابتداءِ التحیات سے انگلی اٹھانا سنت نہیں، اس بات کو صراحت کے ساتھ ایک مقام پہ امام بیہقی نے حدیث وائل بن حجر کو ذکر کرنے کے بعد تحریر فرمایا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

وَأَمَّا دُعَاؤُهُ بِالسَّبَّابَةِ، فَإِنَّمَا هُوَ الْإِشَارَةُ عِنْدَ الشَّهَادَةِ

ترجمہ: حضور ﷺ کا انگشت شہادت سے دعا کرنا اشہد ان لا الٰہ الا اللہ کہتے وقت اشارہ کرنا ہے۔

## دوسری حدیث

امام ترمذی نے فرمایا:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَجُلاً كَانَ يَدْعُو بِإِصْبَعَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَحِّدْ أَحِّدْ. هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص (تشہد میں) دو انگلیوں سے اشارہ کر رہا تھا تو اس سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک انگلی سے، ایک انگلی سے (اشارہ کرو)۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

## تخریج حدیث

یہ حدیث السنن الکبریٰ النسائی، المستدرک علی الصحیحین، المعجم الاوسط، سنن النسائی، شعب الایمان، مسند احمد، مصنف ابن ابی شیبہ، الدعا للطبرانی اور الدعوات الکبیر بیہقی میں بھی ہے۔

تشہد میں انگلی سے اشارہ کرنے کا مقصد، اللہ کی وحدانیت کی شہادت دینا ہے۔ اللہ کی

وحدانیت کی گواہی کے لئے مناسب یہ ہے کہ ایک انگلی سے اشارہ ہو۔حضور کے اس ارشاد سے صاف ظاہر ہے کہ اشھد ان لا الہ الا اللہ پہ انگلی سے اشارہ ہونا چاہئے۔قعدہ میں بیٹھتے ہی انگلی نہیں اٹھانا چاہیے۔یہی وجہ ہے کہ اس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد امام ترمذی نے یہ لکھا ہے:

وَمَعْنَى هٰذَا الْحَدِيثِ إِذَا أَشَارَ الرَّجُلُ بِإِصْبَعَيْهِ فِي الدُّعَاءِ عِنْدَ الشَّهَادَةِ لَا يُشِيرُ إِلَّا بِإِصْبَعٍ وَاحِدَةٍ.

ترجمہ: اس حدیث کا معنیٰ یہ ہے کہ جب آدمی دعا (تشہد) میں اشھد ان لا الہ الا اللہ کہتے وقت انگلی سے اشارہ کرے تو صرف ایک انگلی سے اشارہ کرے (سنن الترمذی 5/449)

## تیسری حدیث

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی حدیث جس کی تخریج مصنف عبد الرزاق، المعجم الکبیر للطبرانی اور مسند احمد میں کی گئی ہے، اُس میں یہ الفاظ ہیں:

ثُمَّ جَلَسَ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى، ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُسْرَى، وَذِرَاعَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى، ثُمَّ أَشَارَ بِسَبَّابَتِهِ، وَوَضَعَ الْإِبْهَامَ عَلَى الْوُسْطَى حَلَّقَ بِهَا، وَقَبَضَ سَائِرَ أَصَابِعِهِ، ثُمَّ سَجَدَ فَكَانَتْ يَدَاهُ حَذْوَ أُذُنَيْهِ

ترجمہ: پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے تو بائیں پیر کو بچھایا پھر بائیں ہاتھ کو بائیں گھٹنے پہ اور داہنے بازو کو داہنی ران پہ رکھا پھر سبابہ انگلی (شہادت کی انگلی) سے اشارہ کیا اور انگوٹھے کو بیچ والی انگلی پہ رکھا اور تمام انگلیوں کو موڑ کر شہادت کی انگلی سے اشارہ کیا پھر سجدہ کیا تو دونوں ہاتھ دونوں کان کے مقابل تھے۔(مصنف عبد الرزاق 2/68)

## پہلی وجہ استدلال

حدیث کے الفاظ ہیں "ثم اشار بسبابته" (پھر آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انگشت شہادت سے اشارہ کیا) یہاں لفظ "ثُمَّ" سے یہ ظاہر ہے کہ بیٹھتے ہی فورا آپ نے انگلی نہیں اٹھائی۔کیوں کہ لفظ "ثُمَّ" ترتیب مع تراخی کے لئے آتا ہے۔مثلا کہا جائے کہ جَاءَنِي زَيد ثُمَّ بَكر تو اس کا معنی یہ ہوگا کہ پہلے زید آیا اس کے بعد کچھ تاخیر سے بکر آیا۔یہاں حدیث کے الفاظ میں بھی اسی طرح کی ترتیب ہے، کہ حضور جب بائیں پیر کو بچھا کر بیٹھے تو بائیں ہاتھ کو

بائیں گھٹنے پہ اور داہنی کلائی کو داہنی ران پہ رکھے پھر انگلی سے اشارہ کیا۔اس ترتیب سے ظاہر ہے کہ التحیات کے لئے بیٹھتے ہی انگلی سے اشارہ نہیں فرمایا۔

السنن الکبری للبیھقی میں بھی یہی ترتیب اسی انداز سے مذکور ہے۔اس میں یہ الفاظ ہیں:

ثُمَّ جَلَسَ فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى، وَمِرْفَقَهُ الْيُمْنٰى على فخذه الْيُمْنٰى، ثُمَّ عَقَدَ الْخِنْصَرَ وَالْبِنْصَرَ، ثُمَّ حَلَّقَ الْوُسْطَى بِالْإِبْهَامِ وَأَشَارَ بِالسَّبَابَةِ (السنن الکبریٰ 2/188)

ترجمہ: پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے تو بائیں ہاتھ کو بائیں ران پہ رکھا اور داہنی کہنی کو داہنی ران پہ رکھا پھر چھنگلی اور اس سے متصل انگلی کو موڑا پھر انگوٹھے اور بیچ کی انگلی کا حلقہ بنایا اور سبّابہ انگلی سے اشارہ کیا۔

امام طحاوی نے بھی حدیث وائل بن حجر کو ذکر کرنے کے بعد یہ لکھا ہے کہ حضرت وائل کے الفاظ ''ثم عقد اصابعه'' (پھر اپنی انگلیوں کو موڑا) سے یہ سمجھ میں آرہا ہے کہ یہ ابتدا میں نہیں ہوتا تھا بلکہ آخر میں (تشہد کے اختتام یعنی اشھد ان لا الہ الا اللہ پہ) ہوتا تھا۔(شرح معانی الآثار 1/259)

## دوسری وجہ استدلال

تشہد میں اشھد ان لا الہ الا اللہ کہنے کا مقصد اللہ کی توحید کی گواہی دینا ہے، جیسا کہ امام بیہقی کی درج ذیل حدیث سے ظاہر ہے:

## چوتھی حدیث:

امام بیہقی نے فرمایا:

أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَارِثِ الْفَقِيهُ، أنبأ أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ حَيَّانَ، ثنا الْفِرْيَابِيُّ، حَدَّثَنِي أَبُو الْأَصْبَغِ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ، عَنْ مِقْسَمٍ أَبِي الْقَاسِمِ قَالَ: حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قَالَ: " صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ خُفَافِ بْنِ إِيمَاءِ بْنِ رَحْضَةَ، فَرَآنِي أُشِيرُ بِأُصْبُعِي فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ: ابْنَ أَخِي، (بل "يا بُنَيَّ" كما في مسند احمد12۔ مولف غفرلہ) لِمَ تَفْعَلُ هَذَا؟ قُلْتُ: إِنِّي رَأَيْتُ خِيَارَ النَّاسِ

وَفُقَهَاءَهُمْ يَفْعَلُونَهُ " قَالَ: قَدْ أَصَبْتَ، رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ " يُشِيرُ بِأُصْبُعِهِ، إِذَا جَلَسَ يَتَشَهَّدُ فِي صَلَاتِهِ " وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَقُولُونَ: "إِنَّمَا يَسْحَرُنَا، وَإِنَّمَا يُرِيدُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّوْحِيدَ"

ترجمہ: مقسم ابو القاسم نے کہا کہ مجھ سے ایک مدنی شخص نے بیان کیا کہ میں نے خفاف بن ایما بن رحضہ (رضی اللہ عنہ) کے پہلو میں نماز پڑھی۔انہوں نے مجھے انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے دیکھا تو کہا: بیٹے! یہ کیوں کرتے ہو؟ میں نے کہا اچھے لوگوں اور فقہاء کو میں نے ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔انہوں نے کہا: تم نے ٹھیک کیا۔میں نے دیکھا ہے، رسول اللہ ﷺ جب نماز میں تشہد پڑھتے تو انگلی سے اشارہ کرتے تھے۔مشرکین کہتے تھے کہ ہم پہ جادو کرتے ہیں، حالاں کہ نبی کریم ﷺ اس سے اللہ کی توحید (کی گواہی) کا ارادہ فرماتے تھے۔(السنن الکبری للبیہقی 2 / 190 باب ما ینوی المشیر باشارتہ فی التشہد)

صحابی رسول حضرت خفاف بن ایما رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے معلوم ہوا کہ نمازی تشہد میں جب انگلی سے اشارہ کرے تو اللہ کی وحدانیت کی گواہی کی نیت کرے، اور وحدانیت کی گواہی کے الفاظ ابتداء التحیات میں نہیں بلکہ التحیات کے اخیر میں ہیں، وہ ہیں اشہد ان لا الہ الا اللہ۔لہذا یہیں پہ انگلی اٹھانا چاہیئے۔

## تخریج حدیث

اس حدیث کو امام بیہقی کے علاوہ امام طبرانی نے المعجم الکبیر میں، ابو یعلی نے اپنی مسند میں، امام احمد نے اپنی مسند میں اور ہیثمی نے المقصد العلی فی زوائد ابی یعلی الموصلی میں بھی ذکر کیا ہے

## پانچویں حدیث:

طبرانی کی روایت مع سند یہ ہے:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْحَضْرَمِيُّ، ثنا عُبَيْدُ بْنُ يَعِيشَ، ثنا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنْ خُفَافِ بْنِ إِيمَاءَ بْنِ رَحَضَةَ الْغِفَارِيِّ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا جَلَسَ فِي آخِرِ صَلَاتِهِ يُشِيرُ بِأُصْبُعِهِ السَّبَّابَةِ ' وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَقُولُونَ يَسْحَرُ

بِهَا وَ كَذَبُوا وَلَكِنَّهُ التَّوحِيدُ

ترجمہ: مقسم نے حضرت خفاف بن ایما بن رحضہ غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے آخر (تشہد) میں بیٹھتے تو شہادت کی انگلی سے اشارہ کرتے تھے۔ اور مشرکین کہتے تھے کہ ہم پہ جادو کرتے ہیں، حالاں کہ وہ جھوٹ کہتے تھے انگلی سے اشارہ کرنا توحید کی گواہی کے طور پہ ہے۔ (المعجم الکبیر 4/217)

## چھٹی حدیث:

ہیثمی کی روایت مع سند یہ ہے:

حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ، حَدَّثَنَا بِهِ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: وَأَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ، عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ مَوْلَى بَنِي رَبِيعَةَ، عَنِ الْحَارِثِ قَالَ: صَلَّيْتُ فِي مَسْجِدِ غِفَارٍ، فَلَمَّا جَلَسْتُ جَعَلْتُ أَدْعُو وَأُشِيرُ بِإِصْبَعٍ وَاحِدَةٍ فَدَخَلَ عَلَيَّ خُفَافُ بْنُ أَيْمَاءَ الْغِفَارِيُّ وَأَنَا كَذَلِكَ فَقَالَ: مَا تُرِيدُ بِهَذَا حِينَ تُشِيرُ بِإِصْبَعٍ وَاحِدَةٍ؟ قَالَ: قُلْتُ أَدْعُو اللَّهَ وَأَسْأَلُهُ. قَالَ: نِعْمَ مَا صَنَعْتَ. إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ: إِنَّمَا يَسْحَرُ بِهَا، كَذَبَ الْمُشْرِكُونَ إِنَّمَا ذَلِكَ الْإِخْلَاصُ.

ترجمہ: حارث کہتے ہیں کہ میں نے قبیلہء غفار کی مسجد میں نماز ادا کی۔ جب قعدہ میں بیٹھا تو ایک انگلی کے اشارے سے دعا کرنے لگا۔ اتنے میں خفاف بن ایما غفاری آگئے۔ انہوں نے مجھ سے کہا: جب تم ایک انگلی سے اشارہ کر رہے تھے تو کیا ارادہ کر رہے تھے؟ میں نے کہا اللہ سے دعا کر رہا تھا اور سوال کر رہا تھا۔ انہوں نے کہا: تم نے اچھا عمل کیا۔ رسول اللہ ﷺ ایسا کرتے تھے تو مشرکین کہتے تھے کہ اس سے ہم پہ جادو چلاتے ہیں۔ مشرکین نے جھوٹ کہا۔ انگلی سے اشارہ کرنا (توحید میں اپنے) اخلاص کی گواہی دینا ہے۔ (المقصد العلی 1/143 باب الاشارۃ فی التشہد)

## ساتویں حدیث:

مسند احمد بن حنبل کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

إِنَّمَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ذَلِكَ يُوَحِّدُ بِهَا رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ۔

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ تشہد میں انگلی سے اشارہ کر کے (عملاً) اپنے رب عز وجل کی

توحید کا اظہار فرماتے تھے۔(مسند احمد 27 / 106 باب حدیث خفاف بن ایما الغفاری)

## حدیث خفاف بن ایما رضی اللہ عنہ پر اعتراض

یہ حدیث ضعیف و نا قابل قبول ہے۔کیوں کہ اس کی سند میں ایک راوی مجہول العین ہے۔اس حدیث کو مقسم نے ایک مدنی شخص سے روایت کیا ہے۔وہ مدنی شخص کون ہے؟اس کا کچھ اتہ پتہ نہیں۔

## اعتراض کا جواب

اس حدیث کا کوئی راوی مجہول العین نہیں۔مقسم نے جس مدنی شخص سے یہ روایت لی ہے،وہ حارث بن خفاف ہے۔ہیثمی کی سند میں یہ نام مذکور ہے۔حارث بن خفاف کی صحابیت اگر چہ مختلف فیہ ہے۔لیکن متعدد مستند اصحاب تراجم وطبقات نے محدثین کے حوالے سے ان کو صحابی لکھا ہے۔مزی نے لکھا: روی عن ابیہ ولہ صحبۃ۔حارث نے اپنے والد(خفاف رضی اللہ عنہ) سے روایت کی ہے،وہ صحابی ہیں،ان کی ایک حدیث امام مسلم نے روایت کی ہے(تھذیب الکمال ۵۔۷ ۲۲)شارح بخاری علامی عینی نے لکھا:

الحارث بن خفاف بن ایما بن رحضۃ الغفاری روی عن ابیہ ولہ صحبۃ۔
حارث بن خفاف نے اپنے والد سے روایت کی ہے،وہ صحابی تھے۔(مغانی الاخیار فی شرح اسامی رجال معانی الاثار 1 / 161)

شارح بخاری علامہ ابن حجر عسقلانی نے لکھا:

فی البخاری من طریق اسلم مولیٰ عمر لقد رأیت ابا ھذہ ۔یعنی بنت خفاف ،و اخاھا حاصرا حصنا زمانا۔انتھیٰ ۔فعلی ھذا فھو صحابی لانھم ذکروالخفاف ولدین الحارث ومخلدا ومخلد تابعی باتفاق فانحصر فی الحارث

۔ترجمہ: بخاری میں حضرت عمر کے غلام اسلم کی سند سے یہ روایت ہے کہ میں نے اس لڑکی کے باپ خفاف اور اس لڑکی کے بھائی کو دیکھا کہ دونوں (ایک غزوہ میں) ایک قلعہ کا محاصرہ لمبے زمانے تک کئے ہوئے تھے۔اس روایت کے اعتبار سے حارث صحابی ہیں،کیوں کہ لوگوں نے بیان کیا ہے کہ خفاف کے دو ہی بیٹے تھے،ایک حارث اور دوسرا مخلد۔مخلد بالاتفاق تابعی ہیں،تو غزوہ میں قلعہ کا محاصرہ کرنے والے حارث ہی تھے۔(تہذیب التہذیب 2 / 141)

ان کے بیٹے عبد اللہ بن حارث ہیں، مقسم جن کے آزاد کردہ غلام تھے۔ معلوم ہوا کہ حدیث مذکور کی سند میں کوئی راوی مجہول نہیں۔

## ایک غلط فہمی کا ازالہ

بعض علماء غیر مقلدین نے یہ کہا ہے کہ جس مدنی شخص کا ذکر سند میں ہے وہ خفاف رضی اللہ عنہ کے بیٹے حارث نہیں۔ کیوں کہ السنن الکبریٰ للبیہقی میں مذکور ہے کہ خفاف نے اُن سے کہا" یا ابن اخی" اے میرے بھائی کے بیٹے! اگر وہ مدنی شخص خفاف کے بیٹے ہوتے تو انہیں خفاف رضی اللہ عنہ" ابن اخی" (بھتیجا) نہ کہتے ــــــ یہ ایک غلط فہمی ہے جو درحقیقت السنن الکبریٰ میں قلم ناسخ کے سہو کی بنیاد پر پیدا ہوئی ہے۔ السنن الکبریٰ میں حارث کو" ابن اخی" لکھا ہے۔ یہ ناسخ کے قلم کا سہو ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ حضرت خفاف کی یہی حدیث مسند احمد جلد 27 صفحہ 106 پر ہے۔ اس میں حارث کو" ابن اخی" نہیں لکھا ہے بلکہ "یابُنَیَّ" (اے میرے بیٹے) لکھا ہے۔ علاوہ ازیں صحیح مسلم وغیر کتب احادیث میں حارث بن خفاف کی روایت اپنے والد خفاف سے ہے۔ کسی اور حارث کا خفاف سے سماع ثابت نہیں اور نہ کوئی روایت کتب احادیث میں ملتی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ سند میں مذکور مدنی شخص حضرت خفاف کے بیٹے حارث ہی ہیں۔ السنن الکبریٰ میں ناسخ کے قلم سے سہو ہوا ہے، اس نے "یابنی" کی جگہ" یا ابن اخی" لکھ دیا ہے۔ واللہ اعلم

امام طبرانی نے حدیث خفاف کی جو سند ذکر کی ہے، وہ یہ ہے:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْحَضْرَمِيُّ، ثنا عُبَيْدُ بْنُ يَعِيشَ، ثنا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنْ خُفَافِ بْنِ إِيمَاءَ بْنِ رَحَضَةَ الْغِفَارِي۔ (الحدیث)

یہ سند بے غبار و صحیح ہے۔ ذیل میں سند کے راویوں کے حالات ملاحظہ کریں۔

## راویوں کے حالات

### محمد بن عبد اللہ بن سلیمان ابو جعفر الحضرمی الکوفی: وفات ۲۹۷ھ

حافظ الحدیث، کوفہ کے محدث تھے۔ انہیں مُطَیَّن (کیچڑ میں لت پت) کہا جاتا تھا۔

جعفر بن محمد خلدی کہتے ہیں کہ میں نے ابوجعفر حضرمی سے پوچھا کہ آپ کو مطین کیوں کہا جاتا ہے تو انہوں نے کہا: میں بچپن میں بچوں کے ساتھ کھیلتا تھا۔ ہم پانی میں غوطہ خوری کا مقابلہ کرتے تھے۔ میں اپنے ساتھیوں میں سب سے بلند قامت تھا۔ جب پانی میں غوطہ لگاتا تو میری پیٹھ اوپر نظر آتی تھی تو میرے ساتھی اس پہ کیچڑ پوت دیتے تھے۔ ایک دن اس حال میں مجھے ابونعیم (مشہور محدث) نے دیکھ لیا اور کہا: یا مطین لما لا تحضر مجلس العلم۔ اے مُطَیَّن مجلسِ علم میں کیوں نہیں حاضر ہوتے؟ اس دن سے لوگ مجھے مُطَیَّن کہنے لگے اور میرا یہ لقب مشہور ہوگیا۔ پھر جب میں طلبِ حدیث میں مشغول ہوا تو اس وقت ابونعیم کی وفات ہو چکی تھی۔ لیکن میں نے پانچ سو سے زائد شیوخ سے علم حدیث حاصل کیا۔ (تاریخ الاسلام للذھبی 6/1032)

**شیوخ:** مطین نے احمد بن یونس، یحیٰ بن عبد الحمید الحمانی، یحیٰ بن بشر الحریری، علی بن حکیم اودی، سعید بن عمرو اشعثی وغیرہم سے حدیثیں لی ہیں۔

**تلامذہ:** ابو بکر النجاد، طبرانی، ابوبکر اسماعیلی، علی بن عبد الرحمٰن البکائی وغیرہم نے مطین سے احادیث روایت کی ہیں۔

## جرح وتعدیل

ذہبی نے کہا: انہیں محدثین نے ثقہ کہا اور ان کے بارے میں ابن ابی شیبہ نے جرح میں جو کچھ کہا ہے اس کی طرف کسی نے کان نہیں دھرا۔ موسی بن ہارون نے مطین کی چند احادیث کو منکر کہا لیکن ان کے سامنے حق ظاہر ہوا اور انہیں معلوم ہوگیا کہ حق مطین کے ساتھ ہے۔ (لسان المیزان 7/257)

دارقطنی سے ان کے بارے میں پوچھا گیا تو کہا: ثقة جبل ـــــ مطین ثقہ، علم کا پہاڑ ہے۔ (تاریخ الاسلام للذھبی 6/1032)

ابن ابی حاتم نے صدوق کہا۔ ابن الندیم نے کہا: من الثقات المحدثین ـــــ وہ ثقہ محدثین میں سے تھے۔

ابن ماکولا نے کہا: احد من ائمة الحفاظ ـــــ وہ حفاظ حدیث ائمہ میں سے تھے۔

ابن نقطہ نے کہا: حافظ ثقة ـــــ حافظ الحدیث ثقہ تھے۔

ابن ابویعلی نے کہا: احد الحفاظ الاذ کیاء الایقاظ ــــــ ذکی، بیدار مغز حافظ الحدیث تھے۔

سمعانی نے کہا: کان من ثقات الکوفیین ۔کوفہ کے ثقہ محدثین میں تھے۔

خلیلی نے کہا: ثقۃ حافظ۔ (إرشاد القاصی والدانی إلی تراجم شیوخ الطبرانی 1/579)

**عبید بن یعیش المحاملی ابومحمد الکوفی العطار۔وفات: ۲۲۹ھ**

**شیوخ:** ابوبکر بن عیاش، عبد الرحمٰن المحاربی، محمد بن فضیل، وکیع، ابن نمیر، یحیٰ بن آدم، یونس بن بکیر وغیرہ۔

**تلامذہ:** بخاری نے جزء رفع یدین، قراءت خلف الامام اور الادب المفرد میں ان سے روایات لی ہیں۔ان کے علاوہ امام مسلم، محمد بن عبداللہ بن سلیمان الحضرمی، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ وغیرہ نے بھی ان سے روایات لی ہیں۔(تہذیب الکمال 19/250)

## جرح وتعدیل

یحیٰ بن معین اور ابوحاتم نے انہیں صدوق کہا۔ابوداوٗد نے کہا: ثقۃ ثقۃ۔ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا۔ابن سعد نے ثقہ کہا۔ذہبی نے کہا: وہ ان حفاظ احادیث میں سے تھے جو وطن سے کبھی جدا نہیں ہوئے۔خود عبید بن یعیش کا بیان ہے کہ میں نے تیس سال تک رات کو اپنے ہاتھ سے کھانا نہیں کھایا۔میں حدیث لکھنے میں مشغول رہتا تھا اور میری بہن میرے مُنہ میں لقمہ ڈالتی تھی۔(سیر اعلام النبلاء 11/459)

**یونس بْن بکَیر بْن واصل، الحافظ أبوبکر الشَّیبانی الکوفیّ الجمّال، [الوفاۃ: 200 - 191ھ]**

**شیوخ:** الأعمش، ابن اِسحَاق، ہشام بْن عُروۃ، کہمس، عمر بْن ذرّ الھمدانی، اوران کے معاصرین.

**تلامذہ:** ان کے بیٹے عبداللہ، یحیی بن معین، ابنُ نمَیر، أبو کُرَیب، أبو سَعِید الأشج محمد بن عثمان بن کرامۃ، أحمد بن عبدالجبار، اور ایک جماعتِ محدثین۔

## جرح وتعدیل

ابن معین نے صدوق کہا۔

ابوحاتم نے کہا: ان کا مقام صدق ہے۔

ابوزرعہ سے پوچھا گیا تو انہوں نے کہا: حدیث کے معاملے میں، میں نہیں جانتا کہ وہ مُنکَر ہیں۔

ابو داؤد نے کہا: میرے نزدیک حجت ہیں۔انہوں نے اور زیاد البکائی نے ابن اسحاق سے مقام رَے میں سماع کیا۔

ذہبی نے کہا: اُن پر تشیع کا الزام ہے۔امام مسلم نے ان سے شواہد میں روایت لی ہے ،اصول میں نہیں۔

یحییٰ بن معین نے کہا: وہ ثقہ تھے مگر مرجیئ تھے۔

نسائی نے لیس بالقوی کہا۔

احمد عجلی نے ضعیف الحدیث کہا اور نسائی نے ایک دوسرے مقام پہ ضعیف کہا۔

ذہبی نے کہا: بخاری نے ان کی حدیث سے استشہاد کیا ہے۔

(تاریخ الاسلام للذھبی 4/ 1258)

یونس بن بکیر کی روایت کو بخاری نے تعلیقا اور مسلم نے استشہادا ذکر کیا ہے۔علاوہ ازیں ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں، بیہقی نے السنن الکبریٰ میں، ابن ماجہ نے اپنی سنن میں، اور حاکم نے مستدرک میں یونس بن بکیر کی روایات ذکر کی ہیں اور بعض کو صحیح بلکہ متواتر، بعض کو حسن، بعض کو غریب لکھا ہے۔ابن ماجہ کی حدیث 4229 کو مشہور اہل حدیث عالم شیخ البانی نے حسن صحیح لکھا ہے اور حدیث 2833 کو صحیح متواتر لکھا ہے۔امام ترمذی نے حدیث 291 کو حسن غریب کہا ہے۔یونس کی روایت کردہ حدیث جو مستدرک میں ۹۸۶ رقم الحدیث کے تحت درج ہے اس کے بارے میں ذہبی نے لکھا: علی شرط مسلم۔یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق ہے۔

لہذا معلوم ہوا کہ یونس بن بکیر نا مقبول راوی نہیں۔ان کی روایت کو مطلقا رد نہیں کیا جا سکتا۔

## محمد بن اِسحاق بن یسار وفات: 150ھ

امام حافظ ابو بکر مطلبی مصنف مغازی تابعی تھے۔انہوں نے حضرت انس بن مالک کو دیکھا ہے اور اپنے والد اور اپنے چچا موسیٰ اور قاسم، عطا، تیمی، زہری سے احادیث کا سماع کیا ہے۔ان سے حدیث بیان کرنے والوں میں جریر بن سعد، سلمہ بن فضل، یعلی بن عبید وغیرہم ہیں۔مغازِی وسیر کے علوم کا خزانہ تھے۔سچے تھے۔ابن معین نے کہا وہ ثقہ، حجت ہیں۔امام احمد نے حَسَنُ الحدیث فرمایا۔علی مدینی نے کہا ان کی حدیث میرے نزدیک صحیح ہے۔نسائی نے لیس بالقوی کہا۔شعبہ نے انہیں امیر المومنین فی الحدیث کہا۔امام مالک

نے ان پر جو جرح کی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ امام مالک کو یہ خبر ملی تھی کہ ابن اسحاق ان کے بارے میں یہ کہتے ہیں کہ مالک کا علم میرے پاس لاؤ میں مالک کا بیطار (معالج) ہوں۔اس پر امام مالک کو غصہ آیا تھا اور انہوں نے یہ کہا تھا کہ جسے دجال دیکھنا ہو تو وہ ابن اسحاق کو دیکھے ـــــ امام ذہبی نے اپنی کتاب التذکرہ میں لکھا ہے یہ بات مسلم ہے کہ ابن اسحاق مغازی وسیر کے امام ہیں۔ ہاں بعض روایات میں وہ منفرد ہیں۔وہ حلال وحرام کے معاملے میں حجت نہیں۔وہ روایت میں واہی (کمزور) نہیں بلکہ ان کی روایت سے استشہاد کیا جائے گا۔علامہ عبدالحئ لکھنوی نے الرفع والتکمیل صفحہ 259 تا 261 میں لکھا ہے کہ جب جرح کا سبب تعصب یا عداوت، یا منافرت وغیرہ ہو تو جرح مردود ہے۔اس وجہ سے محمد بن اسحاق صاحب مغازی کے تعلق سے امام مالک کی بات کہ وہ دجال ہے نامقبول ہے۔کیوں کہ اس کا سبب منافرت ہے۔تحقیق یہ ہے کہ محمد بن اسحاق حَسَنُ الحدیث ہیں۔ان سے محدثین نے احتجاج کیا ہے۔(دیکھئے: عیون الاثر 1 / 17-10، التاریخ لابن معین 2 / 305، التاریخ الکبیر للبخاری 1 / 40 الثقات 7 / 380 التہذیب 9 / 38)

عجلی نے انہیں ثقہ کہا۔(الثقات 1 / 400)

عبدالقادر القرشی 775ھ نے لکھا ہے: محمد بن اسحاق بن یسار مطلبی ابوعبداللہ صاحب مغازی تابعی مدنی ہیں۔انہوں نے مالک بن انس، سعید بن المسیب رضی اللہ عنہما کو دیکھا ہے اور کثیر تابعین سے سماع احادیث کیا ہے۔اُن سے ائمہ حدیث یحییٰ بن سعید، سفیان ثوری، ابن عیینہ وغیرہم نے احادیث روایت کی ہیں۔وہ علمِ سیر ومغازی، ایام الناس، اخبار مبدا، قصص انبیاء، علم حدیث وقرآن وفقہ کے جامع تھے۔بغداد آئے اور وہاں احادیث بیان کیں۔وہیں 150ھ میں وفات پائی اور مقبرہ خیرزان جانب مشرق میں مدفون ہوئے رحمہ اللہ تعالیٰ۔(الجواہر المضیہ 1 / 546)

ابن سعد نے لکھا: ابن اسحاق کثیر الحدیث تھے۔اُن سے علماء حدیث نے احادیث لکھی ہیں۔بعض نے انہیں ضعیف کہا ہے۔(الطبقات الکبریٰ 1 / 400)

ذہبی نے لکھا ہے کہ محمد بن اسحاق صدوق اور علم کا سمندر تھے۔ان کی حدیث حسن ہے۔ ایک جماعت نے ان کی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ان کی وفات 151ھ اور ایک

روایت میں 152ھ ہے۔(الکاشف 2/ 156)

امام زہری نے فرمایا: مدینہ میں علم کا بڑا حصہ تھا جب تک وہاں ابن اسحاق حیات رہے۔امام بخاری نے فرمایا کہ ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا۔انہوں نے سفیان کو یہ کہتے ہوئے سنا: میں نے کسی ایسے آدمی کو نہیں دیکھا جس نے ابن اسحاق کو متہم قرار دیا ہو۔شعبہ سے پوچھا گیا کہ آپ ابن اسحاق کو امیر المومنین فی الحدیث کیوں کہتے ہیں تو انہوں نے کہا کہ ان کے حافظہ کی وجہ سے _____ ابومعاویہ نے کہا: ابن اسحاق لوگوں میں سب سے زیادہ قوی حافظہ والے تھے۔شعبہ کے ساتھ سفیان ثوری اور سفیان بن عیینہ بھی انہیں امیر المومنین فی الحدیث کہتے تھے۔حسن بن علی الحلوانی نے یزید بن ہارون کا قول نقل کیا کہ اگر مجھے اختیار ہوتا تو میں ابن اسحاق کو تمام محدثین کا امیر بنادیتا _____ ذہبی نے محدثین کے اقوال نقل کرنے کے بعد یہ لکھا کہ ابن اسحاق صالح الحدیث ہیں اور وہ احکام کے مقابلے مغازی میں زیادہ قوی ہیں۔(تاریخ الاسلام 4/ 192)

## عمران بن ابی انس المصری، وفات: 117ھ

طبقہء خامسہ کے راوی وصغار تابعین میں سے تھے۔بخاری نے الادب المفرد میں، مسلم نے اپنی صحیح میں، ابوداوٗد نے سنن میں اور ترمذی ونسائی نے بھی ان کی روایات کو ذکر کیا ہے۔انہوں نے حنظلہ بن علی اسلمی، سعید بن ابی سعید الخدری، سلمان اغر، سلیمان بن یسار، سہل بن سعد ساعدی، عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب، عبداللہ بن الطفیل، عبداللہ بن نافع بن عمیاء، عبدالرحمن بن جبیر مصری، عبدالرحمن بن ابی سعید الخدری، عبدالملک بن مغیرہ بن نوفل، عروہ بن الزبیر، عمر بن حکم بن رافع انصاری، عمر بن عبدالعزیز، مالک بن اوس بن حدثان، محمد بن کعب قرظی، معاذ بن حارث، مقسم ابی خراش سلمی، ابی سلمہ بن عبدالرحمن، ابو عیاش الزرقی، زید بن عیاش، ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایات لی ہیں _____

اُن سے اسامہ بن زید لیثی، ربیعہ بن عثمان، ضحاک بن عثمان خرامی، عبداللہ بن عامر اسلمی، عبدالحمید بن جعفر انصاری، عبدالحمید بن عمران بن ابی انس، عبدربہ بن سعید انصاری، عمرو بن الحارث مصری، لیث بن سعد، محمد بن اسحاق بن یسار، موسیٰ بن عبیدہ زبدی، ولید بن ابی الولید، یزید بن ابی حبیب، یزید بن عبدالملک بن مغیرہ بن نوفل نوفلی، یونس بن یزید ایلی

وغیرہم نے روایات لی ہیں۔

## جرح وتعدیل

انہیں امام احمد بن حنبل ،یحییٰ بن معین، ابو حاتم اور نسائی نے ثقہ کہا۔امام احمد بن حنبل نے فرمایا: مجھ سے بنی عامر بن لوی کے ایک شخص عمران بن ابی انس نے حدیث بیان کی اور وہ ثقہ ہیں۔ امام ابن حجر عسقلانی نے انہیں ثقہ کہا۔(الجرح والتعدیل 6 / 1628 موسوعۃ اقوال الامام احمد 3 / 119)

## مقسم بن بجرۃ، وفات: 101ھ

ان کو ابن نجدہ بھی کہا جاتا ہے ۔کنیت ابو القاسم اور ابو العباس ہے۔ عبداللہ بن الحارث کے آزاد کردہ تھے لیکن مولیٰ ابن عباس سے مشہور تھے۔مسلم کے سوا پانچ کتب صحاح کے راوی ہیں۔

**شیوخ:** خفاف بن ایماء بن رحضہ الغفاری رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن الحارث بن نوفل (ان کے مولیٰ) عبداللہ بن شرحبیل بن حسنہ، عبداللہ بن عباس ، عبداللہ بن عمرو بن عاص، معاویۃ بن ابی سفیان، عائشہ صدیقہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم۔

**تلامذہ:** اسحاق بن یسار (والد محمد بن اسحاق بن یسار) حکم بن عتیبہ، خصیف بن عبدالرحمن الجزری ،عبدالحمید بن عبدالرحمن بن زید بن الخطاب، عبدالکریم بن مالک الجزری، عبدالملک بن میسرہ الزراد، عثمان الجزری الشاہد، علی بن بذیمہ، عمران بن ابن انس، محمد بن زید بن المہاجر قنفذ، میمون بن مہران، یزید بن ابی زیاد، ابوعبیدہ محمد بن عمار بن یاسر، ابوالحسن الجزری وغیرہم۔

## جرح وتعدیل

ابو حاتم نے کہا: صالحُ الحدیث لاباس بہ ـــــ صالح الحدیث ہیں ان میں کوئی عیب نہیں۔

امام مسلم کے سوا بخاری، ابوداؤد، ترمذی ،نسائی، ابن ماجہ کے راوی ہیں۔حاکم نے کہا کہ میں نے دارقطنی سے پوچھا کہ مقسم مولیٰ ابن عباس کا کیا حال ہے؟ تو انہوں نے کہا: تابعی ،ثقہ تھے۔(تہذیب الکمال 28 / 461 موسوعۃ اقوال ابی الحسن الدارقطنی فی رجال الحدیث وعللہ 2 / 661)

**خُفَافُ بْنُ اِیْمَاءِ بْنِ رَحْضَةَ بْنِ حُلَّانَ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ غِفَارِ الْغِفَارِیُّ**

صحابی رسول تھے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلاف میں آپ کی وفات ہوئی۔مدنی صحابہ میں شمار ہوتے تھے۔قبیلہ بنو غفار کی مسجد کے امام وخطیب تھے۔حدیبیہ میں شریک تھے۔ان سے ان کے پوتے عبداللہ بن حارث اور حنظلہ بن علی اسدی نے بھی سماع حدیث کیا ہے(الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب 2/449)

**حکم حدیث:**

المعجم الکبیر طبرانی کی جو حدیث مع سند اوپر ذکر کی گئی،اس کی سند میں کوئی راوی مجروح ونامقبول نہیں بلکہ تمام راوی ثقہ صدوق حافظ الحدیث ہیں۔اس کے راوی محمد بن عبداللہ الحضرمی کے سوا سارے راوی بخاری،مسلم اور صحاح کے راوی ہیں اور محمد بن عبداللہ بھی بالاتفاق ثقہ وصدوق ہیں۔لہذا معلوم ہوا کہ طبرانی کی حدیث مذکور صحیح ہے۔اس حدیث سے صاف واضح ہے کہ تشہد میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو انگلی کا اشارہ فرماتے تھے اس سے آپ کا مقصد اللہ کی توحید کی گواہی دینا ہوتا تھا۔اور توحید کی گواہی کے الفاظ التحیات کے شروع میں نہیں بلکہ آخر میں ہیں۔اس سے ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اشھد ان لا الہ الا اللہ پہ انگلی سے اشارہ کرتے تھے۔لہذا یہی سنت ہے۔اس صحیح حدیث کی تائید میں درج ذیل روایات بھی ہیں:

## آٹھویں حدیث:

امام احمد بن حنبل نے فرمایا:

حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَنِ افْتِرَاشِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخِذَهُ الْيُسْرَى فِي وَسَطِ الصَّلَاةِ وَفِي آخِرِهَا، وَقُعُودِهِ عَلَى وَرِكِهِ الْيُسْرَى، وَوَضْعِهِ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى، وَنَصْبِهِ قَدَمَهُ الْيُمْنَى، وَوَضْعِهِ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى، وَنَصْبِهِ أُصْبُعَهُ السَّبَّابَةَ يُوَحِّدُ بِهَا رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، عِمْرَانُ ابْنُ أَبِي أَنَسٍ أَخُو بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ ثِقَةً، عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ مِقْسَمٍ مَوْلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ: حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ، قَالَ: صَلَّيْتُ فِي مَسْجِدِ بَنِي غِفَارٍ، فَلَمَّا "

جَلَسْتُ فِي صَلَاتِي افْتَرَشْتُ فَخِذِي الْيُسْرَى وَنَصَبْتُ السَّبَّابَةَ "، قَالَ: فَرَآنِي خُفَافُ بْنُ إِيمَاءِ بْنِ رَحَضَةَ الْغِفَارِيُّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَصْنَعُ ذَلِكَ، قَالَ: فَلَمَّا انْصَرَفْتُ مِنْ صَلَاتِي قَالَ لِي: أَيْ بُنَيَّ، لِمَ نَصَبْتَ إِصْبَعَكَ هَكَذَا، قَالَ: وَمَا تُنْكِرُ رَأَيْتُ النَّاسَ يَصْنَعُونَ ذَلِكَ، قَالَ: فَإِنَّكَ أَصَبْتَ، " إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى يَصْنَعُ ذَلِكَ "، فَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَقُولُونَ: إِنَّمَا يَصْنَعُ هَذَا مُحَمَّدٌ بِإِصْبَعِهِ يَسْحَرُ بِهَا وَكَذَبُوا، " إِنَّمَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ذَلِكَ يُوَحِّدُ بِهَا رَبَّهُ عَزَّ وجل (مسند احمد بن حنبل 27 / 106)

ترجمہ: محمد بن اسحاق کا بیان ہے کہ مجھ سے بنو عامر بن لوی کے ایک شخص عمران بن ابی انس نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ درمیان نماز اور آخرِ نماز میں بائیں سرین کو بائیں ران پہ (نیچے) رکھ کر بیٹھتے اور بائیں ہاتھ کو بائیں ران کے اوپر رکھتے اور داہنے قدم کو کھڑا کر دیتے اور داہنے ہاتھ کو داہنی ران پہ رکھتے اور سبابہ انگلی کو اٹھا کر اپنے رب عز وجل کی توحید کا اشارہ کرتے تھے۔۔۔۔عمران بن ابی انس نے ابو القاسم مقسم سے یہ بیان کیا۔ مقسم عبداللہ بن الحارث بن نوفل کے آزاد کردہ تھے۔ انہوں نے کہا کہ مجھ سے ایک مدنی شخص (حارث بن خفاف) نے بیان کیا کہ میں نے مسجد بنی غفار میں نماز ادا کی، جب میں نماز میں بیٹھا تو اپنی بائیں ران کو بچھایا اور سبابہ انگلی کو اٹھایا تو مجھے خفاف بن ایما بن رحضہ الغفاری صحابی رسول نے دیکھا۔ میں نماز سے فارغ ہوا تو کہا: اے بیٹے! اس طرح تم نے اپنی انگلی کیوں اٹھائی ؟ میں نے کہا کیا یہ ناپسندیدہ ہے؟ میں نے لوگوں کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ انہوں نے کہا: تم نے درست کیا۔ بے شک رسول اللہ ﷺ ایسا کرتے تھے تو مشرکین کہتے تھے: محمد (ﷺ) اس طرح کر کے ہم پر جادو کر رہے ہیں۔ حالاں کہ یہ جھوٹ ہے۔ رسول اللہ ﷺ اس طرح کر کے اللہ کی توحید کا اظہار فرماتے تھے۔ (مسند احمد 27 / 106)

## ایک شبہ کا ازالہ:

سند مذکور میں "رجل من اھل المدینۃ"، ایک مدنی شخص سے مراد حارث بن خفاف ہیں، حارث بن نوفل نہیں۔ جیسا کہ بعض عرب محققین کو یہ شبہ ہوا اور انہوں نے یہ لکھ دیا

کہ سند مذکور میں مدنی شخص حارث بن خفاف نہیں۔کتب رجال کے حوالے سے ماقبل میں راقم نے یہ لکھا کہ حارث بن خفاف کا سماع اپنے والد سے ثابت ہے۔ نیز علامہ ابن حجر عسقلانی وغیرہ نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔اگر بعض حضرات کے بقول انہیں صحابی نہ مانا جائے پھر بھی ثقہ تابعی ہونے میں کوئی کلام نہیں۔لہذا مسند احمد کی روایت کی سند میں بھی کوئی مجہول راوی نہیں۔یعقوب بن ابراہیم نے اس حدیث کو عمران بن ابی انس سے اپنے والد اور محمد بن اسحاق کے واسطے سے روایت کیا ہے اور یونس بن بکیر کی متابعت کی ہے۔یعقوب بن ابراہیم بن سعد صحاح ستہ کے راوی ہیں اور ان کے والد ابراہیم بن سعد بھی صحاح ستہ کے راوی ہیں۔ باقی راوی ابن اسحاق،عمران بن ابی انس وغیرہ کے تعلق سے آپ نے پہلے پڑھا کہ یہ سب بھی بخاری یا مسلم اور دیگر کتب صحاح کے راوی ہیں۔

معلوم ہوا کہ مسند احمد کی روایت بھی صحیح ہے۔اس سے ثابت ہوا کہ تشہد میں انگلی سے اشارہ کرنے کا مقصد اللہ کی توحید کی گواہی دینا ہے۔لہذا انگلی اشھد ان لا الہ الا اللہ پہ اٹھانا چاہئے۔

مسند ابویعلی کی روایت کی سند میں یزید بن عیاض کو اگرچہ منکر الحدیث کہا گیا ہے لیکن حدیث مذکور کو عمران بن ابی انس سے روایت کرنے میں وہ تنہا نہیں بلکہ محمد بن اسحاق بھی ہیں اور محمد بن اسحاق صحاح ستہ کے راوی ہیں۔ان کی روایت میں لفظ ''التوحید'' مذکور ہے اور یزید بن عیاض کی روایت میں ''الاخلاص'' مذکور ہے۔ہمارا مستدل محمد بن اسحاق کی روایت ہے نہ کہ یزید بن عیاض کی روایت۔

ماحصل یہ ہے کہ حضرت ابوہریرہ، حضرت ابن عباس، حضرت خفاف رضی اللہ عنھم کی روایت کردہ مرفوع صحیح احادیث سے ثابت ہوا کہ تشہد میں انگلی سے اشارہ کرنے کا مقصد توحید کی گواہی دینا ہے۔لہذا التحیات کے شروع میں انگلی سے اشارہ کرنا سنت نہیں بلکہ اشھد ان لا الہ الا اللہ پہ انگلی اٹھانا سنت ہے۔ چناں چہ امام ترمذی کا قول پہلے گزرا،انہوں نے فرمایا کہ حدیث کا معنی یہ ہے کہ شہادت کے وقت ایک انگلی سے اشارہ کیا جائے۔اور امام بیہقی نے بھی یہی فرمایا۔ان کے الفاظ یہ ہیں:

وَرُوِّينَا فِي حَدِيثِ خُفَافِ بْنِ إِيمَاءٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ, إِنَّمَا يُرِيدُ بِهَا التَّوْحِيدَ،وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ قَالَ: هُوَ الْإِخْلَاصُ (معرفۃ السنن والآثار 3/ 52)

ترجمہ: حضرت خفاف بن ایماء رضی اللہ عنہ کی جو حدیث ہم کو ملی ہے اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انگلی سے اشارہ کر کے توحید کی گواہی کا ارادہ فرماتے تھے۔ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اس سے مراد اخلاص ہے۔

## آثارِ صحابہ:

محدث ابن ابی شیبہ نے فرمایا:

حدثنا وكيع عن مسعر عن ابى علقمة عن عائشة قالت: ان الله وتر يحب الوتر ان يدعو كذا واشار باصبع واحدة۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ وتر (طاق) ہے اور وتر کو پسند فرماتا ہے۔ آدمی اس سے اس طرح دعا کرے پھر آپ نے ایک انگلی سے اشارہ کیا۔ (مصنف ابن ابی شیبہ 6/87)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اس ارشاد سے یہی ظاہر ہے کہ اللہ کی توحید کی گواہی کے وقت ایک انگلی سے اشارہ کرے۔ اور ایک انگلی سے اشارہ کرنے کا مقصد اللہ کی وحدانیت کا عملاً اقرار ہے۔ اور مصنف عبدالرزاق میں ہے کہ حضرت عائشہ نے ایک عورت کو دو انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: اللہ ایک معبود ہے۔ لہذا ایک سے اشارہ کرو۔

محدث عبدالرزاق نے فرمایا: عن ابن جريج قال اُخبرت عن نافع ان ابن عمر راى رجلا يشير باصبعيه فقال له ابن عمر انما الله اله واحد فاشر باصبع واحدة اذا اشرت۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بے شک اللہ ہی ایک معبود ہے لہذا جب تم اشارہ کرو تو ایک انگلی سے اشارہ کرو۔ (مصنف عبدالرزاق 2/248)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ارشاد سے صاف ظاہر ہے کہ جب اللہ ایک معبود ہے تو اس کی عملاً گواہی کے لئے ایک انگلی سے اشارہ کرنا چاہیئے اور یہ اشارہ گواہی کے محل اشهد ان لا اله الا الله میں ہی ہونا چاہیئے نہ کہ التحیات کے شروع میں۔

## تابعین کے اقوال

☆ حضرت ابراہیم نخعی بھی لا الہ الا اللہ پہ انگلی سے اشارہ کرنے کو سنت کہتے تھے۔ چناں چہ محدث ابن ابی شیبہ نے فرمایا:

حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: إِذَا أَشَارَ الرَّجُلُ بِإِصْبَعِهِ فِي الصَّلَاةِ فَهُوَ حَسَنٌ وَهُوَ التَّوْحِيدُ، وَلَكِنْ لَا يُشِيرُ بِإِصْبَعَيْهِ فَإِنَّهُ يُكْرَهُ

ترجمہ: حضرت ابراہیم نخعی نے فرمایا کہ آدمی نماز میں ایک انگلی سے اشارہ کرے یہ اچھا ہے اور اس سے مقصود توحید ہے۔ دو انگلیوں سے اشارہ نہ کرے کہ یہ مکروہ ہے۔(مصنف ابن ابی شیبہ 2/230)

☆ حضرت محمد بن سیرین تابعی کا بھی یہی موقف تھا، جیسا کہ ابن ابی شیبہ کی اس روایت سے ظاہر ہے۔ حدثنا وكيعٌ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: " كَانُوا إِذَا رَأَوْا إِنْسَانًا يَدْعُوهُ بِإِصْبَعَيْهِ ضَرَبُوا إِحْدَاهُمَا، وَقَالُوا: إِنَّمَا هُوَ إِلَهٌ وَاحِدٌ "(ایضا)

ترجمہ: محمد بن سیرین نے فرمایا: جب لوگ کسی آدمی کو دو انگلیوں سے اشارہ کرتے ہوئے دیکھتے تھے تو ایک انگلی کو گرا دیتے تھے اور کہتے تھے کہ وہ اللہ ایک معبود ہے۔

# فقہاء کے اقوال:

## فقہاء مالکیہ کا موقف:

☆ ابن الحاج مالکی (وفات:773ھ) لکھتے ہیں:

الْإِشَارَةُ بِالْإِصْبَعِ بِلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فِي الصَّلَاةِ۔

ترجمہ: نماز میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پہ انگلی سے اشارہ کرنا ہے۔(المدخل 2/31)

☆ جلیل القدر مالکی مجتہد فقیہ یحیٰ بن عمر متوفی ۲۸۹ھ کے تعلق سے قیروانی مالکی نے لکھا ہے:۔

وكان يحيى بن عمر إنّما يحرّكها عند قوله: اشهد أن لا إله إلاّ الله۔

یحیٰ بن عمر اشہد ان لا الہ الا اللہ پہ انگلی کو حرکت میں لاتے تھے(اشارہ کرتے تھے)

(النوادر والزیادات علی مافی المدونۃ من الامہات 1/189)

☆ ابو الحسن علی العدوی المالکی (وفات:۱۱۸۹ھ) نے لکھا:

وَإِذَا قُلْنَا يُحَرِّكُهَا فَهَلْ فِي جَمِيعِ التَّشَهُّدِ أَوْ عِنْدَ الشَّهَادَتَيْنِ فَقَطْ قَوْلَانِ اقْتَصَرَ فِي الْمُخْتَصَرِ عَلَى الْأَوَّلِ. وَظَاهِرُ كَلَامِ ابْنِ الْحَاجِبِ أَنَّ الثَّانِيَ هُوَ الْمَشْهُورُ۔

ترجمہ: جب ہم کہیں کہ انگلی کو حرکت دے گا تو کیا پورے تشہد میں انگلی کو ہلائے گا یا اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمد رسول اللہ میں انگلی سے اشارہ کرے گا؟ اس سلسلے میں دو

قول ہیں۔مختصر میں ہے کہ پورے تشہد میں ہلائے گا اور ابن الحاجب کا ظاہر کلام یہ بتاتا ہے کہ اشھد ان لا الہ الااللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ پہ انگلی کو حرکت دینا ہی مشہور ہے۔(حاشیۃ العدوی 1/283)

العدوی نے مزید لکھا:

لَفْظُهُ. [قَوْلُهُ: لِأَنَّهُ يُسَبِّحُ بِهَا] أَيْ عِنْدَ الشَّهَادَتَيْنِ.

ترجمہ: انگوٹھے سے متصل انگلی کو مسبحہ اس لئے کہا جاتا ہے کہ نماز میں شہادتین کے وقت اس سے اللہ کی پاکی بیان کی جاتی ہے۔(ایضا)

## فقہاء حنابلہ کا موقف:

مذہب حنبلی کے مطابق بھی ابتداء تشہد سے اخیر تک انگلی اٹھائے رکھنا سنت نہیں بلکہ "ذکر اللہ" یعنی اشھد ان لا الہ الا اللہ کہتے وقت اٹھانا ہے۔ چناں چہ فقہ حنبلی کی معتبر کتب المغنی، الکافی وغیرہ میں ایسا ہی ہے۔

☆ شیخ علاء الدین المرداوی الحنبلی (وفات:885ھ) لکھتے ہیں:

الْإِشَارَةُ تَكُونُ عِنْدَ ذِكْرِ اللَّهِ تَعَالَى فَقَطْ. عَلَى الصَّحِيحِ مِنَ الْمَذْهَبِ وَجَزَمَ بِهِ فِي الْكَافِي، وَالْمُغْنِي، وَالْمُذْهب، وَمَسْبُوكِ الذَّهَبِ.

ترجمہ: اشارہ صرف اشھد ان لا الہ الااللہ پہ کیا جائے گا(واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ پہ دوبارہ اشارہ نہیں کیا جائے گا) یہی مذہبِ امام احمد بن حنبل میں صحیح قول ہے اور اسی پہ الکافی، المغنی، المذھب اور مسبوک الذھب وغیرہ کتب میں جزم کیا ہے۔(الانصاف فی معرفۃ الراجح من الخلاف للمرداوی 2/75)

☆ ابن قدامہ المقدسی (وفات:682ھ) لکھتے ہیں: ويشير بالسبابة عند ذكر الله تعالى ذکر اللہ یعنی اشھد ان لا الہ الا اللہ پہ سبابہ انگلی سے اشارہ کرے۔(الشرح الکبیر علی متن المقنع 1/573)

الشرح الکبیر ہی میں ہے: وتكون إشارته بالسبابة عند ذكر الله تعالى۔ ذکر اللہ کے وقت سبابہ انگلی سے اشارہ کرنا ہوگا۔(ایضا) مزید لکھتے ہیں: وَيُشِيرُ بِالسَّبَّابَةِ، يَرْفَعُهَا عِنْدَ ذِكْرِ اللَّهِ تَعَالَى فِي تَشَهُّدِهِ

ترجمہ: سبابہ سے اشارہ کرے۔ اشھد ان لا الہ الا اللہ میں ذکر اللہ (الا اللہ) پہ انگلی اٹھائے۔

☆ شیخ ابراہیم ابن مفلح حنبلی (وفات: 884ھ) نے لکھا:

وَالْأَشْهَرُ أَنَّ مَوْضِعَ الْإِشَارَةِ بِهَا عِنْدَ ذِكْرِ اللَّهِ لِتُنَبِّهَ عَلَى الْوَحْدَانِيَّةِ.

ترجمہ: (امام احمد کا) سب سے مشہور قول یہ ہے کہ ذکر اللہ (اشھد ان لا الہ الا اللہ) اشارہ کا محل ہے، کیوں کہ اشارہ سے مقصود اللہ کی وحدانیت پر متنبہ کرنا ہے۔ (المبدع فی شرح المقنع 1/410)

☆ شمس الدین زرکشی (وفات: 772ھ) لکھتے ہیں:

سميت مسبحة لأنه يشار بها للتوحيد والأصل في الإشارة بها ما تقدم، وموضع الإشارة بها عند ذكر الله تعالى، للتنبيه على الوحدانية. وقد روى أبو هريرة أنَّ رجلا كان يدعو بأصبعيه فقال رسول الله - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أحد أحد. رواه النسائي. [والله أعلم].

ترجمہ: انگوٹھے سے متصل انگلی کو مسبحہ اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس سے توحید (اشھد ان لا الہ الا اللہ) کے لئے اشارہ کیا جاتا ہے۔ اشارہ میں اصل وہی ہے جو گزرا اور انگلی سے اشارہ کرنے کا مقام ذکر اللہ (اشھد ان لا الہ الا اللہ) ہے، کیوں کہ اس میں تنبیہ ہے اللہ کی وحدانیت پر۔ چناں چہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ ایک شخص تشہد میں دو انگلیوں سے اشارہ کر رہا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک سے، ایک سے۔ اس کی روایت نسائی نے کی ہے۔ (شرح الزرکشی علی مختصر الخرقی 1/581)

شیخ محمد بن ابراہیم بن عبد اللطیف آل الشیخ (وفات: ۱۳۸۹ھ) لکھتے ہیں:

الإشارة بالسبابة محلها عند ذكر الجلالة إشارة لوحدانية الله، وأنه واحد أحد.

ترجمہ: سبابہ انگلی سے اشارہ کرنا ہے۔ ذکر جلالت (اشھد ان لا الہ الا اللہ) اشارہ کا محل ہے۔ کیوں کہ اس میں اللہ کی وحدانیت کی طرف اشارہ ہے کہ وہ واحد واحد ہے۔ (شرح کتاب آداب المشی الی الصلاۃ 1/46)

## فقہاء شوافع کا موقف:

☆ شیخ ابوالحسن یحیٰ بن ابوالخیر الیمنی الشافعی (وفات: ۵۵۸ھ) شوافع کا مذہب بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ویشیر بالسبابة، علی الأقوال کلها عند الشهادة؛ لما ذکرناه من الأخبار، ولکن یشیر بها عند کلمة الإثبات، وهو قوله: (إلا الله)، لا عند کلمة النفي.

ترجمہ: تمام اقوال کے مطابق شہادت کے وقت سبابہ انگلی سے اشارہ کرنا ہے۔ان اخبار کی بنیاد پر جن کو ہم نے ذکر کیا۔لیکن کلمہ ء اثبات (الا اللہ) پہ انگلی سے اشارہ کرے کلمہ ء نفی (لا الہ) پہ نہیں۔(البیان فی بیان مذھب الامام الشافعی 2 / 238)۔

## تنبیه:

شوافع کے نزدیک الا اللہ پہ انگلی اٹھانا ہے اور احناف کے نزدیک لا الہ پہ اٹھانا اور الا اللہ پہ گرانا ہے، یہ محض افضل ہونے میں اختلاف ہے۔احناف کے نزدیک بھی الا اللہ پہ اٹھانے میں کوئی حرج نہیں۔کلمہ ء شہادت پہ انگلی اٹھانے میں شوافع و احناف کا اتفاق ہے۔ دونوں میں سے کوئی غیر مقلدین کی طرح ابتداء تشہد میں انگلی اٹھانے کو سنت نہیں کہتے۔

☆ شیخ احمد ابن المحاملی الشافعی (وفات ۴۱۵ھ) لکھتے ہیں:

وأن یشیر بالسبابة في التشهد عند الشهادة۔

ترجمہ: کلمہ ء شہادت کے وقت سبابہ انگلی سے اشارہ کرے۔(اللباب فی الفقہ الشافعی 1 / 103)

علامہ نووی شافعی (وفات: 676ھ) نے لکھا ہے کہ اصحاب شوافع کے نزدیک کلمہ ء شہادت پہ انگلی اٹھانا سنت ہے، ابتدا سے انتہاءِ تشہد تک انگلی اٹھائے رہنا سنت نہیں، جس نے بھی یہ قول کیا ہے اس کا قول ضعیف ہے۔ چنانچہ وہ فرماے ہیں:

قَالَ أَصْحَابُنَا وَعَلَى الْأَقْوَالِ وَالْأَوْجُهِ كُلِّهَا يُسَنُّ أَنْ يُشِيرَ بِمُسَبِّحَةِ يُمْنَاهُ فَيَرْفَعُهَا إذَا بَلَغَ الْهَمْزَةَ مِنْ قَوْلِهِ لا آله إلا الله ونص الشافعي على اسْتِحْبَابِ الْإِشَارَةِ لِلْأَحَادِيثِ السَّابِقَةِ قَالَ أَصْحَابُنَا وَلَا يُشِيرُ بِهَا إلَّا مَرَّةً وَاحِدَةً وَحَكَى الرَّافِعِيُّ وَجْهًا أَنَّهُ يُشِيرُ بِهَا فِي جَمِيعِ التَّشَهُّدِ وَهُوَ ضَعِيفٌ۔

ترجمہ: ہمارے اصحاب (شوافع) نے کہا کہ تمام اقوال و وجوہ کے اعتبار سے سنت یہ ہے

کہ داہنے ہاتھ کی انگلی کو اس وقت اٹھائے جب لا الہ الا اللہ کے ہمزہ پہ پہنچے۔ احادیث سابقہ کی بنیاد پر امام شافعی نے اشارہ کے مستحب ہونے کی صراحت کردی ہے۔ ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ صرف ایک بار اشارہ کرے اور رافعی نے ایک قول نقل کیا ہے کہ پورے تشہد میں انگلی سے اشارہ کئے رہے، یہ بات کمزور ہے (المجموع شرح المھذب 3 / 452)

علامہ نووی کے ارشاد سے معلوم ہوا کہ شوافع کے نزدیک بھی لا الہ الا اللہ کے ہمزہ پہ انگلی اٹھانا ہے، لہذا احناف سے اس معاملے میں بھی ان کا اختلاف نہیں کہ ابتداء التحیات سے انگلی اٹھانا سنت نہیں۔

☆ شیخ عبدالکریم القزوینی (وفات: 623ھ) لکھتے ہیں:

وعلى الاقوال كلها فيستحب له أن يرفع مسبحته في كلمة الشهادة إذا بلغ همزة الا الله۔

ترجمہ: تمام اقوال کے مطابق کلمہ شہادت کے الا اللہ کے ہمزہ میں پہنچے تو مسبحہ انگلی کو اٹھائے۔ (فتح العزیز بشرح الوجیز 3 / 499)

## فقہاء احناف کا موقف:

☆ علامہ ابن عابدین شامی تحریر فرماتے ہیں:

وَفِي الْمُحِيطِ أَنَّهَا سُنَّةٌ، يَرْفَعُهَا عِنْدَ النَّفْيِ، وَيَضَعُهَا عِنْدَ الْإِثْبَاتِ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَمُحَمَّدٍ، وَكَثُرَتْ بِهِ الْآثَارُ وَالْأَخْبَارُ فَالْعَمَلُ بِهِ أَوْلَى۔

ترجمہ: المحیط میں ہے کہ تشہد میں اشارہ کرنا سنت ہے۔ نفی (لا الہ) پہ انگلی اٹھائے اور اثبات (الا اللہ) پہ نیچے رکھ دے۔ یہی امام ابوحنیفہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہما کا قول ہے اور اس پہ کثیر آثار وروایات موجود ہیں، لہذا اس پہ عمل کرنا افضل ہے۔ (الدر المختار مع رد المحتار 1 / 508)

☆ ابن امیر حاج کے حوالے سے امام طحطاوی نے یہ بیان کیا ہے:

کہ تشہد میں کلمہ شہادت کے وقت انگلی سے اشارہ کرنا روایۃً ودرایۃً ثابت ہے۔ روایۃً تو اس لئے کہ اس پہ کثیر احادیث وآثار وارد ہیں اور درایۃ اس لئے کہ جب بندہ زبان سے توحید کا اظہار کر رہا ہے تو انگلی سے اشارہ کر کے عملاً بھی اس کا اظہار کرے۔ اور شہادت میں نفی واثبات دونوں ہیں۔ لا الہ سے تمام معبودان باطل کی نفی اور الا اللہ سے ایک اللہ کی

وحدانیت ومعبودیت کا اثبات۔ تو نفی (لا الہ) پہ انگلی اٹھا کر جملہ معبودان باطل کی نفی کرنا چاہئے اور اثبات (الا اللہ) میں انگلی نیچے رکھ کے ایک اللہ کی وحدانیت کا اظہار ہونا چاہئے۔ امام طحطاوی کے الفاظ یہ ہیں:

اتفقت الروايات عن أصحابنا جميعا في كونها سنة و كذا عن الكوفيين والمدنين و كثرت الأخبار والآثار فكان العمل بها أولى كما في الحلبي وابن أميرحاج قوله: "والدارية" لأن الفعل يوافق القول فكما أن القول فيه النفي والإثبات يكون الفعل كذلك فرفع الأصبع النفي ووضعه الإثبات

ترجمہ: ہمارے تمام اصحاب (احناف) سے بالاتفاق یہی روایت ہے کہ اشارہ کرنا سنت ہے۔ ایسی ہی روایت تمام اہل کوفہ واہل مدینہ سے بھی ہے۔ اس پہ کثیر اخبار وآثار وارد ہیں، لہٰذا اس پہ عمل افضل ہے۔ جیسا کہ حلبی میں ہے اور ابن امیر حاج کا قول ہے کہ درایۃ اس لئے کہ فعل اور قول باہم موافق ہو جائیں۔ جس طرح قول میں نفی واثبات دونوں ہیں اسی طرح فعل بھی ہو۔ یعنی انگلی اٹھانا نفی ہے اور نیچے رکھنا اثبات ہے۔ (حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح 1/269)

☆ یہی بات حلوانی (وفات: 449ھ) کے حوالے سے علامہ زیلعی نے لکھی ہے:

وَعَنْ الْحَلْوَانِيِّ يُقِيمُ الْأُصْبُعَ عِنْدَ لَا إلَهَ وَيَضَعُهَا عِنْدَ إلَّا اللَّهُ لِيَكُونَ الرَّفْعُ لِلنَّفْيِ وَالْوَضْعُ لِلْإِثْبَاتِ۔

ترجمہ: لا الہ پہ انگلی اٹھائے اور الا اللہ پہ رکھے تاکہ اٹھانا نفی کے لئے اور رکھنا اثبات کے لئے ہو۔ (تبیین الحقائق 1/120)

☆ یہی بات شیخ محمد بن اسماعیل الصنعانی متوفی ۱۱۸۲ھ نے لکھی ہے۔ ان کے الفاظ یہ ہیں:

وَمَوْضِعُ الْإِشَارَةِ عِنْدَ قَوْلِهِ: لَا إلَهَ إلَّا اللَّهُ، لِمَا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ مِنْ فِعْلِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -: وَيَنْوِي بِالْإِشَارَةِ التَّوْحِيدَ وَالْإِخْلَاصَ فِيهِ، فَيَكُونُ جَامِعًا فِي التَّوْحِيدِ بَيْنَ الْفِعْلِ وَالْقَوْلِ وَالِاعْتِقَادِ، وَلِذَلِكَ نَهَى النَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - عَنْ الْإِشَارَةِ بِالْأُصْبُعَيْنِ وَقَالَ: أَحِّدْ أَحِّدْ لِمَنْ رَآهُ يُشِيرُ بِأُصْبُعَيْهِ۔

ترجمہ: اشارہ کا محل لا الہ الا اللہ ہے کیوں کہ بیہقی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہی فعل روایت کیا

ہے۔اشارہ سے توحیدواخلاص کی نیت کرے تاکہ توحید فعل،قول اوراعتقاد سب میں ہو۔یہی وجہ ہے کہ نبی ﷺ نے دوانگلی سے اشارہ کرنے سے منع فرمایاہے اورفرمایا: ایک سے اشارہ ایک سے اشارہ، جب کہ آپ نے ایک شخص کو دوانگلی سے اشارہ کرتے ہوئے دیکھا۔
(سبل السلام 1/ 282)

☆مجمع الانہر شرح ملتقی الابہر میں ہے:

وَيُشِيرَ بِالسَّبَّابَةِ عِنْدَ التَّلَفُّظِ بِالشَّهَادَتَيْنِ وَمِثْلُ هَذَا جَاءَ عَنْ عُلَمَائِنَا أَيْضًا۔

ترجمہ: اوراشھدان لاالہ الااللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ کہتے وقت سبابہ انگلی سے اشارہ کرے،یہی ہمارے علما (احناف) سے بھی منقول ہے۔
(مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر 1/ 100)

## حاصل کلام

احادیث وآثاراورائمہءمذاہب اربعہ کے اقوال سے ثابت ہواکہ تشہد میں شروع ہی سے انگلی اٹھانااوراخیرتک اٹھائے رکھنا سنت نہیں بلکہ اشہدان لا الہ الا اللہ پہ اٹھاناسنت ہے۔ہاں احناف کے نزدیک لا الہ پہ اٹھانااورالا اللہ پہ رکھنا افضل ہے اوراکثر شوافع کے نزدیک الا اللہ پہ اٹھاناہے اوررکھ دینا افضل ہے۔التحیات کی ابتدامیں انگلی اٹھانااورآخرتک اٹھائے رکھنا نہ احادیث سے ثابت ہے نہ آثارصحابہ سے اورنہ چاروں ائمہءمذاہب سے۔بلکہ امام نووی شافعی نے توصاف طورپہ لکھ دیاہے کہ ابتداءِ التحیات سے آخرتک انگلی اٹھائے رکھنے کی بات ضعیف ونامقبول ہے،اورامام ترمذی وامام بیہقی اورامام بغوی وغیرہ نے بھی یہ کہا کہ احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ شہادتین کے وقت انگلی سے اشارہ کرنا ہے، (حوالے ماقبل میں ملاحظہ کریں)

غیرمقلدین چونکہ چاروں اماموں کی تقلید کو بدعت اورکبھی شرک کہتے ہیں اس لئے اس مسئلے میں بھی انہوں نے حدیث کی آڑ میں چاروں اماموں سے الگ راہ نکالی۔چنانچہ وہ نہ صرف یہ کہ خود التحیات میں شروع ہی سے انگلی اٹھائے رہتے ہیں بلکہ تمام مسلمانوں کو مختلف ذرائع ابلاغ کے توسط سے یہ کہہ کرائمہءمجتہدین واسلاف امت سے بدظن کرتے ہیں کہ احادیث سے ثابت ہے کہ التحیات میں شروع سے لے کرآخرتک انگلی کو اٹھائے رکھنا

چاہئے، یہی سنت ہے۔اس مقصد کے لئے وہابی وغیر مقلد علماء کچھ احادیث کے معانی ومطالب کو توڑ مڑور کر پیش کر کے اپنا مقصد ثابت کرتے ہیں جس سے بعض بھولے بھالے نوجوان اور ناواقف لوگ ان کی گمراہی کے جال میں پھنس جاتے ہیں اور ائمہ دین سے بدظن ہو کر وہابی وغیر مقلد بن جاتے ہیں۔

الحمدللہ! احادیث وآثار اور ائمہ مجتہدین کے اقوال سے ہم نے ثابت کر دیا کہ تشہد میں اشھد ان لا الہ اللہ پہ انگلی اٹھانا سنت ہے۔غیر مقلدین کا اس کو خلاف سنت کہہ کر لوگوں میں کنفیوزن پیدا کرنا گمراہ گری کا عمل ہے۔اللہ انہیں ہدایت دے اور مسلمانوں کو ان کی گمراہی سے بچائے۔آمین

## لاالہ الااللہ پہ انگلی اٹھانے کا ثبوت، بعض وہابی علماء کے اقوال سے

دلائل کے سامنے مجبور ہو کر بعض اہل حدیث علماء نے بھی اس بات کا اظہار کر دیا ہے کہ ابتداء التحیات سے انگلی اٹھانا سنت نہیں۔ چنانچہ

☆ شیخ شمس الحق عظیم آبادی نے لکھا:

يُشِيرُ بِهَا أَيْ يَرْفَعُ إِصْبَعَهُ الْوَاحِدَةَ إِلَى وَحْدَانِيَّةِ اللّٰهِ تَعَالَى فِي دُعَائِهِ أَيْ تَشَهُّدِهِ وَهُوَ حَقِيقَةُ النُّطْقِ بِالشَّهَادَتَيْنِ وَسُمِّيَ التشهد دعاء لاشتمالہ علیه قاله علي القاریء (عون المعبود شرح ابی داود 3 / 197)

ترجمہ: تشہد میں اللہ کی وحدانیت کی طرف اشارہ کرنے کے لئے ایک انگلی کو اٹھائے ۔اور انگلی شہادتین کے تلفظ کے وقت اٹھائے ۔تشہد کو دعا اس لئے کہا گیا ہے کہ وہ دعا پر مشتمل ہے۔یہی ملا علی قاری نے کہا۔

☆ وہابیوں کے مشہور عالم قاضی شوکانی نے اس مسئلے میں اپنا وہی موقف بیان کیا ہے جو ائمہ مذاہب اربعہ کا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں:

وَالْحَدِيثُ يَدُلُّ عَلَى اسْتِحْبَابِ وَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ حَالَ الْجُلُوسِ لِلتَّشَهُّدِ وَهُوَ مُجْمَعٌ عَلَيْهِ. قَالَ أَصْحَابُ الشَّافِعِيِّ: تَكُونُ الْإِشَارَةُ بِالْأُصْبُعِ عِنْدَ قَوْلِهِ: إلَّا اللّٰهُ مِنْ الشَّهَادَةِ. قَالَ النَّوَوِيُّ: وَالسُّنَّةُ أَنْ لَا يُجَاوِزَ بَصَرُهُ إشَارَتَهُ، وَفِيهِ حَدِيثٌ صَحِيحٌ فِي سُنَنِ أَبِي دَاوُد وَيُشِيرُ بِهَا مُوَجَّهَةً إلَى

الْقِبْلَةِ وَيَنْوِي بِالْإِشَارَةِ التَّوْحِيدَ وَالْإِخْلَاصَ. قَالَ ابْنُ رَسْلَانَ: وَالْحِكْمَةُ فِي الْإِشَارَةِ بِهَا إِلَى أَنَّ الْمَعْبُودَ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى وَاحِدٌ لِيَجْمَعَ فِي تَوْحِيدِهِ بَيْنَ الْقَوْلِ وَالْفِعْلِ وَالِاعْتِقَادِ. (نیل الاوطار 2/ 327)

ترجمہ: حدیث سے ثابت ہے کہ تشہد میں بیٹھتے وقت دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھنا مستحب ہے۔ اس پر سب کا اتفاق ہے۔ شافعی کے اصحاب نے کہا کہ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ کہتے وقت الا اللہ پہ انگلی سے اشارہ ہونا چاہیئے۔ نووی نے کہا کہ سنت یہ ہے کہ اشارہ میں نگاہ انگلی سے نہ ہٹے، اس میں سنن ابوداؤد کی ایک صحیح حدیث ہے۔ انگلی سے اشارہ کے وقت وہ قبلہ رخ رہے اور اشارے سے توحید واخلاص کی نیت کرے۔ ابن رسلان نے کہا کہ انگلی سے اشارہ کرنے میں حکمت یہ کہ اس بات کی طرف اشارہ ہو جائے کہ معبود سبحانہ تعالیٰ ایک ہے۔ اس طرح اس حال میں توحید قولی، عملی اور اعتقادی سب کا اجتماع ہو جائے گا۔

☆ شیخ ناصر الدین البانی نے اپنی کتاب صحیح وضعیف ترمذی میں امام ترمذی کے قول کو نقل کر کے اس کی تردید نہیں کی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بھی جانتے تھے کہ امام ترمذی کی بات صحیح ہے کہ تشہد میں شہادت (اشھد ان لا الٰہ الا اللہ) کے وقت انگلی سے اشارہ کرنا چاہیئے۔ لیکن شیخ البانی نے جماعتی تعصب کی بنیاد پر اس کا کھلے طور اعتراف نہیں کیا بلکہ اپنی بعض کتابوں میں وہی موقف ذکر کر دیا ہے جو آج کے غیر مقلدین وہابیہ کا ہے۔۔۔۔معلومات کے لئے مجموعۃ الشیخ الالبانی کا مطالعہ کریں (8/ 57)

☆ شیخ عبدالکریم الخضیر: شیخ عبدالعزیز بن باز کے تلمیذ اور جامعۃ الامام محمد بن سعود الاسلامیہ الریاض کے کلیۃ اصول الدین میں شعبہء حدیث وعلومِ حدیث کے استاذ ہیں۔ انہوں نے لکھا ہے:

ولاشك ان الشهادة موطن من مواطن الرفع۔ الشهادة: اشهد ان لا اله الا الله موطن من مواطن الرفع ولذا لما رفع المصلى اصبعيه جاء فى الحديث احد احد ومثل هذا الكلام يقال لمن رفع اصبعيه وقت الشهادة فقيل له احد لان هذا يخالف التوحيد، رفع اصبعين يخالف التوحيد فعلى هذا ترفع الاصبع مع لفظ الشهادة وقت الدعاء۔

ترجمہ: اس میں کوئی شک نہیں کہ شہادت یعنی اشھد ان لا الہ الا اللہ انگلی اٹھانے کی ایک جگہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب ایک مصلی نے اپنی دو انگلیاں اٹھائیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک انگلی (اٹھاؤ) یہ بات اس وقت کہی جائے گی جب کہ شہادت کے وقت کوئی دو انگلی اٹھائے۔ کیوں کہ یہ توحید کی گواہی کے خلاف ہے، یعنی عملاً توحید کی گواہی ایک انگلی سے ہو نہ کہ دو انگلیوں سے۔ اس لحاظ سے انگلی کو تشہد میں لفظ اشھد ان لا الہ الا اللہ پر ہی اٹھانا چاہیئے۔ (شرح المحرر فی الحدیث 18 / 12)

## شیخ عبد الرحمٰن مبارکپوری اور شیخ ابن عبد الوہاب نجدی

وہابیوں کے مشہور عالم شیخ عبد الرحمٰن مبارکپوری نے لکھا ہے کہ صاحب سبل السلام اور بیہقی اور شوافع و احناف نے یہ جو کہا ہے کہ انگلی کا اشارہ اشھد ان لا الہ الا اللہ پہ ہونا چاہیئے، اس پہ کوئی حدیث دلیل نہیں۔ بلکہ ظاہرِ حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ابتداء سے انتہا تک انگلی اٹھائے رکھنا چاہیئے۔

یہاں پہ شیخ مبارک پوری کے ہم نواؤں کو ہم یہی کہیں گے کہ للہ انصاف سے اس کتاب میں مذکور دلائل کو ملاحظہ کریں اور فیصلہ کریں کہ ان کے شیخ کے دعویٰ میں کتنی سچائی ہے، اور سنجیدگی کے ساتھ یہ سوچیں کہ اگر احادیث کے ظاہر سے وہی ثابت ہوتا ہے جو شیخ مبارک پوری نے کہا تو کیا شیخ مبارکپوری کے مقابلے میں ائمہء مجتہدین شوافع، احناف، مالکیہ اور حنابلہ اور امام بیہقی، امام بغوی، امام ترمذی وغیرہ محدثین اتنے کم فہم تھے کہ شیخ مبارکپوری نے جو بات ظاہرِ حدیث سے ایک ہزار سال بعد سمجھی، فقہ و اجتہاد کے ان اماموں کی سمجھ میں نہیں آسکی؟ خیر! اسے جانے دیجیئے۔ کیا شیخ مبارک پوری کے ہم نوا اب اپنے شیخ الاسلام محمد ابن عبد الوہاب کو بھی ٹھکرانے پہ آمادہ ہو چکے ہیں؟ کیوں کہ شیخ نجدی کا بھی تو یہی موقف ہے کہ اشھد ان لا الہ الا اللہ پہ انگلی کا اشارہ ہونا چاہیئے۔ چنانچہ شیخ ابن عبد الوہاب نجدی لکھتے ہیں:

ویشیر بالسبابۃ عند ذکر اللہ ولا یحرکھا لحدیث ابن الزبیر۔

ترجمہ: سبّابہ سے اشارہ کرے، ذکر اللہ (لا الہ الا اللہ) کے وقت اور انگلی نہ ہلائے۔ کیونکہ ابن الزبیر کی حدیث سے یہی ثابت ہے۔ (مختصر الانصاف والشرح الکبیر 1 / 128 باب صفۃ الصلاۃ)

## تشہد میں انگلی ہلانا سنت نہیں:

تشہد میں انگلی اٹھانے سے متعلق یہاں ایک اور مسئلہ بھی ہے۔ وہ یہ ہے کہ غیر مقلدین یہ بھی کہتے ہیں کہ تشہد میں شروع سے انگلی اٹھا کر آخر تک ہلاتے رہنا چاہیئے۔ یہ سنت ہے، صحیح حدیث سے ثابت ہے۔

سب سے پہلے ہم احادیث و آثار اور اقوال ائمہ مجتہدین سے یہ ثابت کریں گے کہ تشہد میں انگلی نہ ہلانا سنت ہے۔ پھر غیر مقلدین کے شبہات کے جوابات پیش کریں گے۔ اس کے بعد خود وہابی علماء کے اقوال سے ثابت کریں گے کہ تشہد میں انگلی ہلانا سنت نہیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ و بہ التوفیق۔

### حدیث ابن زبیر رضی اللہ عنہ

امام ابو داوٗد نے فرمایا:

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْمِصِّيصِيُّ، حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ ذَكَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُشِيرُ بِأُصْبُعِهِ إِذَا دَعَا، وَلَا يُحَرِّكُهَا

ترجمہ: عامر بن عبد اللہ سے مروی ہے، انہوں نے حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ جب دعا فرماتے (تشہد پڑھتے) تو انگلی سے اشارہ فرماتے اور انگلی کو نہیں ہلاتے تھے۔

(سنن ابی داوٗد باب الاشارۃ فی التشہد 1/ 260 حدیث 989)

### حدیث حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کی دوسری سند

امام نسائی نے فرمایا:

أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي زِيَادٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُشِيرُ بِأُصْبُعِهِ إِذَا دَعَا، وَلَا يُحَرِّكُهَا

ترجمہ: ہم سے حدیث بیان کی ایوب بن محمد الوزان نے، انہوں نے کہا ہم سے حدیث بیان کی حجاج نے، انہوں نے کہا کہ ابن جریج نے کہا کہ مجھے خبر دی زیاد نے محمد بن عجلان

سے، انہوں نے عامر بن عبد اللہ بن زبیر سے، انہوں نے حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ جب تشہد پڑھتے تو انگلی سے اشارہ کرتے اور اسے نہیں ہلاتے تھے۔

(سنن النسائی 3 / 37 باب بسط الیسری علی الرکبۃ حدیث 1270)

**تیسری سند:** امام ابو عوانہ نے فرمایا:

حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ، وَيُوسُفُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَا: ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ: ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي زِيَادٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُشِيرُ بِإِصْبَعِهِ إِذَا دَعَا وَلَا يُحَرِّكُهَا "

ترجمہ: ہم سے حدیث بیان کی ہلال ابن العلاء اور یوسف بن مسلم نے، دونوں نے کہا ہم سے حدیث بیان کی حجاج نے، انہوں نے کہا ہم سے حدیث بیان کی ابن جریج نے، انہوں نے کہا مجھے خبر دی زیاد نے محمد بن عجلان سے، انہوں نے عامر بن عبد اللہ بن زبیر سے، انہوں نے عبد اللہ بن زبیر سے۔ انہوں نے ذکر کیا کہ نبی کریم ﷺ جب دعا (تشہد) پڑھتے تو انگلی سے اشارہ فرماتے اور اس کو نہیں ہلاتے تھے۔

(مستخرج ابی عوانہ 1 / 539 باب الاشارۃ بالسبابۃ الی القبلۃ حدیث 2019)

**چوتھی سند:** محدث عبد الرزاق نے فرمایا:

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُشِيرُ بِإِصْبَعِهِ إِذَا دَعَا لَا يُحَرِّكُهَا،

ترجمہ: ابن جریج سے مروی ہے انہوں نے کہا مجھے حدیث پہنچی ہے عامر بن عبد اللہ بن زبیر سے کہ نبی کریم ﷺ جب تشہد پڑھتے تو انگلی سے اشارہ کرتے اور اس کو نہیں ہلاتے تھے۔

(مصنف عبد الرزاق 2 / 249 باب رفع الیدین فی الدعاء حدیث 3242)

**پانچویں سند:** امام بیہقی نے فرمایا:

أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحَافِظُ، ثنا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، ثنا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ:

أَخْبَرَنِي زِيَادٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ " يُشِيرُ بِأُصْبُعِهِ إِذَا دَعَا لَا يُحَرِّكُهَا .

ترجمہ: ہمیں خبر دی ابوعبداللہ الحافظ نے، انہوں کہا ہم سے حدیث بیان کی ابو العباس محمد بن یعقوب نے، ہم سے حدیث بیان کی محمد بن اسحاق الصغانی نے، انہوں نے کہا ہم سے حدیث بیان کی الفضل بن یعقوب نے، انہوں نے کہا ہم سے حدیث بیان کی حجاج بن محمد نے، انہوں نے کہا کہ جریج نے کہا کہ مجھے خبر دی زیاد نے محمد بن عجلان سے، انہوں نے عامر بن عبداللہ بن زبیر سے۔ ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ جب تشہد پڑھتے تو انگلی سے اشارہ کرتے اور اس کو نہیں ہلاتے تھے۔

(السنن الکبریٰ للبیہقی 2 / 189 باب من روی انہ اشار بھا ولم یحرکھا حدیث 2786)

**چھٹی سند:** امام طبرانی نے فرمایا:

حَدَّثَنَا عَبْدَانُ بْنُ أَحْمَدَ، قَالَ: ثنا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُشِيرُ بِإِصْبَعِهِ إِذَا دَعَا، لَا يُحَرِّكُهَا

ترجمہ: ہم سے حدیث بیان کی عبدان بن احمد نے، انہوں نے کہا ہم سے ایوب بن محمد الوزان نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا ہم سے حدیث بیان کی حجاج بن محمد نے انہوں نے ابن جریج سے (باقی مثل سابق انگلی سے اشارہ کرنے اور اس کو نہ ہلانے کا ذکر ہے)

(المعجم الکبیر 13 / 99 باب سن عبداللہ بن الزبیر و وفاتہ حدیث 238)

**ساتویں سند:** حدیث: امام مسلم نے فرمایا:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرِ بْنِ رِبْعِيٍّ الْقَيْسِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الْمَخْزُومِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ وَهُوَ ابْنُ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ، حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَعَدَ فِي الصَّلَاةِ، جَعَلَ قَدَمَهُ الْيُسْرَى بَيْنَ فَخِذِهِ وَسَاقِهِ، وَفَرَشَ قَدَمَهُ الْيُمْنَى، وَوَضَعَ

يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُسْرَى، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى، وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ۔ (صحیح مسلم 1 / 408 باب صفة الجلوس فی الصلاة وکیفیة وضع الیدین علی الفخذ ین)

ترجمہ: ہم سے حدیث بیان کی محمد بن معمر بن ربعی القیسی نے، انہوں نے کہا ہم سے حدیث بیان کی ابوہشام المخزومی نے عبدالواحد ابن زیاد سے، انہوں نے کہا کہ ہم سے حدیث بیان کی عثمان بن حکیم نے، انہوں نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی عامر بن عبداللہ بن زبیر نے اپنے والد سے۔ان کے والد (عبداللہ بن زبیر) نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے قعدہ میں ہوتے تو اپنے بائیں قدم کو اپنی دونوں ران اور پنڈلی کے درمیان رکھتے اور داہنے قدم کو نصب کر دیتے اور بائیں ہاتھ کو بائیں ران پر اور داہنے ہاتھ کو داہنی ران پر رکھتے اور اپنی انگلی سے اشارہ کرتے۔

اس حدیث میں بھی صرف اشارہ کا ذکر ہے انگلی ہلانے کا ذکر نہیں۔

**آٹھویں سند:** حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، ح قَالَ: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَعَدَ يَدْعُو، وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى، وَيَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى، وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ، وَوَضَعَ إِبْهَامَهُ عَلَى إِصْبَعِهِ الْوُسْطَى، وَيُلْقِمُ كَفَّهُ الْيُسْرَى رُكْبَتَهُ

ترجمہ: ہم (امام مسلم) سے حدیث بیان کی قتیبہ نے، انہوں نے کہا ہم سے حدیث بیان کی لیث نے ابن عجلان سے (باقی مثل سابق صرف اشارہ کا ذکر ہے)

**نویں سند:** امام دارقطنی نے فرمایا:

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ , ثنا مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ , ثنا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ , عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ , عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ , عَنْ أَبِيهِ , قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ يَدْعُو - يَعْنِي فِي التَّشَهُّدِ يَضَعُ يَدَهُ الْيُمْنَى وَيُشِيرُ بِأُصْبُعِهِ الْيُمْنَى السَّبَّابَةِ

ترجمہ: ہم سے حدیث بیان کی عبداللہ بن سلیمان نے، انہوں نے کہا ہم سے حدیث بیان کی محمد بن آدم نے، انہوں نے کہا ہم سے حدیث بیان کی ابو خالد الاحمر نے ابن عجلان سے۔ (باقی مثل سابق صرف انگلی سے اشارہ کرنے کا ذکر ہے) (سنن الدارقطنی 2/159)

**دسویں سند:** امام ابو داؤد نے فرمایا:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَزَّازُ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ، حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَعَدَ فِي الصَّلَاةِ، جَعَلَ قَدَمَهُ الْيُسْرَى تَحْتَ فَخِذِهِ الْيُمْنَى وَسَاقِهِ، وَفَرَشَ قَدَمَهُ الْيُمْنَى، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُسْرَى، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى، وَأَشَارَ بِأُصْبُعِهِ وَأَرَانَا عَبْدُ الْوَاحِدِ وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ۔ (سنن ابی داؤد باب الاشارہ فی التشہد)

حدیث مذکور میں بھی صرف اشارہ کا ذکر ہے۔

**گیارہویں سند:** امام نسائی نے فرمایا:

أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى السِّجْزِيُّ، يُعْرَفُ بِخَيَّاطِ السُّنَّةِ نَزَلَ بِدِمَشْقَ أَحَدُ الثِّقَاتِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عِيسَى، قَالَ: أَنْبَأَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ فِي الثِّنْتَيْنِ أَوْ فِي الْأَرْبَعِ يَضَعُ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ، ثُمَّ أَشَارَ بِأُصْبُعِهِ۔ (سنن النسائی باب الاشارہ بالاصبع فی التشہد الاول)

حدیثِ مذکور میں بھی صرف انگلی سے اشارہ کرنے کا ذکر ہے۔

## حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ:

امام مسلم نے فرمایا:

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُعَاوِيِّ، أَنَّهُ قَالَ: رَآنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ وَأَنَا أَعْبَثُ

بِالْحَصَى فِي الصَّلَاةِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ نَهَانِي فَقَالَ: اصْنَعْ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ، فَقُلْتُ: وَكَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ؟ قَالَ: «كَانَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى، وَقَبَضَ أَصَابِعَهُ كُلَّهَا وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ الَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ، وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى. (صحیح مسلم 1/408)

ترجمہ: ہم سے حدیث بیان کی یحییٰ بن یحییٰ نے، انہوں نے کہا میں نے امام مالک کے پاس حدیث پڑھی، مسلم بن ابی مریم سے، انہوں نے علی بن عبد الرحمن المعاوی سے۔ (باقی مثل سابق صرف انگلی سے اشارہ کرنے ذکر ہے)

## حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ کی دوسری سند

سنن ابو داود میں ہے:

حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُعَاوِيِّ، قَالَ: رَآنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، وَأَنَا أَعْبَثُ بِالْحَصَى فِي الصَّلَاةِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ نَهَانِي، وَقَالَ: اصْنَعْ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ، فَقُلْتُ: وَكَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ؟ قَالَ: كَانَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى، وَقَبَضَ أَصَابِعَهُ كُلَّهَا، وَأَشَارَ بِأُصْبُعِهِ الَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ، وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى. (1/259 باب الاشارۃ فی التشہد)

اس حدیث میں بھی صرف انگلی سے اشارہ کرنے کا ذکر ہے انگلی کو ہلانے کا ذکر نہیں۔

## حدیث ابو حمید رضی اللہ عنہ:

امام ابو داود نے فرمایا:

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو، أَخْبَرَنِي فُلَيْحٌ، حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ، قَالَ: اجْتَمَعَ أَبُو حُمَيْدٍ، وَأَبُو أُسَيْدٍ، وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ، فَذَكَرُوا صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو

حُمَيْدٍ: أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بَعْضَ هَذَا، قَالَ: "ثُمَّ رَكَعَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ كَأَنَّهُ قَابِضٌ عَلَيْهِمَا، وَوَتَّرَ يَدَيْهِ فَتَجَافَى عَنْ جَنْبَيْهِ، قَالَ: ثُمَّ سَجَدَ فَأَمْكَنَ أَنْفَهُ وَجَبْهَتَهُ وَنَحَّى يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ حَتَّى رَجَعَ كُلُّ عَظْمٍ فِي مَوْضِعِهِ حَتَّى فَرَغَ، ثُمَّ جَلَسَ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَأَقْبَلَ بِصَدْرِ الْيُمْنَى عَلَى قِبْلَتِهِ وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُمْنَى وَكَفَّهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُسْرَى "وَأَشَارَ بِأُصْبُعِهِ (سنن ابی داود 1 / 196 باب افتتاح الصلاۃ)

ترجمہ: ہم سے حدیث بیان کی احمد بن حنبل نے، انہوں نے کہا ہم سے حدیث بیان کی عبدالملک بن عمرو نے۔انہوں نے کہا مجھے خبر دی فلیح نے، انہوں کہا مجھ سے حدیث بیان کی عباس بن سہل نے، انہوں نے کہا کہ ابوحمید، ابواسید اور سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ جمع تھے۔انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کا تذکرہ کیا۔الخ (اس حدیث میں بھی صرف اشارہ کا ذکر ہے)

## دوسری سند

امام ترمذی نے فرمایا:

حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَدَنِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ السَّاعِدِيُّ، قَالَ: اجْتَمَعَ أَبُو حُمَيْدٍ، وَأَبُو أُسَيْدٍ، وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ، فَذَكَرُوا صَلَاةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ: أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ، يَعْنِي لِلتَّشَهُّدِ، فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى، وَأَقْبَلَ بِصَدْرِ الْيُمْنَى عَلَى قِبْلَتِهِ، وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُمْنَى، وَكَفَّهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُسْرَى، وَأَشَارَ بِأُصْبُعِهِ، يَعْنِي السَّبَّابَةَ (سنن الترمذی 2 / 86)

اس حدیث میں بھی صرف انگلی سے اشارہ کرنے کا ذکر ہے۔انگلی ہلانے کا ذکر نہیں۔

## حدیث ابو مالک نمیر رضی اللہ عنہ

امام ابن ماجہ نے فرمایا:

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ عِصَامِ بْنِ قُدَامَةَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ نُمَيْرٍ الْخُزَاعِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاضِعًا يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى فِي الصَّلَاةِ، وَيُشِيرُ بِإِصْبَعِهِ۔

ترجمہ: ہم سے حدیث بیان کی ابو بکر بن شیبہ نے، انہوں نے کہا ہم سے حدیث بیان کی وکیع نے عصام بن قدامہ سے، انہوں نے مالک بن نمیر الخزاعی سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے کہا میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا نماز میں اپنے داہنے ہاتھ کو اپنی داہنی ران پہ رکھے ہوئے اور اپنی انگلی سے اشارہ فرمارہے تھے۔

اس حدیث میں بھی صرف انگلی سے اشارہ کرنے کا ذکر ہے۔ ہلانے کا ذکر نہیں۔

(سنن ابن ماجہ 1 / 259 باب الاشارۃ فی التشھد)

## حدیث وائل بن حجر رضی اللہ عنہ

سنن الدار قطنی میں ہے:

حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ، ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، قَالَ: وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْأَيْمَنِ وَيَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ الْأَيْسَرِ وَحَلَّقَ حلقةً ودعا هكذا، وَأَشَارَ سُفْيَانُ بِإِصْبُعِهِ السَّبَّابَةِ. (2 / 42 باب ذکر التکبیر ورفع الیدین عند الافتتاح)

حضرت وائل بن حجر کی اس روایت میں بھی صرف اشارہ کرنے کا ذکر ہے انگلی کو ہلانے کا ذکر نہیں۔

## حدیث عمارہ بن رویبہ رضی اللہ عنہ:

ابو بکر ابن ابی عاصم نے فرمایا:

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، نا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ حصِينِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ الثَّقَفِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا زَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى هَذَا وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ

هَكَذَا السَّبَّابَةِ ". (الآحاد والمثانی 3/221)

ترجمہ: ہم سے حدیث بیان کی ابوبکر نے، انہوں نے کہا ہم سے حدیث بیان کی وکیع نے انہوں نے سفیان سے، انہوں نے حصین بن عبد الرحمن سے، انہوں نے عمارہ بن رُوَیبَہ الثقفی رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انگلی سے اشارہ کیا اور اس سے زیادہ کچھ نہیں کیا۔

اس حدیث سے بھی پتہ چلتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صرف انگلی سے اشارہ فرمایا۔ اس سے زیادہ کچھ نہیں کیا۔ یعنی اس کو ہلانے کا عمل جاری نہیں رکھا۔

## احادیث کا خلاصہ

تشہد میں اشھد ان لا الہ الا اللہ کہتے وقت انگلی اٹھانا سنت ہے، اس پہ کثیر احادیث و آثار موجود ہیں جن میں سے چند کو ہم نے دلیل کے طور پر پیش کیا۔ تشہد میں شروع سے آخر تک انگلی اٹھائے رہنا یا ہلاتے رہنا کسی صحیح، غیر مؤول وغیر معارض حدیث سے ثابت نہیں۔ اس کے برخلاف انگلی نہ ہلانے پر بہت سی صحیح احادیث و آثار موجود ہیں، جن میں سے بعض میں واضح لفظوں میں انگلی نہ ہلانے کا ذکر ہے اور بعض میں صرف اشارے کا ذکر ہے، ہلانے کا ذکر نہیں۔ جن صحابہء کرام سے صرف انگلی سے اشارہ کرنے کی احادیث مروی ہیں ان کے نام یہ ہیں:

حضرت عبد اللہ بن عمر، حضرت عبد اللہ بن زبیر، حضرت عبد اللہ بن عباس، حضرت ابو ہریرہ، حضرت انس بن مالک، حضرت معاذ بن جبل، حضرت ابو قتادہ، حضرت جابر بن سمرہ، حضرت ابو حمید، حضرت سہل بن سعد، حضرت محمد بن مسلمہ، حضرت اسماء بن حارثہ اسلمی، حضرت عبد الرحمن بن ابزیٰ، حضرت خفاف بن ایماء، حضرت نمیر خزاعی، عمارہ بن رُوَیبَہ اور وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنھم۔

یہ سترہ صحابہء کرام کے نام راقم نے ۱۰۰ سے زائد کتب احادیث کی چھان بین کر کے نکالے ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ اگر کوئی صاحب مزید تفتیش و تحقیق کرے تو اور بھی نام نکل سکتے ہیں۔ اب غیر مقلدین حضرات سے یہ کہنا ہے کہ اتنے کثیر صحابہء کرام نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ عمل بیان کیا ہے کہ آپ تشہد میں انگلی سے اشارہ فرماتے تھے، اور کسی صحابی سے صحیح سند کے ساتھ یہ ثابت نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشہد میں شروع سے آخر تک انگلی کو حرکت دیتے

تھے، پھر بھی غیر مقلدین کو نہ جانے کیوں ضد ہے کہ اسی کو سنت منوانا چاہتے ہیں۔کیا اسی عمل سے وہ اپنے آپ کو اہل حدیث کہتے ہیں کہ ایک طرف ایک درجن سے زائد احادیث وآثار صحیحہ ہیں اور دوسری طرف دو چار حدیث بھی نہیں،اور ہے بھی تو صرف ایک حدیث حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی،جس میں انگلی کو ہلانے کا ذکر ہے لیکن محدثین نے اسے نا مقبول وشاذ قرار دیا ہے،باوجود اس کے غیر مقلدین ایک درجن سے زائد صحیح حدیث کو چھوڑ کر ایک نا مقبول وشاذ روایت کو اختیار کر کے اسی سے انگلی ہلانے کو سنت قرار دیتے ہیں،یہ ایک عجیب معمّہ ہے۔

## اثر عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ:

محدث ابن ابی شیبہ نے فرمایا:

حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يُشِيرُ بِإِصْبَعِهِ فِي الدُّعَاءِ وَلَا يُحَرِّكُهَا

ترجمہ: حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے والد حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ تشہد میں اپنی انگلی سے اشارہ کرتے تھے اور اس کو ہلاتے نہیں تھے۔
(مصنف ابن ابی شیبۃ/2 با230ب فی الدعاء فی الصلاۃ باصبع حدیث 8437،29695)

## حکم حدیث

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ کی یہ روایت صحیح اور حکماً مرفوع ہے۔کیوں کہ اصول یہ ہے کہ صحابی اگر کوئی ایسا عمل کرے یا کوئی ایسی بات کہے جو عقل وقیاس پہ مبنی نہ ہو تو اس کو حکماً حدیث مرفوع مانا جاتا ہے۔یعنی اس قول وعمل کو نبی اکرم ﷺ کی تائید حاصل ہے۔تشہد میں انگلی کو آخر تک ہلاتے رہنا ایسا عمل ہے جسے کوئی صحابی اپنے اجتہاد سے نہیں کر سکتے۔کیوں کہ وہ حضور ﷺ کے طریقے پر ہی نماز ادا کرتے تھے۔حضرت عروہ رضی اللہ عنہ تشہد میں انگلی نہیں ہلاتے تھے ان کا عمل دلیل ہے اس بات کی کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو تشہد میں صرف انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے دیکھا تھا۔انگلی کو ہلاتے ہوئے نہیں دیکھا تھا۔حضرت عروہ کے اس عمل کے خلاف کوئی مرفوع یا موقوف صحیح حدیث بھی نہیں بلکہ اس کی تائید میں حضرت عبداللہ ابن الزبیر رضی اللہ عنہ کی مرفوع صحیح،صریح،غیر محتمل،غیر مؤول،

غیر معارض حدیث موجود ہے (حدیث وائل رضی اللہ عنہ جس میں یحرکھا کا لفظ ہے وہ معارض نہیں بن سکتی کیوں کہ وہ جمہور محدثین کے نزدیک شاذ ہے)۔اور انگلی ہلانے کی کوئی بھی صحیح حدیث موجود نہیں۔غیر مقلدین جس روایت کو اپنا مستدل بناتے ہیں، ہم آگے چل کر اس پہ مکمل بحث ذکر کریں گے۔حضرت عروہ کی یہ روایت صحیح ہے۔علاوہ ازیں اس کو ان احادیث سے بھی تقویت ملتی ہے جن میں تشہد کے وقت صرف انگلی سے اشارہ کرنے کا ذکر ہے اور شروع سے آخر تک انگلی ہلانے کا ذکر نہیں۔ماقبل میں ان احادیث کو آپ نے ملاحظہ کیا۔

## تشہد میں انگلی نہ ہلانے کا ثبوت اقوال سلف سے

### مالکیہ کا مذہب

امام مالک نے المُدَوَّنہ میں حدیث حضرت عبداللہ بن زبیر کو ذکر فرمایا ہے جس میں صرف انگلی سے اشارے کا ذکر ہے،اس سے اشارہ ملتا ہے کہ ان کے نزدیک انگلی ہلانا سنت نہیں ہے۔۔۔۔صاحب تحفۃ الاحوذی اور بعض علماء نے لکھا ہے کہ مالکیہ کا مذہب تشہد میں شروع سے آخر تک انگلی کو حرکت دینا ہے۔یہ بات بے دلیل ہے۔تحقیق یہ ہے کہ مالکیہ کا یہ مذہب نہیں۔۔۔۔ذیل میں ہم فقہاء مالکیہ کے اقوال پیش کرتے ہیں:۔۔۔۔

☆ **یحیٰ بن مزین۔۔۔۔وفات 269ھ**

فقہ مالکی کے معتمد فقیہ ومحدث تھے۔ان کے تعلق سے قاضی عیاض مالکی نے یہ لکھا ہے کہ وہ موطا کے حافظ اور فقیہ تھے۔ابن عبدالبر نے لکھا ہے کہ ہمارے شیخ (ابن مزین) علو مرتبت اور صاحبِ وقار بااخلاق تھے۔ان سے سعید بن حمید،سعید بن عثمان الاعناقی،محمد بن عمر بن لبابہ نے روایت لی ہے اور ابن عبدالبر نے یہ بھی کہا ہے کہ ہمارے تمام شیوخ ان کے فضل وطہارت، دینداری،حفظ واتقان اور مذہب اہل مدینہ کے بارے میں ان کے علم ومعرفت کا چرچا کرتے تھے۔ابن لبابہ نے کہا کہ امام مالک اور ان کے اصحاب کے علم و فقہ کا سب سے بڑا عالم یحیٰ بن مزین کے علاوہ میں نے کسی کو نہیں دیکھا۔۔۔۔

(ترتیب المدارک وتقریب المسالک للقاضی عیاض 4/ 832)

یحیٰ بن مزین مالکی نے فرمایا: ینبغی ان ینصب السبّابۃ فی التشھد وحرفھا

الیٰ وجهه ولا يحركها (النوادر والزيادات علیٰ مافی المدونه 1/189 باب فی التشهد والاشارة بالاصبع)

ترجمہ: تشہد میں شہادت کی انگلی کو کھڑا کر کے اپنے چہرے کی طرف اٹھائے اور اس کو حرکت نہ دے۔

اس سلسلے میں ابن رشد نے البیان والتحصیل میں جو ابوزید کے حوالے سے امام مالک کا فعل ذکر کیا ہے کہ انہوں نے انگلی کو حرکت دی، تو یہ جمہور فقہاء مالکیہ کے موقف کے خلاف ہے۔ امام مالک سے صحیح سند کے ساتھ کوئی روایت انگلی کے حرکت دینے سے متعلق منقول نہیں ہے۔ بلکہ المدونہ میں حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما کی حدیث کے حوالے سے صرف انگلی سے اشارہ کرنے کا ذکر ہے ـــــ نیز ابوزید راوی مجہول ہے۔ کتب طبقات میں امام مالک کے اصحاب میں ان کا ذکر نہیں کہ وہ کون تھے؟

☆ابن عبدالبر وفات: 463ھ

مشہور مالکی محدث وفقیہ تھے۔ انہوں نے اپنی کتاب" التمهيد لما فی الموطا من المعانی والاسانید" میں حدیث ابن الزبیر کو ذکر کر کے امام مالک کا یہ موقف واضح کر دیا ہے کہ انگلی ہلانا سنت نہیں۔

☆محمد بن عبداللہ ابوبکر ابن العربی وفات: 543ھ

مشہور مالکی محدث، اصولی وفقیہ تھے ـــــ ان کے تعلق سے علامہ ذہبی نے یہ لکھا ہے کہ حدیث میں علو اسناد کے لحاظ سے وہ اندلس میں فرد واحد تھے اور اجتہاد کے رتبے پر فائز تھے۔ وہ فرماتے ہیں:

ايا كم والتحريك فی التشهد ولا تلفتوا الیٰ الرواية العتبية فانها بلية

ترجمہ: تشہد میں انگلی ہلانے سے باز رہو اور عتبی کی (انگلی ہلانے سے متعلق) روایت کی طرف توجہ نہ کرو کیوں کہ ان کی روایت مصیبت ہے۔ (التاج والاکلیل 2/ 249 فرائض الصلوۃ)

ابن العربی مالکی نے نہ صرف یہ کہ تشہد میں انگلی ہلانے سے منع کیا بلکہ یہ تنبیہ بھی کر دی کہ اس سلسلے میں جو مسئلہ محمد عتبی متوفی 255ھ نے امام مالک کے اصحاب کے حوالے سے ذکر کیا ہے کہ انگلی کو حرکت دے گا اس کی طرف قطعاً التفات نہ کیا جائے۔

ابن العربی مالکی رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاد سے معلوم ہوا کہ مالکیہ کا مذہب یہی ہے کہ تشہد

میں انگلی سے اشارہ کرنا سنت ہے اور ابن القاسم نے عتبی کے جمع کردہ مسائل جو"عتبیّہ" کے نام سے معروف ہے، اس کے حوالے سے امام مالک کی جانب اس کے خلاف جو قول منسوب کیا ہے اس کی طرف قطعاً التفات نہ کیا جائے۔کیوں کہ وہ قول بلاَ (نامقبول) ہے یعنی مذہب کے خلاف ہے۔

## شوافع کا مذہب

شافعی حضرات کا بھی یہی مذہب ہے کہ تشہد میں شروع سے آخر تک انگلی ہلانا سنت نہیں۔واضح رہے کہ یہاں سنت سے مراد وہ عمل ہے جس کو رسول اللہ وصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اکثر کیا ہو اور کبھی اس کے خلاف بھی کرنا ثابت ہو۔جسے اکثر کیا ہے اسی کو اختیار کرنا سنت ہے۔سنت کا وہ معنی نہیں جو اہل حدیث وہابی کہتے ہیں کہ کسی بھی صحیح حدیث سے کوئی عمل ثابت ہو اور وہ ان کی مرضی کے مطابق ہو تو اسے اختیار کر لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہی سنت ہے، کیوں کہ فلاں حدیث سے ثابت ہے۔خواہ وہ عمل متروک ہو یا اس کے خلاف راجح احادیث صحیحہ موجود ہوں۔

اب ہم معتبر و مستند کتب شوافع سے ثابت کرتے ہیں کہ پورے تشہد میں انگلی ہلانا سنت نہیں۔

### ☆ابوالحسین یحیٰ بن ابی الخیر الیمنی الشافعی وفات:558ھ

امام تقی الدین سبکی نے لکھا ہے کہ یہ یمن میں تمام شافعیوں کے شیخ تھے، امام، زاہد، صاحب ورع، مشہور فقیہ اور علم اصول وکلام کے معروف عالم تھے۔ان کے زہد وتقویٰ کا یہ عالم تھا کہ شیخ ابن سَمُرہ کا بیان ہے کہ وہ رات میں سو(100) رکعات سے زائد نوافل میں سات ختم قرآن کریم پڑھتے تھے۔(طبقات الشافعیہ الکبریٰ 7/337)

انہوں نے فرمایا ہے:

وهل يحركها؟ فيه وجهان احدهما وهو الصحيح انه لايحركها وانما يشير بها فقط لماروى ابن الزبير ان النبی ﷺ كان يشير بها ولايحركها ولا يجاوز بصره اشارته

ترجمہ: کیا تشہد میں انگلی کو ہلائے گا؟اس میں دو قول ہیں۔صحیح یہ ہے کہ نہیں ہلائے گا بلکہ صرف انگلی سے اشارہ کرے گا۔کیوں کہ حضرت ابن الزبیر رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے

کہ بنی کریم ﷺ انگلی سے اشارہ فرماتے تھے اور اس کو نہیں ہلاتے تھے۔اور نگاہ کو (اشارہ کے وقت) انگلی سے نہیں ہٹاتے تھے۔(البیان فی مذہب الامام الشافعی 2/232 باب مسئلۃ الجلوس للتشہد)

☆ شارح صحیح مسلم امام نووی شافعی وفات:676ھ

جلیل القدر محدث اور شافعی فقیہ تھے۔انہوں نے اصحابِ شوافع کا مذہب بیان کرتے ہوئے تحریر فرمایا:

قال اصحابنا وعلی الاقوال والاوجه کلها یسن ان یشیر بمسبحة یمناه فیرفعها اذابلغ الهمزة من قوله لااله الا الله ونص الشافعی علی استحباب الاشارة للاحادیث السابقة ۔قال اصحابنا ولا یشیر بها الامرة واحدة وحکی الرافعی وجها انه یشیر بها فی جمیع التشهد وهو ضعیف وهل یحرکها عند الرفع بالاشارة فیه اوجه الصحیح الذی قطع به الجمهور انه لایحرکها فلو حرکها کان مکروها ولا تبطل صلاته لانه عمل قلیل۔

ترجمہ: ہمارے اصحاب (شوافع) نے کہا ہے کہ تمام اقوال و وجوہ کے مطابق داہنے ہاتھ کی مسّبحہ انگلی سے اشارہ کرنا سنت ہے۔جب لا الہ الا اللہ کے ہمزہ پر پہنچے تو انگلی کو اٹھادے اور امام شافعی نے صراحت کر دی ہے کہ اشارہ کرنا مستحب ہے۔گزشتہ احادیث کی بنیاد پر ہمارے اصحاب نے کہا کہ اشارہ صرف ایک بار ہے اور رافعی سے ایک قول منقول ہے کہ پورے تشہد میں انگلی سے اشارہ کرنا ہے، یہ قول ضعیف ہے۔اور کیا انگلی اٹھانے کے بعد انگلی کو ہلاتے رہنا ہے؟ اس میں چند قول ہیں۔صحیح قول جو جمہور کا ہے وہ یہ ہے کہ انگلی کو نہیں ہلائے گا۔ہلانا مکروہ ہے لیکن اس سے نماز باطل نہیں ہوگی کیوں کہ یہ عمل قلیل ہے۔(المجموع شرح المہذب 3/452)

☆ شیخ عبدالکریم بن محمد الرافعی وفات:623ھ

فقہ شافعی کے اکابر فقہاء میں سے تھے۔قزوین میں علم تفسیر وحدیث کے لئے مجلسِ درس قائم کی تھی۔انہوں نے ابوحامد غزالی کی کتاب"الوجیز" کی شرح فتح العزیز کے نام سے لکھی ہے۔اس میں تحریر فرماتے ہیں:

وهل يحركها عند الرفع ؟ فيه وجهان (احدهما نعم لما روى عن وائل رضى الله عنه قال(ثم رفع رسول الله ﷺ اصبعه فرايته يحركها) (اصحهما ) لا: لماروى عن ابن الزبير رضى الله عنه (آنّ النبى ﷺ كان يشير بالسبابة و لايحركها ولايجاوز بصره اشارته)

ترجمہ: کیا انگلی کو اٹھانے کے بعد ہلائے گا؟ اس میں دوقول ہیں۔ایک یہ ہے کہ ہاں۔کیوں کہ حضرت وائل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے،انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی انگلی کو اٹھایا تو میں نے دیکھا کہ آپ اسے حرکت دیتے ہیں اور صحیح قول یہ ہے کہ نہیں ہلائے گا۔کیوں کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سبابہ انگلی سے اشارہ فرماتے تھے اور اسے نہیں ہلاتے تھے۔اور نگاہ انگلی سے نہیں ہٹاتے تھے۔(فتح العزیز شرح الوجیز3 / 500 کتاب الطہارۃ)

## ☆ شیخ زکریا بن محمد الانصاری وفات:926ھ

کثیر التصانیف شافعی عالم دین تھے۔فقہ،حدیث وتفسیر وتصوف پران کی کتب وشروح موجود ہیں۔صحیح بخاری ومسلم اور بیضاوی کی شروح لکھی ہیں ـــــ وہ لکھتے ہیں:

(ولايحركها)اى ولايستحب تحريكها بل يكره لانه قد يذهب الخشوع

ترجمہ: انگلی کو نہیں ہلائے گا۔یعنی ہلانا مستحب نہیں بلکہ مکروہ ہے۔کیونکہ اس سے کبھی خشوع چلا جاتا ہے۔(اَسنَی المطالب فی شرح روض الطالب 1 / 165 )

## ☆ شیخ شمس الدین خطیب شربینی شافعی وفات:977ھ

قاہرہ کے جید شافعی فقیہ ومفسر تھے۔ان کی کئی تصنیفات مثلاً السراج المنیر فی تفسیر القرآن 4 جلدوں میں،الاقناع فی حل الفاظ ابی الشجاع 2 جلدوں میں،شرح شواہد النظر، مغنی المحتاج شرح منہاج الطالبین للنووی 4 جلدوں میں،تقریرات علی المطول اور مناسک الحج وغیرہ معروف ہیں ـــــ وہ تحریر فرماتے ہیں: فلوحركها كره ولم تبطل صلاته۔

اگر انگلی کو ہلایا تو یہ مکروہ ہے اور نماز باطل نہیں ہوگی۔(الاقناع 1/145 )

## ☆ شیخ احمد بن محمد بن علی بن حجر الہیتمی وفات:974ھ/ 1567ء

مصر میں محلہ ابی الہیثم میں 909ھ/ 1504ء میں پیدا ہوئے۔کثیر التصانیف شافعی

فقیہ ہیں۔شیخ الاسلام، ابن حجر ہیتمی سے معروف ہیں۔ان کی تصانیف الصواعق المحرقہ، الجوہر المنظم، الخیرات الحسان فی مناقب ابی حنیفۃ النعمان، الفتاوی الہیتمیہ (4 جلدوں میں) تحفۃ المحتاج فی شرح المنہاج وغیرہ مشہور ہیں۔۔۔۔۔ وہ تحریر فرماتے ہیں:

(ولا یحرکھا) عند رفعھا للاتباع وصح تحریکھا فیحمل للجمع بینھما علی ان المراد بہ الرفع لاسیما وفی التحریك قول بانہ حرام مبطل للصلوٰۃ من ثَمّ قلنا بکراھتہ۔

ترجمہ: انگلی کو اٹھانے کے وقت نہیں ہلائے گا۔صحیح احادیث کی اتباع کی وجہ سے اور ایک صحیح روایت میں ہے کہ ہلائے گا(تحقیق یہ ہے کہ وہ روایت صحیح نہیں۔تحقیق آئندہ صفحات میں ملاحظہ کریں۔م) دونوں میں تطبیق کی صورت یہ ہے کہ ہلانے سے مراد انگلی اٹھانا ہے۔ خصوصاجب کہ ایک قول کے مطابق ہلانا حرام ہے اور نماز کو باطل کرنے والا ہے۔اسی وجہ سے ہم نے (اصحاب شوافع نے) کہا کہ ہلانا مکروہ ہے۔(تحفۃ المحتاج فی شرح المنہاج 2/80 باب صفۃ الصلاۃ)

## ☆شیخ سلیمان بن محمد بن عمر البجیرمی المصری الشافعی وفات:1221ھ

فقہ شافعی کے جلیل القدر فقیہ ومحدث تھے۔۔۔شیخ عبدالرزاق المید انی الدمشقی نے لکھا ہے: وہ خاتمۃ المحققین عمدۃ المدققین ،بقیۃ السلف، نخبۃ الخلف ۔کعبۃ العلماء، مرجع الفقہاء تھے۔ چہار دانگ عالم میں ان کا چرچا تھا۔۔۔۔۔ وہ تحریر فرماتے ہیں:

ولا یحرکھا للاتباع فلو حرکھا کرہ ولم تبطل صلاتہ۔

ترجمہ: اور انگلی کو نہیں ہلائے گا حدیث کی اتباع کی وجہ سے۔اگر انگلی کو ہلائے تو مکروہ ہے اور نماز باطل نہیں ہوگی۔(حاشیۃ البجیرمی علی الخطیب 2/73 سنن الصلاۃ)

## ☆شیخ سلیمان بن عمر الجمل وفات:1204ھ

عظیم مصری شافعی فقیہ اور محدث تھے۔۔۔۔۔ انہوں نے تحریر فرمایا:

ولا یحرکھا للاتباع رواہ ابوداود فلو حرکھا کرہ ولم تبطل صلاتہ۔۔۔

ترجمہ: اور انگلی کو نہیں ہلائے گا۔اس حدیث کی اتباع کی وجہ سے جس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔اگر انگلی کو ہلائے تو مکروہ ہے اور نماز باطل نہیں ہوگی۔(حاشیۃ الجمل علی شرح

لمنہج
ا ج 1 / 384 باب صفۃ الصلاۃ)

## ☆ شیخ محمد بن قاسم شمس الدین الغزی وفات: 918ھ

عظیم شافعی فقیہ تھے۔ وہ تحریر فرماتے ہیں: ولا یحر کھا فان حر کھا کرہ ــــ انگلی کو نہیں ہلائے گا۔ اگر ہلائے تو مکروہ ہے اور صحیح قول کے مطابق نماز باطل نہیں ہوگی ــــ (فتح القریب المجیب فی شرح الفاظ التقریب 1 / 82)

## ☆ شمس الدین الرملی وفات: 1004ھ

زرکلی نے لکھا ہے کہ یہ اپنے زمانے میں فقہ وفتاویٰ میں دیارمصریہ میں شوافع کے مرجع تھے۔ انہیں شافعی صغیر کہا جاتا تھا ــــ وہ لکھتے ہیں:

ولا یحر کھا ای لا یستحب بل یکرہ خروجا من خلاف من حرمہ وابطل بہ۔
ترجمہ: اور انگلی کو نہیں ہلائے گا۔ یعنی ہلانا مستحب نہیں بلکہ مکروہ ہے۔ اس اختلاف سے بچتے ہوئے اسے مکروہ کہا گیا ہے جس کے مطابق ہلانے کو حرام اور مُبطل صلاۃ کہا گیا ہے۔ (نہایۃ المحتاج الی شرح المنہاج 1 / 522)

## حنابلہ کا مذہب

مذہب حنبلی میں بھی تشہد میں انگلی کو ہلانا مکروہ ہے۔ ذیل میں ہم فقہ حنبلی کی مستند کتابوں کے حوالے سے اس کو ثابت کررہے ہیں:

## ☆ شیخ عبدالرحمن بن محمد المعروف ابن قدامہ حنبلی وفات: 682ھ

اِن کے تعلق سے علامہ ذہبی نے لکھا ہے کہ وہ علم وعمل اور زہد صلاح میں بے نظیر تھے۔ اپنے زمانے میں مذہب حنبلی کے رئیس اعظم تھے ــــ وہ تحریر فرماتے ہیں۔

ولا یحر کھا لما روی ابن الزبیر ان النبی ﷺ کان یشیر باصبعہ ولا یحر کھا رواہ ابوداود
ترجمہ: انگلی کو نہیں ہلائے گا۔ کیوں کہ ابوداؤد میں حضرت ابن الزبیر رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ نبی کریم ﷺ انگلی سے اشارہ فرماتے تھے۔ اور اس کو نہیں ہلاتے تھے۔ (الشرح الکبیر علی متن المقنع 1 / 573)

## ☆ شیخ محمد بن مفلح حنبلی وفات: 763ھ

زرکلی نے لکھا ہے کہ ابن مفلح اپنے زمانے میں مذہبِ امام احمد بن حنبل کے سب سے بڑے فقیہ تھے۔ انہوں نے تحریر فرمایا ہے:

ولا یحرکھا فی الاصح لانه علیه السلام کان لا یحرکھا۔
ترجمہ: زیادہ صحیح قول یہ ہے کہ انگلی کو نہیں ہلائے گا کیوں کہ حضور ﷺ انگلی کو نہیں ہلاتے تھے۔ (الفروع و تصحیح الفروع 2/210)

## ☆ شیخ ابومحمد موفق الدین ابن قدامہ المقدسی وفات: 620ھ

انہوں نے الکافی فی فقہ الامام احمد میں ابوداؤد کی حدیث ذکر کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب تشہد پڑھتے تو انگلی سے اشارہ کرتے تھے اور اس کو نہیں ہلاتے تھے۔ (الکافی 1/256)

علاوہ ازیں فقہ حنبلی کی دیگر مستند کتب مثلاً المغنی جلد 1 صفحہ 383 کشاف القناع عن متن الاقناع جلد 1 صفحہ 356 وغیرہ میں بھی یہی لکھا ہے کہ تشہد میں انگلی سے اشارہ کرنا سنت ہے اور ہلانا مکروہ ہے۔

# احناف کا مذہب

## ☆ ابومحمد محمود بن بدرالدین عینی وفات: 855ھ

فقہ حنفی کے مشہور فقیہ اور محدث تھے۔ وہ لکھتے ہیں: ولا یستحب تحریك الاصابع ——— تشہد میں انگلی ہلانا مستحب نہیں۔ (البدایہ شرح الھدایہ 2/271)

## ☆ ابوالحسن علی السغدی وفات: 461ھ

انہوں نے تشہد میں انگلی ہلانے کو مکروہات صلاۃ میں شمار کیا ہے۔ (النتف فی الفتاویٰ 1/68)

## ☆ کمال الدین ابن الہمام وفات: 861ھ

فقہ حنفی کے صاحبِ ترجیح فقیہ تھے۔ علامہ جلال الدین سیوطی شافعی نے ان کے تعلق سے لکھا ہے کہ وہ اپنے زمانے میں فقہ، اصول، نحو و معانی وغیر علوم میں تمام علماء پر فائق تھے ——— انہوں نے فقہ حنفی کے مجتہد فی المسائل امام شمس الائمہ حلوانی کا یہ قول نقل کیا ہے:

یقیم الاصبع عند لا اله ویضعھا عند الا الله لیکون الرفع للنفی والوضع للاثبات۔
ترجمہ: لا الہ پہ انگلی اٹھائے اور الا اللہ پر رکھ دے تاکہ انگلی اٹھانا (معبودان باطل کی) نفی کے لئے ہو اور انگلی گرانا (معبود برحق کے) اثبات کے لئے ہو۔ (فتح القدیر 1/313 باب صفۃ الصلاۃ)

☆علامہ علی قاری وفات:1014ھ

علامہ علی قاری نے شرح مشکاۃ میں حدیث ابن زبیر کی شرح میں تحریر فرمایا ہے:

(ولا یحرکھا) قال ابن الملك يدل على انه لا يحرك الاصبع اذا رفعها للاشارة وعليه ابو حنيفة۔

ترجمہ: حدیث میں الفاظ ہیں لَا یُحَرِّکُھا (حضور ﷺ انگلی نہیں ہلاتے تھے) ابن ملک نے کہا کہ یہ حدیث دلیل ہے اس بات کی کہ حضور ﷺ جب اشارہ کے لئے انگلی کو اٹھاتے تھے تو ہلاتے نہیں تھے۔ امام ابو حنیفہ کا یہی مذہب ہے (مرقاۃ المفاتیح 2/ 735 باب التشہد)

## انگلی ہلانا سنت نہیں ـــــ بعض علماء اہل حدیث کے اقوال

ما قبل میں ہم نے احادیث و آثار صحیحہ اور اقوال سلف و ائمہ مذاہب اربعہ اور خود علماء اہل حدیث کے اقوال سے ثابت کر دیا کہ تشہد میں شروع سے آخر تک انگلی اٹھائے رکھنا سنت نہیں ـــــ اب ہم ذیل میں علماء اہل حدیث (وہابی) کے اقوال سے ثابت کرتے ہیں کہ انگلی ہلانا سنت نہیں ـــــ ملاحظہ کریں:

☆اہل حدیث کے مشہور عرب عالم و مفتی شیخ صالح عثیمین سے سوال کیا گیا کہ کیا تشہد میں انگلی برابر ہلاتے رہنا ہے؟ تو اس کے جواب میں انہوں نے لکھا:

واما تحريكها عند التشهد فليس فيه حديث صحيح عن النبی ﷺ۔

ترجمہ: تشہد میں انگلی کو ہلانے کے ثبوت میں کوئی صحیح حدیث نبی کریم ﷺ سے ثابت نہیں۔

(الفتاویٰ الثلاثیۃ 1/ 18)

جواب میں شیخ عثیمین نے ایک جماعت کا یہ قول ذکر کر کے اس پر کچھ جرح نہیں کی اور ایک دوسرا جواب جو ان کے مجموعہ فتاویٰ میں ہے اس میں ابن القیم کے حوالے سے لکھ دیا کہ حدیث ابن الزبیر میں ”نہ ہلانے“ کے الفاظ کے صحیح ہونے میں کلام ہے ـــــ وہابیہ کی اس قسم کی تضاد بیانی عام ہے ـــــ فتاویٰ عثیمین میں جا بجا اس کی مثالیں نظر آتی ہیں ـــــ

☆شیخ بن باز سے پوچھا گیا کہ بعض لوگ تشہد میں انگلی کو ہلاتے ہیں اور بعض صرف اشارہ کرتے ہیں، دونوں میں سے کون سی صورت صحیح ہے؟ اس کے جواب میں شیخ بن باز نے لکھا:

كلتا الصفتين صحتا عن النبی ﷺ۔ ترجمہ: دونوں حالتیں نبی کریم ﷺ کی صحیح حدیث

سے ثابت ہے(مجموع فتاویٰ بن باز 11 / 185)

اگر انگلی نہ ہلانا بھی صحیح احادیث سے ثابت ہے تو وہابی غیر مقلدین انگلی نہ ہلانے والوں کو مخالف سنت کیوں کہتے ہیں اور اپنی زبان وقلم سے ائمہ مذاہب اربعہ کے مقلدین کا رد کیوں کرتے ہیں؟

شیخ بن باز کا یہ کہنا کہ انگلی ہلانا صحیح حدیث سے ثابت ہے غلط ہے اس پر ہم تفصیلی بحث آگے ذکر کریں گے(ان شاءاللہ)

☆ شیخ صالح فوزان سے سوال کیا گیا کہ بعض لوگ تشہد میں انگلی کو ہلاتے ہیں، اس کا کیا حکم ہے؟ توانہوں نے جواب دیا:

ویحرکھا تحریکا یسیرا عندالدعاء وعند ذکر اللہ سبحانہ وتعالیٰ اشارۃ الی التوحید ولا یحرکھا دائما۔

ترجمہ: دعا کے وقت اللہ سبحانہ تعالیٰ کے ذکر کے وقت اللہ کی وحدانیت کی طرف اشارہ کرنے کے لئے انگلی کو تھوڑی حرکت دے اور ہمیشہ(پورے تشہد میں) نہ ہلائے۔(المنتقیٰ من فتاویٰ الفوزان 49 / 19 کتاب الصلوٰۃ)

☆ شیخ محمد بن ابراہیم آل الشیخ لکھتے ہیں:

والاشارۃ بالسبابۃ محلھا عند ذکر الجلالۃ اشارۃ لوحدانیۃ اللہ وانہ واحد احد۔۔۔ المعنی انہ یحرکھا مرۃ واحدۃ ولا یزید علیٰ حرکۃ الاشارۃ الا انہ عارضہ حدیث وائل انہ یحرکھا واذا ثبت حدیث ابن الزبیر فالجمع انہ یحرکھا التحریك الذی لیس بکثیر فتکون المرۃ والمرتان وما یشبھھما یاتی بھما او من السنۃ واما الشی الکثیر فھو المراد بحدیث ابن الزبیر لان ذالك یکون من العبث۔

ترجمہ: سبابہ انگلی سے اشارہ لاالہ الا اللہ پہ ہونا چاہیے۔ یہ اللہ کی وحدانیت کی طرف اشارہ ہے کہ اللہ واحد واَحد ہے ــــــــ جس حدیث میں انگلی ہلانے کا ذکر ہے اس کا معنی یہ ہے کہ صرف ایک بار ہلاتے تھے(اشارہ کرتے تھے) اور اشارہ کی حرکت سے زائد حرکت نہیں ہوتی تھی۔لیکن حضرت وائل کی حدیث اس کی معارض آئی کہ انگلی کو ہلاتے تھے اور حضرت ابن الزبیر کی حدیث میں ہے کہ نہیں ہلاتے تھے تو دونوں حدیثوں میں تطبیق یوں ہوگی کہ جس میں ہلانے کا ذکر ہے اس سے مراد ایک دو بار ہلانا ہے یا سنت(ایک بار) اور حدیث ابن الزبیر جس میں نہ ہلانے کا ذکر ہے اس سے

مراد زیادہ (پورے تشہد میں) ہلانا ہے۔ کیوں کہ زیادہ ہلانا فعل عبث ہے ــــــ (شرح کتاب آداب المشی الی الصلوٰۃ 1 / 41)

## امام الوہابیہ شیخ ابن عبدالوہاب نجدی کے نزدیک تشہد میں انگلی ہلانا سنت نہیں

غیر مقلدین اہل حدیث کے شیخ الاسلام شیخ ابن عبدالوہاب نجدی کے نزدیک بھی پورے تشہد میں انگلی ہلانا سنت نہیں ــــــ وہ بھی یہی کہتے ہیں کہ ذکر اللہ (لا الہ الا اللہ) کے وقت انگلی سے اشارہ کیا جائے اور انگلی کو نہ ہلایا جائے ــــــ وہ لکھتے ہیں:

ویشیر بالسبابة عند ذکر اللہ ولا یحرکھا لحدیث ابن الزبیر۔

ترجمہ: ذکر اللہ (لا الہ الا اللہ) کے وقت سبابہ انگلی سے اشارہ کرے اور انگلی کو نہ ہلائے۔ کیوں کہ حضرت ابن الزبیر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے یہی ثابت ہے (مختصر الانصاف و الشرح الکبیر 1 / 128 باب صفۃ الصلاۃ)

## غیر مقلدین سے سوال

اب غیر مقلدین اہل حدیث اس سوال کا جواب دیں کہ ان کے وہ علماء جو تشہد میں لا الہ الا اللہ کہتے وقت انگلی سے اشارہ کرنے کو سنت کہتے ہیں اور انگلی ہلانے کو سنت نہیں کہتے۔ مثلاً شیخ باز، شیخ صالح عثیمین، شیخ صالح فوزان، شیخ ابراہیم آل الشیخ، بلکہ ان کے امام مطلق و شیخ الاسلام شیخ ابن عبدالوہاب نجدی کے بارے میں ان کا کیا خیال ہے؟ یہ حضرات ان کے نزدیک اہل حدیث رہے یا مقلد ہو گئے اور مقلد ہو کر گمراہ و مشرک ہو گئے؟

## اہل حدیث کے شبہات کے جوابات

**پہلا شبہ:** حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تشہد میں انگلی کو ہلاتے تھے۔ چنانچہ حدیثِ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ متن و سند کے ساتھ درج ذیل:

امام نسائی نے فرمایا:

اخبرنا سوید بن نصر قال: انبانا عبداللہ بن المبارک عن زائدۃ قال:

حدثنا عاصم بن کلیب قال حدثنی ابی ان وائل بن حجر قال: قلت لانظرن الیٰ صلاۃ رسول اللہ ﷺ کیف یصلی؟ فنظرت الیه فوصف قال: ثم قعد و افترش رجله الیُسریٰ ووضع کفه الیُسریٰ علی فخذہ ورکتبہ الیسریٰ وجعل حدّ مرفقه الایمن علیٰ فخذہ الیمنیٰ ثم قبض اثنتین من اصابعه وحلق حلقة ثم رفع اصبعه فرایته یحرکھا یدعوبھا۔

ترجمہ: ہمیں خبر دی سوید بن نصر نے، انہوں کہا: ہمیں خبر دی عبداللہ بن مبارک نے زائدہ سے، انہوں نے کہا ہم سے حدیث بیان کی عاصم بن کلیب نے، انہوں نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی میرے والد نے کہ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے کہا کہ میں ضرور رسول اللہ ﷺ کی نماز کو دیکھوں گا کہ آپ کیسے نماز پڑھتے ہیں۔ میں نے دیکھا، پھر حضرت وائل نے نماز کی کیفیت بیان کی اور فرمایا: پھر آپ ﷺ نے قعدہ کیا تو بائیں قدم کو بچھایا اور بائیں ہتھیلی کو بائیں ران اور گھٹنوں پہ رکھا اور داہنی کلائی کا کنارا داہنی ران پہ رکھا پھر دو انگلیوں کو موڑ کر حلقہ بنایا پھر انگلی کو اٹھایا تو میں نے دیکھا آپ اسے ہلاتے اور دعا فرماتے تھے۔

## شبہ کا جواب: تشہد میں انگلی ہلانے کی حدیث نامقبول ہے

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی روایت میں" انگلی ہلانے" کی بات شاذ ونامقبول ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ حدیثِ وائل رضی اللہ عنہ کو عاصم بن کلیب سے ان کے درج ذیل 12 تلامذہ نے روایت کیا ہے۔

(1) عبدالواحد بن زیاد (2) شعبہ (3) سفیان ثوری (4) زہیر بن معاویہ (5) سفیان بن عیینہ (6) سلام بن سلیم ابوالاحوص (7) بشر بن المفضل (8) عبداللہ بن ادریس (9) قیس بن الربیع (10) ابوعوانہ (11) خالد بن عبداللہ (12) زائدہ بن قدامہ ـــــ

حدیث وائل رضی اللہ عنہ کو روایت کرنے والے کلیب کے 12 شاگردوں میں سے صرف ایک شاگرد زائدہ بن قدامہ کی روایت میں یُحرِّکُھا (انگلی کو حرکت دیتے) کے الفاظ مذکور ہیں۔ باقی 11 شاگردوں کی روایت میں صرف انگلی سے اشارہ کرنے کا ذکر ہے انگلی کو ہلانے کا ذکر نہیں ـــــ لہذا انگلی ہلانے کی بات عاصم بن کلیب کے حوالے سے زائدہ

بن قدامہ کا تفرد ہے جسے محدثین کی اصطلاح میں شاذ کہا جاتا ہے اور شاذ روایت صحیح روایت کے مقابلے میں نامقبول ہوتی ہے ــــــ یہی وجہ ہے کہ امام بغوی شافعی نے حدیث وائل رضی اللہ عنہ کو ذکر کرنے کے بعد یہ لکھا:

واختار اکثر اھل العلم من الصحابۃ والتابعین فمن بعدھم الاشارۃ بمسبحتہ الیمنیٰ عند کلمۃ التھلیل ویشیر عند قولہ الا اللہ ــــــ

ترجمہ: اکثر اہل علم صحابہ وتابعین وتبع تابعین کا پسندیدہ مذہب یہی ہے کہ لا الہ الا اللہ کہتے وقت داہنے ہاتھ کی مُسَبِّحہ انگلی (شہادت والی انگلی) سے اشارہ کرے۔ اور الا اللہ کہتے وقت اشارہ کرے۔ (شرح السنہ 3/178)

## محدث ابو عوانہ کا موقف

ابو عوانہ نے حدیث عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے لئے یہ عنوان قائم کیا: باب الاشارۃ بالسبابۃ الیٰ القبلۃ ورمی البصر الیھا وترک تحریکھا بالاشارۃ۔ سبابہ انگلی سے قبلہ کی طرف اشارہ کرنا اور نگاہ کو انگلی کی طرف جمانا اور اشارہ کے وقت انگلی کو نہ ہلانا ــــــ (مستخرج ابی عوانہ 1/539)

## حدیثِ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ پر امام ابن خزیمہ کا ریمارک

حدیثِ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کو صحیح ابن خزیمہ میں ذکر کرنے کے بعد ابن خزیمہ نے اس پر اپنا ریمارک یوں پیش کیا ہے ــــــ

لیس فی شئی من الاخبار یحرکھا الا فی ھذا الخبر۔ زائدۃ ذکرہ۔ ــــــ

ترجمہ: اس حدیث کے سوا کسی حدیث میں انگلی ہلانے کا ذکر نہیں۔ اس کو صرف زائدہ نے (عاصم بن کلیب سے) روایت کیا ہے (صحیح ابن خزیمہ 1/354 باب صفۃ وضع الیدین)

امام ابن خزیمہ نے تو حدیثِ مذکور کو شاذ ونامقبول کہا لیکن دور حاضر کے اہل حدیث محقق مصطفی اعظمی کی تلبیس دیکھئے کہ حاشیہ میں لکھ دیا۔ اِسنَادُہٗ صَحِیح۔ اس کی سند صحیح ہے۔ حالانکہ اہل علم اچھی طرح جانتے ہیں کہ کسی حدیث کی سند صحیح ہونے سے اس کا متن صحیح ومقبول ہونا لازم نہیں۔ حدیثِ وائل کی سند کے جملہ راوی اگرچہ ثقہ ہیں۔ لیکن اس کے متن میں "یُحَرِّکُھا" کا لفظ شاذ ہے۔

کیونکہ اس کو عاصم بن کلیب کے گیارہ شاگردوں کے خلاف تنہا زائدہ بن قدامہ نے روایت کیا ہے ۔جب کہ حدیثِ وائل کو روایت کرنے والے گیارہ محدثین میں سے سفیان ثوری ،سفیان بن عیینہ جیسے حافظ الحدیث بھی ہیں جو حفظ واتقان اور ثقاہت میں زائدہ سے درجوں بلند ہیں ۔زائدہ نے اپنی روایت میں اپنے سے زیادہ ثقہ راویوں کی مخالفت کی ہے لہذا ان کی یہ روایت شاذ ہے ــــــ علاوہ ازیں حدیثِ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کے خلاف حضرت عبداللہ بن زبیر کی صحیح ،صریح غیر محتمل روایت موجود ہے ۔جس میں یہ ذکر ہے کہ رسول اللہ ﷺ تشہد میں صرف انگلی سے اشارہ کرتے تھے اور اس کو نہیں ہلاتے تھے ــــــ یہی وجہ ہے کہ ایک عرب محقق شیخ شعیب ارنؤوط نے صحیح ابن حبان کے حاشیہ میں حدیث وائل بن حجر کے تحت یہ لکھا:

اسناده قوی رجاله رجال الصحیح ــــــ لكن جملة فرايته یحر كها شاذة انفرد بها زائدة بن قدامة دون من رواه من الثقات وهم جمع يزيد على العشرة

ترجمہ: حدیث وائل کی سند قوی ہے ۔اس کے رجال ،رجال صحیح ہیں ۔لیکن یہ جملہ فرایتہ یُحَرِّکُھا (میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی انگلی ہلاتے ہوئے دیکھا) شاذ ہے ۔اس جملے کو تنہا زائدہ بن قدامہ نے ذکر کیا ہے اور دوسرے ثقہ راویوں کی ایک جماعت جن کی تعداد دس سے زائد ہے، نے اس جملے کو ذکر نہیں کیا ہے ۔(صحیح ابن حبان مع تعلیقات الالبانی تحقیق شعیب ارنوؤط 5/170)

## شیخ البانی کی الٹی گنگا

مشہور اہل حدیث محدث شیخ البانی کی الٹی گنگا بہہ رہی ہے ۔دیکھئے جمہور محدثین مثلاً امام ابن خزیمہ، امام بغوی ،امام بیہقی ،ابوعوانہ وغیرہ نے حدیثِ وائل بن حجر میں لفظ یحر کھا (انگلی ہلاتے تھے) کو شاذ و نامقبول قرار دے کر اس کو نامقبول کہا ہے کیوں کہ اس کو تنہا زائدہ بن قدامہ نے بیان کیا ہے اور ان کے 11 اصحاب نے صرف انگلی سے اشارہ کرنا بیان کیا ہے، انگلی ہلانے کا ذکر نہیں کیا ہے ــــــ برخلاف اس کے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی حدیث جو متعدد طرق سے مروی ہے جس کے صحیح ہونے میں محدثین کا اختلاف نہیں، اُس میں صراحت کے ساتھ یہ مذکور ہے کہ رسول اکرم ﷺ تشہد میں انگلی سے اشارہ کرتے تھے اور اس کو نہیں ہلاتے تھے ۔خود شیخ البانی نے اس کو حاشیہ نسائی و حاشیہ ابوداؤد میں صحیح لکھنے کے باوجود یہ لکھ مارا: کہ لفظ لا یحر کھا

(انگلی نہیں ہلاتے تھے) شاذ (نامقبول) ہے ع الٹے ہی چال چلتے ہیں دیوانگان نجد

خرد کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خرد

جو چاہے آپ کا حسنِ کرشمہ ساز کرے

## شبہات کے جوابات

### دوسرا شبہ

حدیث وائل بن حجر رضی اللہ عنہ جس میں انگلی کو ہلانے کا ذکر ہے وہ، حدیث ابن زبیر جس میں انگلی کو نہ ہلانے کا ذکر ہے سے زیادہ صحیح اور قوی ہے۔ (مرعاۃ المفاتیح 3/240 عبیداللہ مبارکپوری)

### شبہ کا جواب:

اہل حدیث عالم شیخ عبیداللہ مبارکپوری نے جو دعویٰ کیا ہے اس پر کوئی دلیل پیش نہیں کی ہے کسی حدیث کو کسی دوسری حدیث کے مقابلے میں زیادہ صحیح اور زیادہ قوی کہنے کے لئے کوئی دلیل چاہئے۔ شیخ مبارکپوری نے حدیث وائل کو زیادہ صحیح و زیادہ قوی کیسے کہا حالاں کہ وہ زیادہ صحیح تو دور کی بات ہے سرے سے صحیح ہی نہیں۔ جیسا کہ ہم نے گزشتہ صفحات میں محدثین کے حوالے سے ثابت کیا کہ حدیث وائل رضی اللہ عنہ میں لفظِ یُحرِّکُھا (انگلی ہلانے کا لفظ) شاذ و نامقبول ہے۔ جب حدیث وائل رضی اللہ عنہ میں مذکور لفظِ یُحرِّکُھا کو محدثین نے شاذ کہا ہے تو پھر حدیث وائل، حدیث ابن الزبیر کے مقابلے میں زیادہ صحیح اور زیادہ قوی کیوں کر ہوئی؟ حدیث ابن الزبیر رضی اللہ عنہ جس میں انگلی کو نہ ہلانے کا بیان ہے وہ السنن الکبریٰ نسائی، سنن ابوداود، سنن النسائی، شرح السنہ للبغوی، مستخرج ابوعوانہ، الدعا للطبرانی، السنن الکبریٰ للبیہقی، المعجم الکبیر للطبرانی، مصنف عبدالرزاق وغیرہ کتب احادیث میں متعدد طرق سے مروی ہے اور سب نے حدیثِ ابن الزبیر کو صحیح کہا ہے اور حدیث وائل بن حجر کو شاذ کہا ہے تو پھر حدیث وائل بن حجر حدیث ابن زبیر سے زیادہ صحیح اور قوی کیسے ہوگی؟ کیا اہل حدیث مولویوں کے نزدیک حدیثِ شاذ، حدیث صحیح سے زیادہ صحیح اور قوی ہوتی ہے؟؟

## تیسرا شبہ

حدیثِ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ میں انگلی ہلانے کا ثبوت ہے اور حدیث عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ میں انگلی ہلانے کی نفی ہے ۔ اصول یہ ہے کہ مُثبِت ( ثبوت والی ) حدیث، نافی ( نفی والی ) حدیث سے راجح ہوتی ہے ۔لہذا حدیثِ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کو راجح مانا جائے اور اس کے مطابق تشہد میں انگلی ہلانے کو سنت مانا جائے ۔( مرعاۃ المفاتیح للمبارکفوری 3 / 240 )

## شبہ کا جواب

مُثبِت ،نافی سے راجح ہوتا ہے، یہ اصول مسلّم ہے لیکن ایسا ہر جگہ نہیں ہوتا۔مُثبِت نافی سے راجح اس وقت ہوگا جب کہ دونوں درجہ ٔصحت میں برابر ہوں اور ایک کو دوسرے پر ترجیح دینے کی کوئی وجہ نہ ہو۔ یہاں پہ ایسا نہیں بلکہ مثبت سے نافی کئی وجوہ سے راجح ہے ۔(اول )نفی والی حدیث صحیح ہے جب کہ ثبوت والی حدیث شاذ ہے ۔( دوم ) ثبوت والی حدیث محتمل ہے ۔کیوں کہ یُحَرِّکُھَا کے معنی میں احتمال ہے ۔ہوسکتا ہے اس کا معنی یُشِیرُ بِھَا ہو ۔کیوں کہ بغیر حرکت کے اشارہ ممکن نہیں ۔اس کی تائید اس سے ہوتی ہے کہ عاصم بن کلیب سے روایت کرنے والے گیارہ راویوں نے زائدہ بن قدامہ کے خلاف صرف اشارہ کا ذکر کیا ہے ۔لہذا حدیثِ وائل رضی اللہ عنہ جس میں لفظ یُحَرِّکُھَا ہے وہ راجح نہیں ۔ چنانچہ علامہ علی قاری نے فرمایا:

يمكن ان يكون معنى يحركها يرفعها اذلا يمكن رفعها بدون تحريكها و الله اعلم۔ قال المظهر اختلفوا في تحريك الاصبع اذا رفعها للاشارة والاصح انه يضعها من غير تحريك۔

ترجمہ: ممکن ہے کہ انگلی کو ہلانے کا معنی انگلی کو اٹھانا ہو۔کیوں کہ انگلی کو بغیر ہلائے اٹھانا ممکن نہیں ۔واللہ اعلم ۔مظہر نے کہا انگلی کو ہلانے میں اختلاف ہے ۔صحیح یہ ہے کہ صرف اشارہ کرے گا انگلی کو ہلائے گا نہیں ۔( مرقاۃ المفاتیح 2 / 735 باب التشہد )

جب حدیثِ وائل رضی اللہ عنہ حدیثِ ابن الزبیر رضی اللہ عنہ کے مقابلے میں شاذ و مرجوح ہے تو اس میں یا تو تاویل کرنی چاہئے تاکہ دونوں حدیثوں میں تطبیق ہو جائے یا ابن الزبیر رضی اللہ عنہ کی راجح حدیث پر عمل کرنا چاہئے ۔اگر تحرِیکِ اِصبَع (انگلی ہلانے ) سے انگلی

اٹھا کر اشارہ کرنا مراد لیا جائے تو حدیث ابن الزبیر سے موافقت ہو جائے گی اور دونوں حدیثوں پر عمل ہو جائے گا۔ اور اگر بار بار ہلانا مراد لیا جاتا ہے تو حدیث صحیح کے مقابلے میں حدیثِ شاذ کو ترجیح دینا اور صحیح حدیث کو چھوڑنا لازم آتا ہے، جو درست نہیں۔ لہذا مرجوح حدیثِ وائل متروک ہوگی اور راجح حدیثِ ابن الزبیر مقبول و معمول بہ ہوگی ــــــ تطبیق کی اس صورت کو ذکر کرتے ہوئے امام بیہقی نے وہ بات ارشاد فرمائی ہے جو محدث علی قاری کے حوالے سے اوپر گزری ــــــ امام بیہقی کے الفاظ یہ ہیں:

فیحتمل ان یکون المراد بالتحریك الاشارة بها لا تکریر تحریکها فیکون موافقا لروایة ابن الزبیر واللہ تعالیٰ اعلم ــــــ

ترجمہ: یہ احتمال ہے کہ انگلی کو ہلانے سے مراد اس سے اشارہ کرنا ہو۔ بار بار ہلانا نہ ہو۔ ایسی صورت میں حدیث وائل، حدیثِ ابن الزبیر کے موافق ہو جائے گی۔ واللہ اعلم۔ (السنن الکبریٰ للبیہقی 2 / 189 باب من روی انہ اشار بها ولم یحرکها)

(سوم): حدیث ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو حدیثِ وائل رضی اللہ عنہ پہ اس وجہ سے بھی ترجیح حاصل ہے کہ نماز محل خشوع و خضوع ہے۔ اس میں سکون مطلوب ہے۔ انگلی کو بار بار ہلانا فعل عبث اور منافی سکون ہے۔ کیوں کہ اشارہ سے مقصود توحید و اخلاص کا اظہار ہے جیسا کہ احادیث کے حوالے سے پہلے ذکر کیا گیا۔ تشہد میں توحید کی شہادت اور اخلاص و دعا کا مقصد محض اشارہ سے حاصل ہو جاتا ہے۔ لہذا بار بار انگلی کو ہلانا فعل عبث ہوگا۔ جو نماز کے خشوع وخضوع اور حالتِ سکون کے منافی ہے۔

جب کئی وجوہ سے حدیثِ ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو حدیثِ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ پہ ترجیح حاصل ہے تو حدیثِ ابن زبیر رضی اللہ عنہ راجح و مقبول ہوگی اگرچہ وہ نافی (نفی والی) ہے اور حدیثِ وائل بن حجر مرجوح و نامقبول ہوگی اگرچہ وہ مُثبت ہے ــــــ کیوں کہ اعتبار فی نفسہ نفی یا اثبات کا نہیں بلکہ دلائل کی قوت و ضعف کا ہے ــــــ جو دلیل قوی ہوگی خواہ مثبت ہو یا نافی وہی معتبر ہوگی۔ حدیثِ ابن زبیر جس میں انگلی نہ ہلانے کا ذکر ہے اس لئے معتبر ہے کہ وہی قوی ہے اگرچہ مُثبت نہیں، نافی ہے۔

## چوتھا شبہہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا" تَحرِيكُ الاَصَابِعِ فِي الصَّلاةِ مَذعَرَة لِلشَّيطَانِ "ـــــ ترجمہ: نماز میں انگلی ہلانا شیطان کو خوف دلانے کا ذریعہ ہے ۔ اس حدیث کو امام بیہقی نے اپنی کتاب السنن الکبریٰ میں ذکر کیا ہے ۔ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ تشہد میں انگلی کو ہلانا چاہئے ـــــ

## شبہہ کا جواب

یہ حدیث ضعیف و منکر ہے ۔ اس حدیث کی سند میں ایک راوی محمد بن عمر الواقدی سیر و مغازی میں مرجع و مرکز ہونے کے باوجود محدثین کے نزدیک روایت حدیث میں سخت مجروح ہے ـــــ الواقدی کے تعلق سے محدثین کی آراء ملاحظہ کریں:

☆ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: هو كذاب ، يقلب الاحاديث ـــــ وہ کذاب ہے، احادیث میں الٹ پھیر کرتا ہے ۔

☆ ابن معین نے کہا: ليس ثقة ـــــ وہ ثقہ نہیں اور کبھی کہا: لايكتب حديثه ۔ اسکی حدیث نہیں لکھی جائے گی ۔

☆ بخاری اور ابوحاتم نے کہا: متروك ـــــ واقدی متروک ہے ۔ ابوحاتم نے یہ بھی کہا کہ وہ حدیث گڑھتا تھا ۔

☆ نسائی نے کہا: يضع الحديث ـــــ واقدی حدیث گڑھتا تھا ۔

☆ دارقطنی نے کہا: فيه ضعف ـــــ واقدی میں ضعف ہے ۔

☆ ابن عدی نے کہا: احاديثه غير محفوظة والبلاء منه ـــــ واقدی کی احادیث غیر محفوظ ہیں ۔ واقدی بلا کا سبب ہے ۔

☆ ابن المدینی نے کہا: الواقدي يضع الحديث ـــــ واقدی حدیث گڑھتا تھا ۔

☆ ابوداؤد نے کہا: بلغني ان علي بن المديني قال: كان الواقدي يروي ثلاثين الف حديث غريب ـــــ مجھے معلوم ہوا کہ علی بن مدینی نے کہا کہ واقدی سے تیس ہزار غریب احادیث مروی ہیں ۔

☆ ابن راہویہ نے کہا: هو عندي ممن يضع الحديث ـــــ میرے نزدیک واقدی

حدیث گڑھنے والوں میں سے تھا۔(میزان الاعتدال 3/662)

☆امام بخاری نے کہا: الواقدی مدینی سکن بغداد متروک——واقدی مدینی ثم بغدادی متروک الحدیث ہے۔

☆امام مسلم نے کہا: متروک الحدیث——واقدی متروک الحدیث ہے۔

☆حاکم نے کہا: ذاهب الحدیث——واقدی ذاہب الحدیث ہے۔(تہذیب الکمال 26/196)

اگرچہ بعض ناقدین نے واقدی کو ثقہ بھی لکھا ہے لیکن جمہور محدثین کے نزدیک حدیث کے معاملے میں واقدی نامقبول ومتروک ہے——لہذا واقدی کی روایت سے ابن عمر رضی اللہ عنہ کی جو حدیث اوپر گزری وہ نامقبول ہے——چنانچہ حدیثِ مذکور کے تعلق سے محدثین کے اقوال بھی ملاحظہ کریں:

☆امام بیہقی نے السنن الکبریٰ میں حدیثِ مذکور کو ذکر کرنے کے بعد لکھا:

تفرد به محمد بن عمر الواقدی ولیس بالقوی——اس حدیث کو تنہا محمد بن عمر الواقدی نے روایت کیا ہے اور وہ قوی نہیں——

☆ابن عدی نے واقدی کی حدیث مذکور کے ساتھ چند احادیث کو ذکر کرنے کے بعد یہ لکھا:

متون اخبار الواقدی غیر محفوظة وهو بین الضعف——واقدی کی احادیث کے متون غیر محفوظ ہیں۔اور واقدی کا ضعیف ہونا واضح ہے۔(الکامل فی ضعفاء الرجال 7/483)

☆امام نووی نے فرمایا:

اما الحدیث المروی عن ابن عمر عن النبی ﷺ "تحریك الاصبع فی الصلاة مذعرة للشیطان فلیس بصحیح قال البیهقی تفرد به الواقدی وهو ضعیف.

ترجمہ: جو حدیث حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے سے مروی ہے کہ" نماز میں انگلی کو ہلانا شیطان کو خوف زدہ کرنے والا ہے" تو وہ حدیث صحیح نہیں۔بیہقی نے کہا کہ اس کو تنہا واقدی نے روایت کیا ہے اور واقدی ضعیف ہے۔(المجموع شرح المهذب 3/454)

حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ واقدی کی وجہ سے سخت ضعیف ومنکر ہے۔ جیسا کہ محدثین وناقدین حدیث کے اقوال سے معلوم ہوا ــــ اب ہم اس حدیث کے تعلق سے غیر مقلدین کے امام شیخ ناصر الدین البانی کا قول پیش کرتے ہیں تاکہ غیر مقلدین اہل حدیث کے لئے کچھ کہنے کی گنجائش نہ رہ جائے۔

حدیث مذکور کو ذکر کرنے کے بعد شیخ البانی نے لکھا: ضعیف جدا ــــ یہ حدیث بہت ضعیف ہے۔ (الجامع الصغیر وزیادتہ مع تعلیقات الالبانی 1 / 6151)

ایک مقام پہ مزید یہ لکھا:

لكن راويه عن كثير محمد بن عمرو هو الواقدي متروك

ترجمہ: لیکن کثیر سے روایت کرنے والا راوی محمد بن عمر واقدی متروک ہے۔ (سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ 12 / 139)

امام بیہقی نے واقدی کو ضعیف لکھا ہے لیکن ایک مقام پہ ترقی کر کے شیخ البانی نے یہ لکھا:

قلت: هو اسوا مما قال فانه متروك متهم وقد خولف في متنه

بیہقی نے واقدی کے بارے میں جو کہا اس سے زیادہ واقدی برا ہے کیوں کہ وہ متروک اور کذب سے متہم ہے۔ اسکے متن میں ثقہ کی مخالفت ہے (جیسا کہ مسند احمد وغیرہ میں حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کی روایت میں صرف اشارہ کا ذکر ہے تحریکِ اصبع (انگلی ہلانے) کا ذکر نہیں) (سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والصحیحۃ 12 / 663)

الحمد للہ ہم نے احادیث وآثار اور اقوال سلف اور اقوالِ علماءِ وہابیہ سے ثابت کر دیا کہ تشہد میں انگلی ہلانا سنت نہیں ــــ فللہ الحجۃ البالغۃ ــــ وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین

(الحمد للہ کتابِ ہذا کی تالیف کا کام ابتداءِ فروری 2016 سے شروع ہو کر 25 فروری 2016 کو مکمل ہوا)

# مآخذ ومراجع [باعتبار حروف تہجی]


| کتاب | مصنف | وفات | مطبع | سن |
|---|---|---|---|---|
| القرآن الکریم | - | - | - | - |
| کتاب الام | محمد بن ادریس الشافعی | ۲۰۴ھ | دارالمعرفت، بیروت | ۱۹۹۰ء |
| الآحاد والمثانی | ابوبکر بن ابو عاصم شیبانی | ۲۸۷ھ | دارالرایہ، ریاض | ۱۹۹۱ء |
| ارشاد الساری شرح البخاری | احمد بن محمد القسطلانی | ۹۲۳ھ | المکتبۃ الکبریٰ الامیریہ مصر | ۱۳۲۳ھ |
| ارشاد القاصی والدانی۔۔۔ | ابوالطیب نائف بن صلاح | | دارالکیان الریاض | |
| الانصاف فی معرفۃ الراجح | علاء الدین المرداوی | ۸۸۵ھ | داراحیاء التراث العربی بیروت | |
| اسنی المطالب فی شرح روض الطالب | زکریا بن محمد الانصاری | ۹۲۶ھ | دارالکتاب الاسلامی | |
| الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب | ابن عبدالبر | ۴۶۳ھ | دارالجبل، بیروت | ۱۹۹۲ء |
| البحر الرائق | زین الدین ابن نجیم | ۹۷۰ھ | دارالکتاب الاسلامی بیروت | |
| البنایہ شرح الہدایہ | محمود بدرالدین عینی | ۸۵۵ھ | دارالکتب العلمیہ، بیروت | ۲۰۰۰ء |
| البیان فی مذہب الامام الشافعی | ابوالحسن یحییٰ الیمنی | ۵۵۸ھ | دارالمنہاج جدہ | ۲۰۰۰ء |
| التاج والاکلیل | محمد بن یوسف العبدری | ۸۹۷ھ | دارالکتب العلمیہ | ۱۹۹۴ء |
| تاریخِ ابنِ معین | یحییٰ بن معین بغدادی | ۲۳۳ھ | دارالمأمون للتراث، دمشق | - |
| تاریخ الاسلام | شمس الدین ذہبی | ۷۴۸ھ | دارالغرب الاسلامی، بیروت | ۲۰۰۳ء |
| التاریخ الکبیر | محمد بن اسماعیل بخاری | ۲۵۶ھ | دائرۃ المعارف العثمانیہ، حیدرآباد | - |
| تبیین الحقائق | عثمان بن علی زیلعی | ۷۴۳ھ | المطبعۃ الکبریٰ الامیریہ بولاق قاہرہ | ۱۳۱۳ھ |
| ترتیب المدارک وتقریب المسالک | قاضی عیاض مالکی | ۵۴۴ھ | مطبعۃ فضالۃ المحمدیۃ المغرب | ۱۹۸۳ء |
| تحفۃ المحتاج فی شرح المنہاج | احمد بن محمد ابن حجر ہیتمی | ۹۷۴ھ | المکتبۃ التجاریہ الکبریٰ مصر | ۱۹۸۳ء |
| تہذیب الکمال | جمال الدین مزی | ۷۴۲ھ | مؤسسۃ الرسالہ، بیروت | ۱۹۸۰ء |
| تہذیب التہذیب | ابن حجر عسقلانی | ۸۵۲ھ | دارالفکر، بیروت | ۱۹۸۴ء |
| التیسیر بشرح الجامع الصغیر | عبدالرؤف مناوی | ۱۰۳۱ھ | مکتبۃ الامام الشافعی، ریاض | ۱۹۸۸ء |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| الثقات | محمد بن حبان | ۳۵۴ھ | دائرۃ المعارف العثمانیہ، حیدرآباد | ۱۹۷۳ء |
| الجرح والتعدیل | ابن ابی حاتم رازی | ۳۲۷ھ | داراحیاء التراث العربی، بیروت | ۱۹۵۲ء |
| الجواہر المضیۃ | عبدالقادر الحنفی | ۷۷۵ھ | میر محمد کتب خانہ کراچی | |
| حاشیۃ العدوی | ابوالحسن علی العدوی | ۱۱۸۹ھ | دارالفکر بیروت | ۱۹۹۴ء |
| حاشیۃ الطحطاوی | احمد بن محمد الطحطاوی | ۱۲۳۱ھ | دارلکتب العلمیہ، بیروت | ۱۹۹۷ء |
| حاشیۃ البجیرمی علی الخطیب | سلیمان بن محمد بجیرمی | ۱۲۲۱ھ | دارالفکر بیروت | ۱۹۹۵ء |
| حاشیۃ الجمل علی المنہج | سلیمان بن عمر الجمل | ۱۲۰۴ھ | دارالفکر بیروت | |
| الدر المختار مع رد المحتار | ابن عابدین شامی | ۱۲۵۲ھ | دارالفکر، بیروت | ۱۹۹۲ء |
| سبل السلام | محمد بن اسماعیل صنعانی | ۱۱۸۲ھ | دارالحدیث | - |
| سنن النسائی | ابوعبدالرحمن احمد بن شعیب | ۳۰۳ھ | م کتبۃ المطبوعات الاسلامیہ حلب | ۱۹۸۶ء |
| سنن ابن ماجہ | ابوعبداللہ ابن ماجہ | ۲۷۳ھ | داراحیاء الکتب العربیہ | - |
| سننِ ابی داؤد | سلیمان بن اشعث سجستانی | ۲۷۵ھ | المکتبۃ العصریہ، بیروت | - |
| سنن الترمذی | ابوعیسیٰ ترمذی | ۲۷۹ھ | مصطفی البابی الحلبی | ۱۹۷۵ء |
| سنن الدارقطنی | ابوالحسن دارقطنی | ۳۸۵ھ | مؤسسۃ الرسالہ، بیروت | ۲۰۰۴ء |
| السنن الصغیر | ابوبکر بیہقی | ۴۵۸ھ | جامعۃ الدراسات الاسلامیہ، پاکستان | ۱۹۸۹ء |
| السنن الکبریٰ | ابوبکر بیہقی | ۴۵۸ھ | دارالکتب العلمیہ، بیروت | ۲۰۰۳ء |
| السنن الکبریٰ | احمد بن شعیب نسائی | ۳۰۳ھ | مؤسسۃ الرسالہ، بیروت | ۲۰۰۱ء |
| سیر اعلام النبلاء | شمس الدین ذہبی | ۷۴۸ھ | دارالحدیث، قاہرہ | ۲۰۰۶ء |
| شرح المحرر فی الحدیث | شمس الدین ابن الہادی | ۷۴۴ھ | مجموعۃ دروس الخضیر | |
| شرح سنن الترمذی | عبدالکریم الخضیر | | مجموعۃ دروس الخضیر | |
| الشرح الکبیر علیٰ متن المقنع | عبدالرحمن بن محمد المقدسی | ۶۸۲ھ | دارالکتاب العربی للنشر والتوزیع | |
| شرح السنۃ للبغوی | محی السنہ فراء بغوی | ۵۱۶ھ | المکتب الاسلامی، بیروت | ۱۹۸۳ء |
| شرح الزرکشی علیٰ مختصر الخرقی | شمس الدین محمد بن عبداللہ | ۷۷۲ھ | دارالعبیکان | |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| شرح کتاب اداب المشی الی الصلاۃ | محمد بن عبدالوہاب | ۱۲۰۶ھ | محمد بن عبدالرحمن بن قاسم ریاض | ۱۴۱۹ھ |
| شرح معانی الآثار | احمد بن محمد طحاوی | ۳۲۱ھ | عالم الکتب | ۱۹۹۴ء |
| شرح المہذب | یحییٰ بن شرف نووی | ۶۷۶ھ | دار الفکر | - |
| شرح النووی علیٰ مسلم | یحییٰ بن شرف نووی | ۶۷۶ھ | داراحیاء التراث العربی، بیروت | ۱۳۹۲ھ |
| صحیح ابن حبان | محمد بن حبان | ۳۵۴ھ | مؤسسہ الرسالہ، بیروت | ۱۹۸۸ء |
| صحیح البخاری | محمد بن اسماعیل بخاری | ۲۵۶ھ | دارطوق النجاۃ | ۱۴۲۲ھ |
| صحیح مسلم | مسلم بن حجاج قشیری | ۲۶۱ھ | داراحیاء التراث، بیروت | |
| طبقات الشافعیہ | تاج الدین سبکی | ۷۷۱ھ | ھجر للطباعۃ والنشر والتوزیع | ۱۴۱۳ھ |
| الطبقات الکبریٰ | ابن سعد بصری | ۲۳۰ھ | دارالکتب العلمیہ، بیروت | ۱۹۹۰ء |
| عمدۃ القاری | بدرالدین عینی | ۸۵۵ھ | داراحیاء التراث العربی، بیروت | - |
| عون المعبود | شرف الحق عظیم آبادی | ۱۳۲۹ھ | دارالکتب العلمیہ، بیروت | ۱۴۱۵ھ |
| فتح الباری | ابن حجر عسقلانی | ۸۵۲ھ | دارالمعرفۃ، بیروت | ۱۳۷۹ء |
| فتح القدیر | کمال الدین ابن الہمام | ۸۶۱ھ | دارالفکر، بیروت | |
| فتح العزیز | شیخ عبدالکریم الرافعی | ۶۲۳ھ | دارالفکر، بیروت | |
| فتح القریب | شیخ محمد الغزی | ۹۱۸ھ | دارابن حزم للطباعۃ والنشر بیروت | ۲۰۰۵ء |
| الفروع وتصحیح الفروع | شیخ محمد بن مفلح | ۷۶۳ھ | موسسۃ الرسالہ | ۲۰۰۳ء |
| الفتاویٰ الثلاثیہ | محمد بن صالح عثیمین | | موقع الشبکۃ الاسلامیہ | |
| الکاشف | شمس الدین ذہبی | ۷۴۸ھ | دارالقبلۃ للثقافۃ الاسلامیہ | ۱۹۹۲ء |
| الکامل فی ضعفاء الرجال | ابواحمد بن عدی جرجانی | ۳۶۵ھ | دارالکتب العلمیہ، بیروت | ۱۹۹۷ء |
| اللباب فی الفقہ الشافعی | احمد بن محمد المحاملی | ۴۱۵ھ | دارالنجاری المدینۃ المنورۃ | ۱۴۱۶ھ |
| لسان المیزان | ابنِ حجر عسقلانی | ۸۵۲ھ | مؤسسۃ الاعلمی، بیروت | ۱۹۸۶ء |
| المبدع فی شرح المقنع | ابرہیم بن محمد بن مفلح | ۸۸۴ھ | دارالکتب العلمیہ، بیروت | ۱۹۹۷ء |
| مجمع الانہر فی ملتقی الابحر | عبدالرحمن داماد آفندی | ۱۰۷۸ھ | داراحیاء التراث العربی | |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| مجموع فتاوی ابن باز | عبدالعزیز بن عبداللہ | ۱۴۲۰ھ | - | - |
| مختصر الانصاف | عبدالوہاب نجدی | ۱۲۰۶ھ | مطابع الریاض، ریاض | - |
| مستخرج ابی عوانہ | ابوعوانہ نیشاپوری | ۳۱۶ھ | دارالمعرفۃ، بیروت | ۱۹۹۸ء |
| مسند احمد بن حنبل | امام احمد بن حنبل | ۲۴۱ھ | مؤسسۃ الرسالہ | ۲۰۰۱ء |
| مصنف ابن ابی شیبہ | ابوبکر بن ابی شیبہ | ۲۳۵ھ | مکتبۃ الرشد، ریاض | ۱۴۰۹ھ |
| مصنف عبدالرزاق | عبدالرزاق صنعانی | ۲۱۱ھ | المجلس العلمی، ہند | ۱۴۰۳ھ |
| معرفۃ السنن والآثار | ابوبکر بیہقی | ۴۵۸ھ | جامعۃ الدراسات الاسلامیۃ، بیروت | ۱۹۹۱ء |
| المعجم الکبیر | سلیمان بن احمد طبرانی | ۳۶۰ھ | مکتبۃ ابن تیمیہ، قاہرہ | ۱۹۹۴ء |
| مغانی الاخیار | بدرالدین عینی | ۸۵۵ھ | دارالکتب العلمیہ، بیروت | ۲۰۰۶ء |
| المغنی | ابن قدامہ حنبلی | ۶۲۰ھ | مکتبۃ القاہرہ | ۱۹۶۸ء |
| المقصد العلی فی زوائد ابی یعلی | علی بن ابی بکر ہیثمی | ۸۰۷ھ | دارالکتب العلمیہ، بیروت | - |
| المنتقی من فتاویٰ الفوزان | صالح الفوزان | | | |
| المنتقی لابن جارود | ابن جارود نیشاپوری | ۳۰۷ھ | موسسۃ الکتاب الثقافیہ، بیروت | ۱۹۸۸ء |
| مرقاۃ المفاتیح | علی بن سلطان القاری | ۱۰۱۴ھ | دارالفکر، بیروت | ۲۰۰۲ء |
| مرعاۃ المفاتیح | عبیداللہ بن محمد مبارکپوری | ۱۴۱۴ھ | الجامعۃ السّلفیہ، بنارس | ۱۹۸۴ء |
| موسوعۃ اقوال الدارقطنی | محمد مہدی مسلمی وغیرہ | - | عالم الکتب، بیروت لبنان | ۲۰۰۱ء |
| میزان الاعتدال | شمس الدین ذہبی | ۷۴۸ھ | دارالمعرفہ، بیروت | ۱۹۶۳ء |
| النوادر والزیادات | ابومحمد القیر وانی | ۳۸۶ | دارالغرب الاسلامی بیروت | ۱۹۹۹ء |
| نہایۃ المحتاج الیٰ شرح المنہاج | شمس الدین الرملی | ۱۰۰۴ھ | دارالفکر، بیروت | ۱۹۸۴ء |
| النتف فی الفتاویٰ | ابوالحسن السغدی | ۴۶۱ھ | موسسۃ الرسالۃ عمان | ۱۹۸۴ء |
| نیل الاوطار | محمد بن علی شوکانی | ۱۲۵۰ھ | دارالحدیث، مصر | ۱۹۹۳ء |